بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد حقیر عاجز عبد العزیز محمد عبد الرشید ابن صاحب الادب والتمیز مولٰنا مولوی محمد عبد العزیز نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور برادران اہل اسلام کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ برادر عزیز عبد الستار غفر اللہ لہ مدت سے اس بات کا متمنی تھا کہ کتاب الآثار امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ اردو مع شرح اردو تیار کر کے شایع کیجیے تاکہ عوام احناف اس سے مستفیض ہون مگر بباعث عدم فرصتی عزیز مذکور کی خواہش پوری نہ کر سکا اور اس عرصہ مین عزیز مذکور کو مرض الموت لاحق ہوا اور بحالت مرض بار بار ملتجی ہوتا رہا چونکہ عزیز مذکور کا مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی تجالت ہو گئی اور ساتھ ہی اسکے ترجمہ و شرح کتاب کیواسطے عزیز مرحوم کا اصرار حد سے بڑھا مجبور ہو اوسی حالت کم فرصتی اور بیماری شنف بحالت اضطرار ترجمہ و شرح لکھنا شروع کیا اور تھوڑے عرصہ مین عزیز مرحوم کی حیات مین ہی ختم کیا اور عزیز مذکور کو بعض بعض موقع سنا دیا بعدہ اکبر اتفاق کہ اوسی مرض سے لفظ مثنت لکھا اور آخر عزیز مرحوم نے داعی اجل (بعمر اٹھائیس سال یعنی عالم شباب مین) کو لبیک کہا

وفانا الیہ راجعون چونکہ اس کتاب کا ترجمہ عزیز مرحوم کی خواہش سے کیا گیا تھا اس
لیے نام بھی اسکا اُسی عزیز کے نام پر فیض الستار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا پھر
بسبب افکار زمانہ کے فرصت نظر ثانی کی نہ ہوئی اسواسطے مخدوم مکرم بندہ جناب مولنا مولوی
محمد ابو الحسن صاحب محدث کی خدمت میں مسودہ واسطے نظر ثانی و اصلاح کے بھیجا گیا مولنا
ممدوح کی عنایت کا شکر ہے کہ اونہوں نے احقر کی گزارش پر محنت شاقہ گوارا فرما کر نہایت جانفشانی سے اس کتاب کی اصلاح
فرمائی اور جو کچھ بباعث عجلت کے مسودہ میں رہ گئے تھے درست فرما دیے اب ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کچھ سہو
و خطا ترجمہ و شرح میں پائیں تو اطلاع دیں تاکہ طبع ثانی میں درستی کر لی جاوے اور جو اصحاب مطالعہ
کتاب ہذا سے مستفیض ہوں وہ عزیز مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرما دیں اور شارح و مترجم
کو دعائے خیر سے یاد فرما دیں واللہ ولی التوفیق وحسن الرفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الشَّيْبَانِيُّ — بَابُ الْوُضُوْءِ — فرمایا امام محمد بن حسن شیبانی نے

بَابُ الْوُضُوْءِ

یہ باب ہے وضو کے بیان میں ف نماز کے لیے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز
درست نہیں اور فرض وضو کے چار ہیں منہ کا دھونا اور دونوں ہاتھ کا دھونا کہنیوں سمیت اور دونوں
پیروں کا دھونا ٹخنوں سمیت اور چوتھائی سر کا مسح کرنا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ
يَدَيْهِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰى وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا
ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ مَثْنٰى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَثْنٰى وَقَالَ حَمَّادٌ الْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ
اِذَا اُسْبِغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهِ نَاْخُذُ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام
ابو حنیفہ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اور انہوں نے ابراہیم نخعی سے اور انہوں نے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمر بن
خطاب نے وضو کیا سو آپنے ہاتھ دہوئے دو دو بار اور کلی کی دو بار اور ناک میں پانی ڈالا دو بار اور اپنا منہ دہویا دو بار
پھر اپنے بازو دہوئے دو دو بار اسطرح کہ انکو آگے سے دہوتے تھے اور پیچھے سے پھر اپنے سر کا مسح کیا

دو دو بار اور اپنے پاؤں دھوئے دو دو بار اور حماد نے کہا کہ وضو میں اعضا کو ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے جبکہ
کامل کرے تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ وضو میں سب اعضا کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے بشرطیکہ
کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا
افضل ہے فرض نہیں انتہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ اُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ
اُذُنَيْكَ مَعَ الرَّاْسِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** يُعْجِبُنَا اَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ
وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اونہوں نے ابراہیم سے اونہوں
نے کہا کہ دھو اگلی طرف اپنے کانوں کی ساتھ منہ کے اور مسح کر اونکی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے
کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ پہنچی ہمکو یہ حدیث کہ حضرت نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں امام محمد نے کہا
کہ خوش لگتا ہے ہمکو یہ کہ مسح کریں ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم لیتے
ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دھوئے بلکہ انکی اگلی اور پچھلی دونو طرف
کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ
مذہب ہے کہ کانوں کی اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے کہ اوسکو منہ کے ساتھ دھویا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا
حکم سر کا ہے کہ اسکو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اسمین اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں کے
ہیں مسح کیا جاوے اگلی طرف اور پچھلی طرف انکی کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان سے
روایت ہے کہ اونہوں نے وضو کیا سو مسح کیا اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا میں نے
حضرت کو اسطرح وضو کرتے دیکھا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک
جماعت اصحاب کا انتہے **مُحَمَّدٌ قَالَ** اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ
نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَ
التَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا وَفِيْ كُلِّ
رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ يَعْنِيْ فَتَشَهَّدْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ قَرَءَ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَحْدَهَا [illegible]

وَيُجْزِئُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ إِمَامُكَ إِنْ شِئْتَ فَأَقْلِلْ مِنْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَأَكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہؒ نے اونسے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو سفیان نے اونسے روایت کی ابی نضرہ سے اونسے روایت کی ابو سعید خدری سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کنجی ہے نماز کی اور اللہ اکبر کہنا حرام کرنا اوسکا ہے اور سلام پھیرنا حلال کرنا ہے اور نہیں کافی ہے نماز مگر ساتھ سورۃ الحمد کے اس حال مین کہ اوسکے ساتھ اور قرآن بہی ہو اور پہر دو رکعتون مین التحیات پڑہ امام محمد نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہین کہ سورۂ الحمد کے ساتھ اور قرآن بہی پڑہے اور اگر فقط سورۂ الحمد پڑہے اور اسکے ساتھ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملا دے تو گنہگار ہوگا اور کفایت کریگی اوسکو امام محمد نے کہا کہ خبر پہونچی ہمکو کہ ابن عباس سے کسی نے نماز مین قرآن پڑہنے کا حکم پوچھا ابن عباس نے کہا کہ قرآن تیرا امام ہے یعنے نماز مین اوسکا پڑہنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تھوڑا پڑہ اور اگر چاہے تو زیادہ پڑہ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن نہ پڑہے لیکن بہت حدیثون سے ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن پڑہنا ثابت ہو چکا ہے پس ان قومون کے قول کا کچہ اعتبار نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ نماز مین قیام کرنا فرض ہے اور اسیطرح رکوع اور سجدہ بہی فرض ہے اور نماز انکو متضمن ہے اگر ان مین سے کوئی چیز چہوڑ دیوے تو نماز درست نہین ہوتی اور یہ سب نمازون مین برابر ہے اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے کسی کو اوس مین اختلاف نہین اور وہ سب نمازون مین برابر ہے اور دوسرے قعدے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ فرض ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سنت ہے ہر گروہ کہتے ہین کہ وہ سب نمازون مین برابر ہے سو ان چیزون مین سے جو چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازون مین فرض ہوگی اور رات کی نماز مین پکار کر قرآن پڑہنا فرض نہین بلکہ سنت ہے بعضے نمازون مین ثابت ہے اور بعضی مین نہین اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اوسکو متضمن ہے کہ بدون اسکے درست نہین جب بعض نمازون مین فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازون مین فرض ہوگی اور جبکہ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرآن پڑہنا سب کے نزدیک فرض ہے کہ بدون اوسکے نماز درست نہین تو اسی طرح ظہر اور عصر کی نماز مین بہی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اوس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن کو فرض نہین کہتا اور اونکے سوا اور نمازون مین فرض کہتا ہے

بَابُ مَا يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ گہوڑے اور خچر اور گدہے اور بلی کے جوٹہے سے وضو کرنا کافی

ہونیکا بیان یعنے بلی کے جوٹھے سے وضو کرنا درست ہے محمد بن الحسن قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراہیم فی السنور یشرب من الاناء قال ہی من اہل البیت لا بأس بشرب فضلہا فسألتہ
أیتوضأ بفضلہا للصلوۃ فقال إن اللہ قد ارخص للناس ولم یأمر ولم ینہہ قال محمد
قال ابو حنیفۃ غیرہ احب الی منہ وان توضأ منہ اجزاہ وان شربہ فلا بأس بہ قال
محمد وبقول ابی حنیفۃ ناخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ نے حماد سے اونہوں نے
روایت کی ابراہیم سے بلی کے حکم میں کہ باسن میں سے پانی پیوے ابراہیم نے کہا کہ گھر والوں میں سے ہے
اوسکے جوٹھے کے پینے کا کچھ ڈر نہیں حماد نے کہا کہ میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا اوسکے جوٹھے سے نماز کے
لیئے وضو کرنا درست ہے ابراہیم نے کہا کہ مقرر خدا نے پانی کی اجازت دی اور نہ اسکا حکم کیا اور نہ اوس سے منع کیا امام
محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اسکے جوٹھے کے سوا اور پانی مجھکو بہت پیارا ہے اوس سے اور اگر اوس سے وضو
کرے تو اوسکو کافی ہو اور اگر اوسکو پیوے تو اس سے بھی کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کے قول ہی
کو ہم بھی لیتے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جوٹھے کو پینا اور اسکے ساتھ وضو کرنا درست ہے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ بلی کے جوٹھے کا کچھ ڈر نہیں یہ قول
ابو یوسف اور محمد کا ہے اور اور لوگ ان کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور کہتے
ہیں کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ اوسکا گھروں میں رہنا اور کپڑوں
کو چھونا درست ہے پاس ہے گھر اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور اس میں پانی کے باسن میں منہ ڈالنے کا
ذکر نہیں کہ وہ موجب نجاست ہے یا نہیں پس باوجود اس احتمال کے اس حدیث سے دلیل پکڑنی لائق نہیں
پھر کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا انتہی ملخصاً محمد
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال لا خیر فی سؤر البغل والحمار ولا
یتوضأ احد بسؤر البغل والحمار ویتوضأ من سؤر الفرس والبرذون والشاۃ والبعیر
قال محمد وہو قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ
نے حماد سے اوس نے روایت کی ابراہیم سے اوس نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خچر اور گدھے کے جوٹھے میں اور
نہ وضو کرے کوئی ساتھ جوٹھے خچر اور گدھے کے اور وضو کرے گھوڑے کے جوٹھے سے اور ترکی گھوڑے کے
جوٹھے سے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے اور امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

باب المسح علی الخفین موزوں پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم عن عبد اللہ بن عمر رض قال قدمت العراق لغزوۃ جلولاء فرأیت سعد بن ابی وقاص رض یمسح علی الخفین فقلت ما ھذا یا سعد قال اذا لقیت امیر المؤمنین عمر فسئلہ قال فلقیت عمر رض فاخبرتہ بما صنع سعد قال عمر رض صدق سعد رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فصنعناہ **قال محمد** وھو قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں جلولار (ایک جگہہ کا نام ہے بغداد میں) کو جنگ کے لئے گیا سو میں نے سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا سو میں نے کہا کیا ہے یہ اے سعد یعنے موزوں پر مسح کرنے سے تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب تو امیر المؤمنین عمر رض سے ملاقات کرے تو اوس سے یہ حکم پوچھیو سو میں عمر سے ملا میں نے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد سچا ہے ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے تھے سو ہم نے بھی موزوں پر مسح کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے یعنے جب کہ اونکو پورا وضو کرکے پہنا ہو

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم عن حنظلۃ بن بنانۃ الجعفی ان عمر بن الخطاب قال المسح علی الخفین للمقیم یوما ولیلۃ وللمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھن اذا لبستھما وانت طاھر **قال محمد** وھو قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مقیم کو ایکدن رات اور مسافر کو تین دن رات جبکہ تو نے انکو وضو کرکے پہنا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن سالم بن عبد اللہ بن عمر قال اختلف عبد اللہ بن عمر وسعد بن ابی وقاص فی المسح علی الخفین فقال سعد امسح وقال عبد اللہ ما یعجبنی فاتیا عمر بن الخطاب فقصا علیہ قصتہ فقال عمر رض عمک افقہ منک **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزوں کے مسح میں جھگڑے سعد نے کہا کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھکو پسند نہیں آتا سو وہ دونوں عمر رض پاس آئے اور اونسے قصہ بیان کیا سو عمر نے کہا کہ تیرا چچا تجھسے زیادہ تر فقیہ ہے یعنے موزوں پر مسح کرنا درست ہے جیسے کہ سعد کہتا ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن الشعبی عن ابراھیم عن ابی موسی الاشعری

المغيرة بن شعبة رضـ انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم من ضيقهما قال المغيرة فجعلت اصب عليه الماء من
اداوة معي فتوضأ وضوءه للصلوة ومسح على خفيه ولم ينزعهما ثم تقدم فصلى ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم چلے یعنے پائخانے کو اور اپنی حاجت ادا کی پھر پھرے اور آپ پر رومی جبہ تھا جنکی آستینیں تنگ
تھیں مغیرہ نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ میرے پاس تھا سو آپ نے نماز کے وضو
کیطرح وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور انکو نہ اوتارا پھر آگے بڑھے اور امام بنے اور نماز پڑھی۔
ف اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رجلا رأى جرير بن عبد الله يوما توضأ ومسح على
خفيه فسأله سائل عن ذلك فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصنعه
وانما صحبته بعد ما نزلت سورة المائدة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جریر
بن عبد اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا سو کسی نے اونسے اوسکا حکم پوچھا جریر نے کہا کہ
میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں پر مسح کرتے تھے اور میں نے سورہ مائدہ کے اترنے
کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے **ف** بعض لوگ کہتے تھے کہ سورہ مائدہ کی آیت
فاغسلوا وجوهكم مسح موزوں کی ناسخ ہے سو جریر نے کہا کہ میں نے سورہ مائدہ کے اوترنے کے
بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنے یہ آیت مسح موزوں کی ناسخ نہیں بلکہ موزوں پر
مسح کرنے کا حکم باقی ہے اور موزوں پر مسح کرنا صحیح و درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رح
عن حماد عن ابراهيم عن محمد بن عمرو بن الحارث ان عمرو بن الحارث بن ابي ضرار
صحب ابن مسعود رض في سفر فكانت عليه ثلثة ايام ولياليها لا ينزع خفيه ترجمہ محمد بن
عمرو سے روایت ہے کہ عمرو بن حارث ایک سفر میں ابن مسعود کے ساتھ رہا سو تین دن رات آپ نے
موزے نہ اوتارے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مسافر کو تین دن تک
اور امام طحاوی نے لکھا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسح موزے کی کوئی مدت مقرر نہیں جبتک

مسح کرے درست ہے خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور اور علما کہتے ہیں کہ
مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایکدن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن
رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اسمیں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
انه كان يمسح على الجرموقين **قال محمد** وهو قول ابي حنيفة وبه نأخذ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جرموقوں پر مسح کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كنت
على مسح وانت على وضوء فنزعت خفيك فاغسل قدميك وقال محمد وهو قول
ابي حنيفة وبه نأخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزوں پر مسح کرے
اور تو وضو سے ہو پھر تو اپنے موزے اوتار دے تو اپنے پاؤں دھو ڈال امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **باب الوضوء مما غيرت النار** آگ کی پکی چیز
سے وضو کرنے کا بیان یعنے اگر کوئی آگ کی پکی چیز کھاوے تو اوس سے وضو کرنا لازم ہے یا
نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن سعد بن
جبير عن عبد الله بن عباس انه قال لو اتيت بجفنة من خبز ولحم فاكلت
منها حتى اشبع وبعس من لبن ابل فشربت منه حتى اتضلع وانا على وضوء ما
ابالي ان لا امس ماء اتوضأ من الطيبات قال محمد وهذا قول ابي حنيفة وبه نأخذ
لا وضوء مما غيرت النار وانما الوضوء مما خرج وليس مما دخل **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ اگر میں روٹی اور گوشت کا لگن لایا جاؤں اور اوس سے پیٹ بھر کر کھاؤں اور اونٹ کی
دودھ کا پیالہ لایا جاؤں اور اوس سے پیوں یہانتک کہ سیر ہو کر نکلوں اور میں وضو سے ہوں تو میں
پانی کے نہ چھونیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمد نے کہا کہ یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز سے وضو لازم نہیں وضو تو صرف اسی
چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے نکلے اور نہیں واجب اوس چیز سے کہ داخل ہووے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن ابي سعيد الخدري

قال فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتی فاتیتہ بلحم قد شوی فطعم
منہ فدعا بماء فغسل کفیہ ومضمض ثم صلی ولم یحدث وضوء ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے سو میں آپ پاس بھونا ہوا گوشت لایا
سو حضرت نے اوس کو کھایا پھر پانی منگایا اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز پڑھی اور نیا
وضو نہ کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں محمد قال
حدثنا ابو حنیفۃ قال حدثنا شیبۃ بن مساور قال کنت قاعدا عند عدی بن
ارطاۃ اذ سال الحسن البصری انتوضا مما مست النار فقال نعم فقال بکر بن عبد
اللہ المزنی دخل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی عمتہ صفیۃ بنت عبد المطلب
فتفتت لہ من کتف باردۃ فطعم منہا ولم یحدث وضوء قال محمد وبقول
بکر بن عبد اللہ المزنی نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ شیبہ سے روایت ہے کہ میں عدی بن
ارطاۃ پاس بیٹھا تھا جبکہ اوس نے حسن بصری سے پوچھا کہ کیا میں آگ کی پکی چیز سے وضو کروں حسن نے
کہا ہاں سو بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرت اپنے پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب پاس آئے سو اوس نے آپ
کے لیئے بکری کے ایک سرد مونڈھے سے گوشت کاٹا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو کھایا اور
نیا وضو نہ کیا امام محمد نے کہا کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا یحیی بن عبد اللہ عن ابی ماجد الحنفی عن ابن
مسعود قال بینما نحن فی المسجد قعودا مع ابن مسعود اذ اقبلوا بجفنۃ وقلۃ من
ماء من باب الفیل نحونا فقال ابن مسعود انی لاراکم تریدون بہذہ فقال رجل
من القوم اجل یا ابا عبد الرحمن مادبۃ کانت فی الحی فوضعت فطعم منہا و
شرب من الماء ثم صب علی یدیہ فغسلہما ومسح وجہہ وذراعیہ ببلل یدیہ
ثم قال ہذا الوضوء لمن لم یحدث قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ
ولا باس بالوضوء فی المسجد اذا کان من غیر قذر ترجمہ ابی ماجد سے روایت ہے کہ جس حالت
میں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک لوگ ایک کٹورہ کھانے کا اور مٹکا پانی
کا فیل سے ہماری طرف لائے سو ابن مسعود نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تمہارے لیے لائے ہیں

سو قوم مین سے ایک مرد نے کہا کہ ہان اے ابا عبد الرحمان (یہ ابن مسعود کی کنیت ہی) کہ محلے مین دو عورتین تہین
سو وہ کٹر ار کہا گیا اور ابن مسعودؓ نے اوس سے کہانا کہایا اور پانی پیا پہر اپنے ہاتہونپر پانی ڈالا اور انکو
دہویا اور اپنے ہاتہ کی تری سے اپنا مُنہ اور بازو ملے پہر کہا کہ یہ وضو اسکا ہے جسکا وضو نہ ٹوٹا ہو امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہین اور نہین ڈر ہے ساتہ وضو کرنے کے
مسجد مین جبکہ کوئی گندگی نہ ہو **ف** امام طحاوی نے کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے
وضو کرنا واجب ہے اور اور علمار کہتے ہین کہ آگ کی پکی چیز کے کہانے سے وضو واجب نہین دلیل
انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا بہت
حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو
کرنا منسوخ ہو پہر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت مین فرق کرتے ہین کہ بکری کے گوشت
کہانے سے وضو واجب نہین اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہی اور دوسرے علما کہتے ہین کہ
کسی چیز کے گوشت سی وضو واجب نہین خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتہ دہونے
ہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہی کہ اونٹ اور بکری برابر ہے بیع جائز ہونے مین اور ان کی کے اور پینے
دودہ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ اونکے احکام مین سے کسی چیز مین فرق نہین
پس قیاس چاہتا ہے کہ کہانے مین دونون کا گوشت برابر ہو اسیطرح کہ بکری کے گوشت سی وضو
واجب نہین اسیطرح اونٹ کے گوشت سی بہی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہی ملخصا **باب** مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ بوسے اور قے
سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيْكَ
فَاَعِدْ وُضُوْءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ امام ابوحنیفہ سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو منہ بہر کے قے کرے تو وضو پہر کر اور اگر منہ بہر سے
کم ہو تو وضو پہر نکر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین **ف**
اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بہر کے قے کرے تو اوس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو اس سے وضو نہین ٹوٹتا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي
الرَّجُلِ يُقَبِّلُ اُمَّهُ مِنْ شَهْوَةٍ اَوْ بِنْتَهُ اَوْ خَالَتَهُ اَوْ عَمَّتَهُ اَوِ امْرَاَةً مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا

اور رفتار میں لغزش اور پیروں [illegible] لڑکھڑاہٹ ہو جاتی ہے۔ اور زبان بے قابو۔
[illegible] پیدا ہو نیکے پانچ چار روز میں گلٹی نمودار ہوتی ہے اور ایک
ہفتے کے اندر [illegible] ہو جاتا ہے۔

قسم دوم [illegible] بخار ہوتا ہے اور وہی بخار کی ڈگریاں پائی جاتی ہیں۔ سرسام بھی پایا
جاتا۔ دھڑکن، گھبراہٹ اور بیہوشی ہو جاتی ہے۔ اور مریض میں گداز اور اضمحلال کی رفتار تیز ہو جاتی ہے
اور [illegible] لغزش [illegible] اور پیروں میں لڑکھڑاہٹ بھی پائی جاتی ہے۔ غرض قسم اول کے
[illegible] بھی پائے جاتے ہیں۔
[illegible] قسم کے پلیگ کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض کا شش لکا ہو جاتا ہے اور اسکے شش پہ
[illegible] خاص علامت یہ ہے کہ اس قسم کے پلیگ میں گلٹیاں نہیں نکلتیں
[illegible] چپٹنے لگتا ہے۔ بخار بہ نسبت قسم اول کے زیادہ ہوتا ہے۔ کھانسی بلغم
[illegible] بہ نسبت قسم اول کے زیادہ ہلکی ہوتی ہے۔ اس قسم کا بیمار تین دن کے اندر
[illegible] ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم میں شش کے اندرونی حصے کے غدودوں میں ورم ہو جاتا ہے اور نمونیا
[illegible] کی طرح جابجا شش میں ورم نمایاں ہوتا ہے اور یہ اندرونی غدودوں کا ورم
[illegible] سے ثابت ہوا ہے۔

قسم سوم [illegible] میں بخار بھی ہوتا ہے مگر ڈگری اُن سے زیادہ ہو جاتی ہے سرسام
بھی پایا جاتا ہے۔ خفقان۔ دھڑکن۔ گھبراہٹ بھی ہوتی ہے مگر حد سے زیادہ۔ بیہوشی اور غشی بھی
پائی جاتی ہے مگر [illegible] لغزش کے ساتھ۔ اور مریض میں گداز اور اضمحلال بھی بڑے شدومد
کے ساتھ [illegible] سانس وغیرہ بھی پائی جاتی ہے مگر نمونیا کی طرح کھانسی یا بلغم نہیں
پایا جاتا [illegible] زہر جمیع بدن میں سرایت کر جاتا ہے اور تمام جسمانی غدودوں میں ورم
پیدا کر دیتا [illegible] نمایاں نہیں ہوتا یہ قسم ثالث نہایت ردی اور سخت
مہلک [illegible] مریض (۲۴) گھنٹے کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے

بَیْنَمَا هُوَ یَمْشِی اِذْ عَرَضَ لَهٗ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ رض فَاَعْتَمَدَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَّرَ حُذَیْفَةُ یَدَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیْسَ بِنَجَسٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِمُصَافَحَةِ الْجُنُبِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حذیفہ بن یمان آپ کو پیش آئے سو حضرت نے اون پر تکیہ کیا سو حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے تجھکو اوس نے عرض کی کہ یا حضرت میں جنابت سے ہوں یعنے مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار ناپاک نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم حضرت کے حدیث ہی کو لیتے ہیں اور جنبی کے ساتھ مصافحہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الْوُضُوْءِ عَلٰی مَنْ بِهٖ قُرُوْحٌ اَوْ جُدَرِیٌّ اَوْ جِرَاحٌ

جس آدمی کو قروح یا زخم یا چیچک ہو اوسکو وضو کرنے کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمَرِیْضِ لَا یَسْتَطِیْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوِ الْحَائِضِ قَالَ یَتَیَمَّمُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت سے نہانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حیض والی حیض سے نہانے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اوسکو تیمم کرکے نماز پڑھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْمَرِیْضَ الْمُقِیْمَ فِیْ اَهْلِهِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ مِنَ الْجُدَرِیِّ وَالْجِرَاحَةِ الَّتِیْ یَتَّقِیْ عَلَیْهَا الْمَاءَ اَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِیْ لَا یَجِدُ الْمَاءَ یُجْزِئُهُ التَّیَمُّمُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جو ... بیمار کہ اپنے گھر میں رہتا ہو اور چیچک اور زخم کے سبب سے جسپر پانی کا ڈر ہو وضو کرنیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجائے مسافر کے ہے کہ پانی نہ پا وے کہ اوسکو تیمم کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ یَمْسَحُ عَلَی الْجَبَائِرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ کَانَ یَخَافُ عَلَیْهِ مِنْ شَیْءٍ عَلَی الْجَبَائِرِ تَرَکَ ذٰلِکَ اَیْضًا وَاَجْزَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق مین کہا کہ کہپانچ تسمے باندھے ہو کہ جب جنابت کے سبب سے
نہاوے تو کہپانچ پر مسح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اگر کہپانچ پر مسح کرنے سے بہی ضرر
کا خوف ہو تو اوسکو بہی چہوڑ دیوے اور کفایت کرتا ہے اسکو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب**
التیمم تیمم کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم
في التيمم قال تضع راحتيك في الصعيد فتمسح وجهك ثم تضعهما ثانية فتنفضهما
فتمسح يديك وذراعيك الى المرفقين **قال** محمد وبه ناخذ ونرى مع ذلك ان
ينفض يديه في كل مرة من قبل ان يمسح وجهه وذراعيه وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تیمم کے باب مین کہا کہ تو اپنی دونون ہتیلیان مٹی مین رکہہ اور
اپنے منہ کو مل پہر دوسری بار انکو مٹی پر مار اور انکو جہاڑ اور اپنے دونون ہاتہہ اور بازو کہنیون تک
مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور دیکہتے ہین ساتہہ اسکے یہ کہ اپنے دونو ہاتہہ ہر بار جہاڑے
اپنے منہ اور بازون کے ملنے سے پہلے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ
جب پانی نہ ملے تو تیمم کرنا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال اذا تيمم الرجل فهو على تيممه ما لم يجد الماء او يحدث **قال**
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
کوئی مرد تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر ہے جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بے وضو ہو **ف** اس قول سے
معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازین پڑہے درست ہین اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پاوے
یا بے وضو ہووے اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم
انه قال احب الي اذا تيمم ان يبلغ المرفقين **قال** محمد وبه ناخذ ولا يجزيه
التيمم حتى يتيمم الى المرفقين وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه **ترجمہ** حماد
سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا امر ہے نزدیک میرے کہ جب کوئی تیمم کرے تو دونو بازو کہنیون تک
ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ تیمم اسکو کافی نہین ہوتا تا
کہ دونو بازو کہنیون تک ملے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہین کہ تیمم ایک ضرب سے

ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں

سوال مستحاضہ عورت کہ جسکو عرصہ سے برابر خون جاری ہے اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کو بھول گئی ہو تو وہ کیا کرے۔

جواب تحری دوڑائے اور خوب سوچے ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ سب ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز وغیرہ ترک کرے۔

سوال ایک مستحاضہ عورت کو حیض کے دن تو یاد ہیں۔ مگر عشرات ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں۔ کہ کون سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں یہ عورت کیا کرے۔

جواب یہ بھی تحری کرے جو دنوں کی بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے اور جس عشرہ میں اپنے کو طہر میں سمجھے اس میں وہ طاہر ہے۔

سوال ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں دونوں جانب اسکی برابر ہیں۔ وہ کیا کرے۔

جواب اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیئے کہ حیض کے آنے میں تردد ہے یا انقطاع میں اگر حیض کے آنے میں تردد ہے تب تو ہر نماز کے واسطے وضو کرے صرف فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مؤکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے

سوال یہ عورت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے۔

جواب اس عورت کو یہ بھی یاد ہے کہ ابتدا حیض رات میں ہوا تھا۔ یا دن میں۔ اگر رات میں شروع ہونا یاد ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھکر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ اور اگر دن میں حیض کا آنا یاد ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس روزے اور قضا کرے۔ کیونکہ رات میں حیض شروع ہونے سے رات ہی پر ختم ہوگا اور دن میں حیض آنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اس لیئے دو دن کے روزے اور بڑھ گئے۔ اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا کہ دن میں تو یہ عورت اکثر مشائخ کے نزدیک بیس دن کے روزوں کی ہی قضا کرے۔ (عالمگیری)

سوال ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں۔

جواب کرے گی۔ مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس دن کے پھر اعادہ کرے اور طواف الصدر

اون کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَكَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاكَ
اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ صَبًّا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَحَبُّ ذٰلِكَ اَنْ تَغْسِلَهُ غَسْلًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جاوے اور وہ کھاتا
پیتا ہو تو اوس پر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسند یہ ہے کہ اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شیرخوار کا پیشاب
کہ طعام نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنے خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور
اور علماء کہتے ہیں کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ مراد حدیث میں پانی چھڑکنے سے
پانی بہانا ہے جیسے کہ اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان
حدیثوں سے ثابت ہوا کہ لڑکے شیرخوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اوسکو دھویا جاوے لیکن اس میں
صرف پانی کا بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اوس میں دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اسپر
یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس
چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہی ملخصا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا وَمَعَهُ دَرَاهِمُ فِيْهَا كِتَابٌ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ تَكُوْنُ فِيْ
هِمْيَانٍ اَوْ مَصْرُوْرَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَكْرَهُ اَنْ يُبَاشِرَهَا بِيَدِهٖ وَفِيْهَا
الْقُرْاٰنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ کھڑے ہو کر
پیشاب کرے اور اوسکے ساتھ درہم ہوں کہ اون میں قرآن لکھا ہو سو ابراہیم نے اوسکو مکروہ کہا
اور کہا کہ درہموں کا ہمیانی اور تھیلی میں ہونا اچھا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ انکو
ہاتھ لگانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے جبکہ اون میں قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا قَالَ اِنْتَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَتَنَحَّى ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ
اَصْحَابِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنْ تَعْجَبَهُ شَفَقًا مِنَ الْبَوْلِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں

کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرے ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روڑی پاس آئے اور آپکے ساتھ اصحاب تہے سو آپ نے اپنے پاؤن کشادہ کیئے پہر کہڑے ہوکر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے کہا کہ یہانتک کہ ہم نے آپکے پاؤن مین کشادگی دیکہی واسطے خوف پیشاب کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے مگر جہانتک ممکن ہو پاؤن کو کہولکر سکیڑے کہ کوئے چہینٹ نہ پڑے

باب الاستنجاء استنجے کا بیان **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقُوا الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا نَرٰی اَنَّ صَاحِبَکُمْ یُعَلِّمُکُمْ کَیْفَ تَاْتُوْنَ الْخَلَاءَ اِسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَعَمْ فَسَاَلُوْهُمْ فَقَالُوْا اُمِرْنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوْجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِاَیْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِعَظْمٍ وَّلَا رَجِیْعٍ وَاَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْغُسْلُ بِالْمَاءِ فِی الْاِسْتِنْجَاءِ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مشرکین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمانون سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو پاخانے کا طریق سکہاتا ہے واسطے ٹہٹہا کرنے کے ساتہ اونکے سو مسلمانون نے کہا کہ ہان سو مشرکین نے اونسے پوچہا مسلمانون نے کہا کہ حکم کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہون ہم طرف قبلے کے ساتہ ستر ... اپنے کے اور نہ استنجا کرین ساتہہ اپنے ہاتہ داہنے کے اور نہ استنجا کرین ساتہ ہڈی کے اور نہ گوبر کے اور یہ کہ استنجا کرین ہم ساتہ تین پتہرون کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ڈہیلون سے استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈہیلون کے ساتہ استنجا کرنا درست نہین اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہو کہ منع کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ اکتفا کرین ہم ساتہ کم کے تین ڈہیلون سے اور اور علما کہتے ہین کہ کوئی عدد معین واجب نہین بلکہ واجب یہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہو اور محل پاک ہوجاوے خواہ تین ڈہیلے ہون یا اس سے کم وبیش اور طاق ہون یا جفت اور کہتے ہین کہ تین ڈہیلون کی ساتہ استنجا کرنیکا حکم استحباب پر محمول ہے واسطے دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈہیلے لیوے تو چاہیئے کہ طاق لیوے جس نے یہ کیا اوس نے اچہا کیا ورنہ کچہ حرج نہین اور واسطے حدیث ابن مسعود کے کہ مین حضرت

ستر پہننے کا فرون نے بطور تمسخر و تضحیک کے مسلمانون سے دریافت کیا تہا کہ کیا تمہارا رسول تمکو پاخانہ و پیشاب کرنیکا بہی طریقہ سکہلاتا ہے مسلمانون نے اونکے جواب مین کہا کہ ہان اور یہ حدیث بیان کی ۱۲ رعنا

پاس جو تھے اور لید لایا سو آپ نے پتھر لیے اور لید پھینک دی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں
کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب
پانی سے استنجا کیا جاوے اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نہ رہے تو استنجے کی جگہ پاک
ہو جاتی ہے اور اگر اس کا رنگ اور بو دور نہ ہو تو پھر دھونے کی حاجت پڑتی ہے یہاں تک کہ اس کا رنگ
اور بو دور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری چوتھی وغیرہ میں ہو یعنے پانی کے ساتھ استنجا کرنے میں کوئی
عدد معین واجب نہیں کہ مثلاً دو بار ہو یا تین بار بلکہ اس میں واجب یہ چیز ہے کہ اس سے پاکی حاصل ہو
اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نہ رہے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلوں میں بھی کوئی عدد معین
واجب نہ ہو کہ اس سے کم و بیش کفایت نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا
انتہے ملخصاً **بَابُ مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمِنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ** وضو کے بعد رومال
سے منہ کے پونچھنے اور لبیں کاٹنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَاْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوِ
اغْتَسَلَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ اَيَقُوْمُ حَتّٰى يَجِفَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ
بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی وضو کے بعد پاک کپڑے سے منہ پونچھ
لے تو کچھ ڈر نہیں پھر ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر کوئی جاڑے کی رات میں نہا وے تو کیا کھڑا رہے
یہاں تک کہ اس کا بدن خشک ہو یعنے جیسے کہ سرد رات میں نہا کر بدن کو کپڑے سے پونچھنا درست ہے
اور بدن خشک ہونے تک ننگا کھڑے رہنا واجب نہیں واسطے تکلیف کے تو اسی طرح وضو کے بعد
بھی پاک کپڑے سے پونچھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں
دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ وَيَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يُمِرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَصَصْتُ اَظْفَارِيْ وَاَخَذْتُ مِنْ
شَعْرِيْ وَلَمْ اُصِبْهُ الْمَاءَ حَتّٰى اُصَلِّيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ
الْبَصْرِيِّ ترجمہ حماد روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے ناخن کاٹے یا بال لیوے تو اس پر
پانی بہا دے امام محمد نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے اکثر اوقات اپنے ناخن کاٹے

اور اپنے بال کتر ہوا اور میں نے اسکو باپی نہیں لگا یا یہانتک کہ میں نے نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے حسن بصری کا **باب** السواک مسواک کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو علی عن تمام عن جعفر بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال مالی اراکم تدخلون علی قلحا استاکوا ولولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یستاکوا عند کل صلوۃ **قال محمد** والسواک عندنا من السنۃ لا ینبغی ان یترک ترجمہ جعفر بن ابی طالب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ داخل ہوتے ہو مجھپر اسحال میں کہ تمہارے دانت زرد ہیں مسواک کرو اور اگر میں اپنی امت پر مشکل جانتا تو میں انکو ہر نماز کے نزدیک واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا امام محمد نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک سنت ہو نہیں لائق ہو چھوڑنا اوسکا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال یستاک المحرم من الرجال والنساء **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرے محرم احرام کی حالت میں مرد ہو یا عورت امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** وضوء المرأۃ ومسح الخمار عورت کو وضو کرنے اور اوڑھنی پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال تمسح المرأۃ علی راسھا علی الشعر ولا یجزیھا ان تمسح علی خمارھا **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ وضو میں عورت اپنی سر کے بالوں پر مسح کرے اور اپنی اوڑھنی پر مسح کرنا اوسکو کافی نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال لا یجزی المرأۃ ان تمسح مقدم راسھا حتی تمسح راسھا کما یمسح الرجل **قال محمد** واما نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلک مقدار ثلث اصابع اجزاھا واحب الینا ان تمسح کما یمسح الرجل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہیں کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دو گوشہ پر ان سر یہانتک کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب بقدر تین انگلیوں کو بالوں کے جگہ سے مسح کرے تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ عورت مرد کی طرح

مسح کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔ **باب الغسل من الجنابۃ** جنابت سے نہانے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراهیم عن عائشۃ ام المؤمنین

قالت اذا التقی الختانان وجب الغسل **قال محمد** وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد اور عورت کی ختنے کی جگہہ آپس میں ملے تو نہانا واجب ہوجاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جب مرد کا ذکر عورت کی فرج مین غائب ہو تو نہانا واجب ہوجاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی برابر ہے کہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور اصحاب اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہین ہوتا اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج مین داخل ہوا امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال مین واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اسلیے اور اسپر اب اجماع ہوچکا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو اسحاق السبیعی عن الاسود بن یزید عن عائشۃ ام المؤمنین قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصیب من اهلہ من اول اللیل فینام ولا یصیب ماء فان استیقظ من اٰخر اللیل عاد واغتسل **قال محمد** وبہ ناخذ لا باس اذا اصاب الرجل اهلہ ان ینام قبل ان یغتسل او یتوضأ وهو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے پس اگر پچھلی رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہین کہ جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جاوے تو اسمین کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت مین سونا درست ہے اگرچہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے مین دیر کرنی درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عون بن عبد اللہ عن الشعبی عن علی بن ابی طالب انہ قال یوجب الصداق ویهدم الطلاق ویوجب العدۃ ولا یوجب صاعا من ماء **قال محمد** اذا التقی الختانان وجب الغسل انزل او لم ینزل وهو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے

اور طلاق کو دُہرا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے اور ایک صاع پانی اُس کے واسطے واجب نہیں کرتا
یعنے صحبت بمحض دخول سے مہر واجب ہوجاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب ہوجاتی ہے
اگرچہ منی نہ نکلے تو پھر اوس سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا امام محمد نے کہا کہ جب دونوں ختنے آپس میں مل جاویں
تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ**
وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ مرد اور عورت کو جنابت کے سبب ایک باسن سے نہانا
درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ
يَبْدَآنِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ مَعَ الرَّجُلِ
بَدَاَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَاَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بعض بی بیاں غسل کرتے ایک باسن سے اسحال میں کہ دونوں شروع کرتے تھے یعنے
باری ہو ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹھاتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو
مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹھاوے یا مرد اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے
وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں
اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ایک بیوی ایک
باسن سے نہاتے تھے اور بعض روایت میں ہے کہ آپ اوس سے پہلے پانی اوٹھاتے تھے اور ایک روایت میں
ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اوٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک
دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اسپر عقلی دلیل یہ ہے کہ ہم سب کا اتفاق ہے کہ
جنب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹھاویں تو اوس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہوجاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست
پڑے یا اوسکے ساتھ پڑے پس جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں
کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک بعد دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا انتہی **بَابُ غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ**

استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنیکا بیان **ف** حیض اس خون کو کہتے ہین جو چند روز معین ہر مہینے مین عورت کی رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہین جو حیض کے دنون کے سوا بلا بیماری عورت کی رحم سے جاری ہو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکا نام عاذل ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمْكُثُ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰى تَفْرُغَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِالْحَدِيثِ الْآخَرِ إِنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي فِي وَقْتِ الْآخَرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا إِلَّا غُسْلٌ وَاحِدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اخیر وقت ہو تو نہا دے اور ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے پھر ٹھیرے یہانتک کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اوسکا اخیر وقت ہو تو نہا وے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے یہانتک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہین کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور اخیر وقت مین ہر نماز پڑھے اور نہین واجب ہے اوسپر مگر ایک بار نہانا یہانتک کہ اوسکے حیض کے دن گذر جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا الْحَدِيثِ نَأْخُذُ **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے کہ انھون نے حضرت سے استحاضہ والی کا حکم پوچھا سو حضرت نے فرمایا کہ جب اسکے حیض کے دن گذر جاوین تو نہا وے پھر ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہین **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے واسطے غسل کرے انکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ظہر اور عصر کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشا کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور ظہر اور مغرب کی نماز اخیر وقت پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑھے اور بعضے کہتے ہین کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نہا وے اور ہر نماز کو نیا وضو کرے انکی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پھر کہا کہ ہر نماز کے لیئے غسل

اسپر عمل کرنا درست نہیں البتہ صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جاویں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لیے
نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی ہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی ہے قول امام
ابوحنیفہؒ اور ابویوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً **باب الحائض فی صلوتہا** جب نماز کے وقت
کسی عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال اذا حاضت المرأۃ فی وقت صلوۃ فلیس علیہا ان تقضی تلک الصلوۃ فاذا طہرت
فی وقت الصلوۃ فلتصل **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کے وقت کسی عورت کو حیض آجاوے تو اوسپر اوس نماز کا قضا
کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم قال اذا اجنبت المرأۃ ثم حاضت فلیس علیہا غسل فانما ہی بما ہی من
الحیض اشد منہا بما ہی من الجنابۃ **قال محمد** وبہ ناخذ لا غسل علیہا حتی تطہر
من حیضہا فتغتسل غسلاً واحداً لہما جمیعاً وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
نے کہا جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اوسکو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے تو اوسپر جنابت کے
سبب نہانا فرض نہیں اسواسطے کہ بعد حیض کے تو ہے جنابت ہی یعنے نہانے سے پاکی حاصل نہ
ہوگی اسواسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاکی ہے پس جنابت سے نہانے کا کچھ فائدہ نہیں امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوسپر نہانا واجب نہیں یہانتک کہ اپنے حیض سے پاک ہو سو حیض
اور جنابت دونو کے لیے صرف ایکبار نہاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا طہرت المرأۃ فی وقت صلوۃ فلم
تغتسل حتی یذہب الوقت بعد ان تکون مشغولۃ فی غسلہا فلیس علیہا قضاء قال
محمد وبہ ناخذ اذا انقطع الدم فی وقت لا تقدر فیہ علی ان تغتسل فیہ حتی یمضی
الوقت فلیس علیہا اعادۃ تلک الصلوۃ وہو قول ابی حنیفۃ واللہ سبحانہ و
تعالی اعلم ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض
سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے میں مشغول ہو

تو اوسپر نمازوں کی قضا نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب خون اسیوقت میں بند ہو کہ نماز کے
وقت گذرنے سے پہلے نہانے پر قادر نہ ہو تو اوسپر اس نماز کا دوہرانا فرض نہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **باب النفساء والحبلى ترى الدم** اگر نفاس والی اور حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا
کرے **ف** نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو کئی دن تک آتا ہے **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال النفساء اذا لم يكن لها وقت
فقدرت وقت ايام نسائها **قال محمد** ولسنا ناخذ بهذا ولكنها نفساء ما بينها
وبين اربعين يوما فان ازدادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لكل وقت صلوة
وصلت وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نفاس والی
کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلے کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کرے یعنے اتنے دن نفاس شمار
کرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے لیکن وہ چالیس دن نفاس والی ہے یعنے چالیس
دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز
کے وقت کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض فلتصل
ولتصم وليأتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ جب حمل والی عورت خون دیکھے تو وہ حیض نہیں پس چاہیئے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اسکا
خاوند اس سے صحبت کرے اور کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الحبلى تصلي ابدا ما لم تضع وان
رأت الدم لان الحبلى لا يكون حيضا وان اوصت وهي تطلق ثم ماتت فوصيتها من
الثلث **قال محمد** وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا
کہ حمل والی ہمیشہ نماز پڑھتی رہے یہاں تک کہ بچہ جنے اگرچہ خون دیکھے اسواسطے کہ حمل حیض نہیں
ہوتا اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اسحال میں کہ بچہ جننے کی درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو
اسکی وصیت تہائی مال میں سے جاری ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل** اگر کوئی عورت خواب میں

دیکھی جو مرد دیکھتا ہے یعنی اوسکو خواب مین احتلام ہو جاوے تو کیا کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ رض اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهٗ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ مِنْكُنَّ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَلْتَغْتَسِلْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ام سلیم حضرت پاس
آئے اوس عورت کا حکم پوچھنے کو کہ خواب مین دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنے احتلام کو سو حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی عورت خواب مین دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو چاہیئے کہ نہاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الْاَذَانِ اذان دینے کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِاَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ
عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا وَنَكْرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ جُنُبًا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن بے وضو اذان دے تو کچھ گناہ نہین امام
محمد نے کہا کہ ہم اس مین کچھ گناہ نہین دیکھتے اور جنبی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي
الْمُؤَذِّنِ يَتَكَلَّمُ فِي اَذَانِهٖ قَالَ لَا اٰمُرُهٗ وَلَا اَنْهَاهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَمَّا نَحْنُ فَنَرٰى اَنْ لَا
يَفْعَلَ وَاِنْ فَعَلَ لَمْ يَنْقُضْ ذٰلِكَ اَذَانَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن
اذان مین کلام کرے تو مین نہ اوسکو حکم کرتا ہون نہ منع کرتا ہون امام محمد نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہین
کہ بے وضو اذان نہ کہے اور اگر دی تو اس سے اذان نہین ٹوٹتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُهٗ عَنِ التَّثْوِيبِ قَالَ هُوَ مِمَّا
اَحْدَثَهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا اَحْدَثُوْا وَذَكَرَ اَنَّ تَثْوِيبَهُمْ كَانَ حِيْنَ يَفْرُغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ
اَذَانِهٖ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے تثویب کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ یہ بدعت لوگون نے نکالی ہے
اور وہ اچھی بدعت ہے اور اونہون نے ذکر کیا کہ تھی تثویب انکی جبکہ فارغ ہوتا موذن اذان اپنی سے یہ کہ
نماز سونے سے بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**

تثویب کے معنے ہین پکارنے کے واسطے نماز کے یعنے اذان کے بعد دوسری بار لوگون کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طرح سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیر من النوم **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کان اٰخر اذان بلال رضی اللہ عنہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی لائق بندگی کے سوا اسکے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم پکڑتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال الاذان والاقامۃ مثنٰی مثنٰی **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان اور تکبیر دو دو کلمے ہے یعنے انکا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیے سوے پہلے تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا مین اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیے اور علمار کا یہ مذہب ہے کہ چار بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور موافق واسطے حدیثون کے انتہے ملخصاً **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا طلحۃ بن مصرف عن ابراھیم قال اذا قال المؤذن حی علی الفلاح فانہ ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا فاذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ کبّر الامام **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ وان کف الامام حتی یفرغ المؤذن من اقامتہ ثم کبّر فلا باس بہ ایضا کل ذٰلک حسن **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے یعنے تکبیر کے وقت تو لوگون کو لائق ہے کہ اٹھ کھڑے ہون اور صفین باندہین اور جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اسوقت امام تکبیر تحریمہ کہے امام **محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اگر رکے امام یہانتک کہ مؤذن تکبیر سے فارغ ہو پھر تکبیر تحریمہ کہے تو اوس مین بھی کچھ گناہ نہین سب طرح سے بہتر ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لیس علی النساء اذان ولا اقامۃ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ عورتون کو اذان اور تکبیر کا حکم نہین امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**

مواقیت الصلوٰۃ نماز کے وقتوں کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن وقت الصلوٰۃ فامرہ ان یحضر الصلوات مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم امر بلالا ان یبکر بالصلوات ثم امرہ فی الیوم الثانی فاخر الصلوات کلھا ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ ما بین ھذین وقت **قال محمد** وبہ ناخذ والمغرب وغیرھا عندنا فی ھذا سواء الا انا نکرہ تاخیرھا اذا غابت الشمس وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ پاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا سو حضرتؐ نے اوسکو حکم کیا یہ کہ آپکے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے پھر آپنے بلال کو حکم کیا سب نمازیں اول وقت پڑھنے کا پھر آپنے اوسکو دوسرے دن حکم کیا سو سب نمازیں اخیر وقت پڑھیں پھر فرمایا کہاں ہے نمازوں کا وقت پوچھنے والا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک مغرب کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اوس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب انہ قال ابردوا بالظھر عن فیح جھنم **قال محمد** یبرد بالظھر فی الصیف حتی تبرد بھا وتصلی فی الشتاء حین تزول الشمس وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جوش سے ٹھنڈے وقت پڑھا کرو امام محمد نے کہا گرمی میں ظہر کی نماز تاخیر کی جاوے یہاں تک کہ ٹھنڈے وقت میں پڑھی جاوے اور سردی میں جب آفتاب ڈھلے تو اسی وقت پڑھی جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال نظر ابن مسعود الی الشمس حین غربت فقال ھذا حین دلکت ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج ڈوبا تو ابن مسعود نے اوسکی طرف نظر کی سو فرمایا یہ وقت دلوک کا یعنے آیت میں دلوک الشمس سے مراد آفتاب کا ڈوبنا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہوا اور اوسکے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہو جاوے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفیدی

ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور صحیح یہ قول ہے کہ اوسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے انتہی

بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ جمعہ اور عیدوں کے دن نہانیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَهُوَ حَسَنٌ فَاِنْ تَرَكْتَهٗ فَحَسَنٌ ترجمہ ابراہیم نے جمعہ کے غسل میں کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے اور اگر نہ نہاوے تو بہتر ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَلَا يَغْتَسِلُ قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا اغْتَسَلْتَ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ فَلَا بَاْسَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ عیدگاہ کی طرف نکلے اور غسل نہ کیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہاوے تو افضل ہے اور اگر نہ نہاوے تو اوسمیں بھی کچھ گناہ نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَدْ كُنَّا نَاْتِيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ وَقَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین میں آتے تھے اور غسل نہ کرتے تھے اور کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَبِهَا وَنِعْمَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اوس نے اچھا کیا اور جو نہ نہایا تو اوس نے بھی اچھی خصلت لی اور وہ بہتر خصلت ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَرَفْعِ الْاَيْدِيْ وَالسُّجُوْدِ عَلَى الْعِمَامَةِ نماز کا شروع کرنا اور ہاتھ کا اوٹھانا اور پگڑی پر سجدہ کرنا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَتَوْا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضؓ لَمْ يَاْتُوْهُ اِلَّا لِيَسْاَلُوْهُ عَنِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضؓ فَافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَهُمْ خَلْفَهٗ ثُمَّ جَهَرَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا لَا نَرٰى اَنْ يَّجْهَرَ بِذٰلِكَ الْاِمَامُ وَلَا مَنْ خَلْفَهٗ وَاِنَّمَا جَهَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ لِيُعَلِّمَهُمْ مَا سَاَلُوْهُ عَنْهُ وَكَذٰلِكَ

بَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابرہیم نے کہا کہ کچھ لوگ بصری کے عمرؓ پاس آئے صرف اسواسطے انکے پاس آئے کہ اون سے نماز کا شروع کرنا پوچھین سو عمرؓ نے نماز شروع کی اور وہ اون کے پیچھے کہڑے تہے پہر سبحانک اللھم آخر تک پکار کر کہا یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون تیری ساتہہ توفیق تیری کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بادشاہی تیری اور نہین لائق بندگی کے کوئی سوا تیرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین نماز کے ابتدا مین لیکن ہم کہتے ہین کہ اس کو پکار کر نہ کہے نہ امام اور نہ مقتدی اور حضرت عمرؓ نے صرف اسواسطے پکار کر پڑہا تہا کہ اون کو سکہاوین جو انہون نے اون سے پوچہا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو عوذ کے سوا اسپر کوئی چیز زیادہ نکرے خواہ امام ہو یا تنہا یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اور علمار کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ وجہت وجہی اخیر تک اسپر زیادہ کرے کہ یہ دعا حدیث سے ثابت ہو چکی ہے یہ قول ابو یوسف کا ہے انتہے امام محمد نے کہا کہ اسی طرح ہم کو بھی پہونچی ہے روایت ابرہیم سے کہ کہا کہ اپنی نماز مین پہلی بار کے سوای کسی چیز مین ہاتہہ نہ اٹہا یعنے تکبیر تحریمہ کے سوا کسی جگہہ رفع یدین نکر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین کہ رکوع مین جانے اور اس سے سر اٹہانے اور پہلے التحیات سے کہڑے ہونیکے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈہون تک ہاتہہ اوٹہانے واجب ہین اونکی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاوے انکی دلیل عبد اللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت پہلی تکبیر مین ہاتہہ اٹہاتے تہے پہر نہ اٹہاتے تہے اور اسیطرح روایت آئی ہے علیؓ وغیرہ سے پس اسپر عمل کرنا اولی ہے اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاتے تہے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفعیدین کرتے دیکہا ہو اور جو اس سے کچھ کم درجے کے صحابہ ہین اونہون نے حضرتؐ کو رفعیدین کرتے دیکہا ہو اور عمرؓ پر انکار نکیا پس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جسکا خلاف کرنا لائق نہین اور ابن عمرؓ سے اپنی مروی کے برخلاف ثابت ہو چکا ہے جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑہی سو پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاتے تہے پس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہے ورنہ ابن عمرؓ اوسکے برخلاف نکرتے اور عقلی دلیل

اسپر بیچ کہ اجماع ہے سبکا اسپر کہ نماز کی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اوٹھاوی اور سجدوں کے درمیان کی تکبیر کے
ساتھ نہ اوٹھاوی اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بدون اسکے نماز درست نہیں اور سجدوں کی تکبیر سنت ہے اوسکی
ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رکوع وغیرہ کی تکبیریں بھی سنت ہیں پس اس میں بھی
رفع یدین نہ کیا جاویگا اور یہی قول ہے امام ابو یوسفؒ ابو حنیفہ اور محمدؒ کا انتہی ملخصاً **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال من لم يكبر حين يفتتح الصلوة فليس
في صلوة **قال محمد** وبه نأخذ الا ان يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها
منتصبا يريد بها الدخول في الصلوة فيجزيه ذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے
کہا کہ جو کوئی نماز کے شروع کی وقت تکبیر نہ کہے اوسکی نماز نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں
مگر یہ کہ رکوع کرنیکے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدھے ہونیکی حالت میں کہی ہو اور اوس سے نماز میں داخل ہونیکا ارادہ کیا
ہو تو وہ کافی ہو جاویگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا عثمان بن عبد الله بن موهب انه صلى خلف ابي هريرة وكان يكبر كلما سجد
وكلما رفع **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ اونہوں نے ابو ہریرہ کے پیچھے نماز پڑھی تو جب سجدہ کرتے تھے تو اوس وقت اللہ اکبر کہتے تھے
اور جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تھے تو اوس وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اول زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا بعضے کہتے تھے
کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہی جاوے لیکن اب سبکا اجماع ہو چکا ہے اسپر کہ نیچے جانے اور
سر اوٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن
ابراهيم قال لا بأس بالسجود على الطنفسة **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى به بأسا
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ گلیم پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ گلیم پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب
الجهر بالقراءة نماز میں قرآن پکار کر پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اخبرني من صلى في جانب عبد الله بن مسعود
يوم صلى انه يجهر بصوته فلم يسمع غير انه سمعه يقول رب زدني علما يرددها

فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهٗ يَقْرَأُ طٰهٰ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا فِي صَلٰوةِ النَّهَارِ فَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقِفَ الرَّجُلُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِثْلَ هٰذَا يَدْعُوْا لِنَفْسِهٖ فِي التَّطَوُّعِ فَاَمَّا الْمَكْتُوْبَةُ فَلَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ خبر دی مجھکو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو مین نماز پڑھی اور اسکی آواز سننے کی حرص کی سو نہ سنی لیکن اوس سے سنا کہتے تھے رب زدنی علما اسکو بار بار پڑھتے تھے سو اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورہ طہ پڑھتے ہین امام محمد نے کہا کہ یہ حکم انکی نماز مین ہے کہ ہم اسمین کچھ ڈر نہین دیکھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اسطرح ٹھہر کر نفل نماز مین اپنے لئیے دعا مانگے لیکن فرض نماز مین اس طرح دعا مانگنی درست نہین بَابُ التَّشَهُّدِ التحیات پڑھنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ تھے حضرت سکھاتے ہمکو نماز مین التحیات پڑھنا اور تکبیر کہنا جیسے کہ ہمکو سورہ قرآن کی سکھاتے تھے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ قُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ فِي التَّشَهُّدِ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد نے کہا کہ مین کہتا تہا بسم اللہ ابراہیم نے کہا کہ کہہ التحیات للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ التحیات مین نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ فِي تَشَهُّدِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ حضرت کے زمانے مین التحیات پڑھتے تھے ...... سو اپنے التحیات مین کہتے تھے خدا کو سلام سو حضرت ایک دن نماز سے پھر اور اپنے منہ سے انکے سامنے ہوئے سو فرمایا نہ کہو خدا کو سلام کہ [illegible] خدا [illegible]

ہے سلامتی کا لیکن اسطرح کہو کہ سلام ہے ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو امام محمد نے کہا کہ یہی
کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے
کہ نماز کی نماز مین حضرت عمر کا التحیات پڑہے کہ اوس مین التحیات للہ کے بعد الزاکیات للہ کا لفظ
زیادہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ ابن مسعود کا التحیات پڑہے یعنے جو کہ اب لوگون مین مشہور اور
مروج ہے پہر کہا کہ اسپر عمل کرنا اولی ہے کہ اسپر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کی کہ اوسپر
اجماع نہین اور نیز اس مین زیادہ تشدید ہے کہ اوسکی غیر مین اسقدر تشدید نہین .. اور نیز ابن مسعود کا
کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے **باب
الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم** بسم اللہ کو پکار کر پڑہنے کا بیان **محمد قال**
اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو سفیان عن عبد اللہ بن یزید عن ابیہ قال صلی
خلف امام یجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم فلما انصرف قال لہ یا ابا عبد اللہ
اعزب عن کلماتک ہذہ فانی قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وخلف ابی بکر وخلف عمر وخلف عثمان ولما اسمعھا منھم **ترجمہ** یزید
سے روایت ہی کہ اوس نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑہی اور پکار کر بسم اللہ کہی سو جب وہ نماز
سے پہرا تو اوس سے کہا کہ اے ابا عبد اللہ (یزید کی کنیت ہی) یہ کلمہ تیرے کسی سے مروی ہین یعنے
تو نے بسم اللہ کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے سو مقرر مین نے نماز پڑہی پیچھے حضرت کے اور پیچھے
ابو بکر کے اور پیچھے عمر کے اور پیچھے عثمان کے سو مین نے اون سے بسم اللہ نہین سنی **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن ابراہیم قال قال ابن مسعود رض فی الجہر ببسم اللہ
الرحمن الرحیم انہا اعرابیۃ وکان لا یجہر بہا ہو ولا احد من اصحابہ **قال محمد**
وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ ابن مسعود رض نے اوس مرد کے حق
مین کہا جو بسم اللہ پکار کر پڑہے کہ وہ گنوار ہے اور نہ ابن مسعود بسم اللہ پکار کر کہتے تہے اور نہ کوئی
اونکے یارون سے کہتا تہا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورہ الحمد کی جزو ہے اور سورۃ
الحمد کے ساتھہ پڑہی جاوے جہریہ نماز مین پکار کر اور سریہ مین پوشیدہ اور بعضے کہتے ہین

کہ سب نمازون مین پوشیدہ کہی جاوے اور بعضی کہتے ہین کہ بالکل نہ کہی جاوے نہ پکار کر اور نہ پوشیدہ
پہر بسم اللہ پوشیدہ پڑہنے کی بہت حدیثین بیان کین پہر کہا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ
قرآن کی جزو نہین اسواسطے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہہ قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے وہان
بسم اللہ بہی پکار کر پڑہی جاتی ہے جیسے کہ سورہ نمل مین پکار کر پڑہی جاتی ہے اور یہی ثابت
ہوا کہ بسم اللہ پوشیدہ پڑہی جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصًا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ
الْاِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاٰمِیْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ چار چیزین ہین کہ امام انکو پوشیدہ پڑہے سبحانک اللہم اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَلْقِیْنِهٖ

امام کے پیچھے قرآن پڑہنے اور اسکی تلقین کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا قَرَاَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَیْسٍ قَطُّ فِیْمَا یُجْهَرُ فِیْهِ وَلَا فِیْمَا لَا یُجْهَرُ
فِیْهِ وَلَا فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَلَا غَیْرَهَا خَلْفَ الْاِمَامِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا نَرَی الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ یُجْهَرُ فِیْهِ اَوْ لَا یُجْهَرُ فِیْهِ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے امام کے پیچھے اور پچھلی دو رکعتون مین کبہی کچھ نہین پڑہا نہ الحمد اور
نہ غیر اوسکا اور نہ اس نماز مین جس مین قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے اور نہ جس مین پوشیدہ پڑہا جاتا ہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ کسی نماز مین ہم امام کے پیچھے قرآن پڑہنا نہین دیکھتے خواہ
اس مین قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہو یا پوشیدہ **ف** امام طحاوی نے کہا کہ حدیثین اس باب مین
مختلف آئی ہین اور قیاس چاہتا ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑہے سو اسلئے کہ ضرورت کو
وقت امام کے پیچھے قرات پڑہنا ساقط ہوجاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع مین پاوے کہ اس حال مین
اس سے امام کے پیچھے قراءۃ پڑہنی ساقط ہوجاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہوجاتی ہے اور جو چیز
فرض ہو وہ کسیوقت ساقط نہین ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کی وقت پس اس سے
ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرات پڑہنا فرض نہین ہے ورنہ ضرورت کیوقت ساقط نہ ہوتا اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا
حماد عن ابراهيم قال لا تزد في الركعتين الاخريين على فاتحة الكتاب قال محمد
وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر دو رکعتوں
میں الحمد پر کوئی چیز زیادہ نکر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔
محمدؒ قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابو الحسن موسى بن ابي عائشة عن
عبد الله بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبد الله الانصاري قال صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم ورجل خلفه يقرأ فجعل رجل من اصحاب النبي صلى الله
عليه وآله وسلم ينهاه عن القراءة في الصلوة فقال اتنهاني عن القراءة خلف نبي
الله صلى الله عليه وسلم فتنازعا حتى ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال
النبي صلى الله عليه وسلم من صلى خلف امام فان قراءة الامام له قراءة قال
محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
نماز پڑھی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑھتا تھا سو حضرت کے اصحاب میں سے ایک مرد اوسکو نماز میں
قرآن پڑھنے سے منع کرنے لگا اوس نے کہا کہ کیا تو مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑھنے
سے منع کرتا ہے سو وہ دونو جھگڑتے رہے یہانتک کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو حضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو مقرر امام کی قرات اوسکو کافی ہے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد
عن سعيد بن جبير قال اقرأ خلف الامام في الظهر والعصر ولا تقرأ فيما سوى ذلك
قال محمد لا ينبغي ان يقرأ خلف الامام في شيء من الصلوة ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھ اور اون کے سوا اور نمازوں
میں نہ پڑھ امام محمد نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرآن پڑھنا لائق نہیں محمدؒ قال
اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الامام يغلط بالآية قال يقرأ بالآية التي بعدها
فان لم يفعل فتح عليه فان لم يفعل فليركع اذا كان قد قرأ ثلث آيات او نحوها فان لم يفعل فافتح
عليه وهو مسيء قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا

کہ اگر امام کسی آیت مین غلطی کرے تو اوسکی پچھلی آیت پڑہی اگر یہ نکرے تو اوسکو سوا سے کوئی اور سورۃ پڑہے اگر یہ بہی نکرے تو چاہیے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتین یا مانند انکی پڑہ چکا ہو اگر یہ بہی نکرے تو مقتدی اوسکو بتلا دے اور وہ گنہگار نہوگا کہ اوس نے رکوع کیون نکیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

باب اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ صفین برابر کرنی اور پہلی صف کا بیان

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوْا اَوْ لَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى مُقِيْمِي الصُّفُوْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى يُسَوُّوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم کہتا تہا کہ برابر کیا کرو اپنی صفون کو اور برابر کیا کرو اپنے مونڈہون کو اور آپس مین ملکر کہڑے ہوا کرو کہ صفون کے درمیان کوئی جگہہ خالی نرہے نہین تو شیطان بکری کے بچے کیطرح تمہارے درمیان گہس جاویگا اسواسطے کہ مقرر خدا اور اسکے فرشتے رحمت بہیجتے ہین صفون کے برابر کرنے والون پر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ صف مین کوئی جگہہ خالی چہوڑنی لائق نہین یہانتک کہ برابر کرین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَلَهٗ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ يَعْنِي الثَّانِيْ حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا تَكَامَلَ الْاَوَّلُ اَنْ يُزَاحِمَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُؤْذِيْ وَالْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ خَيْرٌ مِّنَ الْاَوَّلِ

ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ مین نے ابراہیم سے پوچہا کہ کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضیلت ہی اوس نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ کہا جاتا تہا کہ دوسری صف مین کہڑا ہو یہانتک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب پہلی صف پوری ہوجاوے تو اوس پر ہجوم کرنا لائق نہین کہ وہ ایذا دیتا ہے اور دوسری صف مین کہڑے ہونا بہتر ہے پہلی سے

باب الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ اوس مرد کا بیان کہ امامت کرے قوم کی یا دو مردونکی

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ

فان كانوا في الهجرة سواء فاقدمهم سنا قال محمد وبه ناخذ وانما قيل اقرأهم
بكتاب الله لان الناس كانوا في ذلك الزمان اكثرهم للقرآن افقههم في الدين فاذا
كانوا في هذا الزمان على ذلك فليؤمهم اقرأهم وان كان غيره افقه منه واعلمهم
بسنة الصلوة وهو يقرأ ما تجوز فيه فافقههما واعلمهما بسنة الصلوة اولاهما
بالامامة وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ امامت کرے قوم
کی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات میں سب برابر ہوں تو امامت کرے جس نے
ان میں سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں بڑے عمر والا امامت کرے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو سو
امامت کرے تو یہ صرف اس واسطے فرمایا کہ اوس زمانے میں جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا تھا سو سب سے بڑا فقیہ
ہوتا تھا اور دین کا ماہر ہوتا تھا سو اگر اس زمانے میں بھی لوگ اسی طرح پر ہوں تو چاہیے کہ امامت کرے
انکی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور اگر اسکا غیر اس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے طریق کا سب سے
عالم ہو اور اسکی مانند قرآن پڑھے تو ان دونوں میں جو بڑا فقیہ اور نماز کا عالم ہو سو امامت کو زیادہ
لائق ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
حماد عن ابراهيم قال لا باس بان يؤمهم الاعرابي والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن
قال محمد وبه ناخذ اذا كان فقيها عالما بامر الصلوة وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اسمیں کہ امامت کرے قوم کی گنوار اور غلام اور حرام کا جنا
جبکہ قرآن کا قاری ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ہو فقیہ اور عالم ساتھ طریق
نماز کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم في الرجلين يكونان جميعا يؤم احدهما صاحبه قال يقوم الامام في جانب الايسر قال
محمد وبه لا ناخذ وهو قول ابي حنيفة يكون المأموم عن يمين الامام ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ اگر دو مرد ہوں اور ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائیں طرف کھڑا ہووے امام محمد نے
کہا اسی کو ہم نہیں لیتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ مقتدی امام کی داہنی طرف کھڑا ہووے
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا دخل الرجل في الصلوة

فَهُمْ جَمَاعَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز
مین ایک سے زیادہ آدمی ہون تو وہ جماعت ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی مذہب ہے امام
ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
قَیْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَا کُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ یُصَلِّیْ
فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ یَسَارِهٖ ثُمَّ قَامَ بَیْنَنَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ
هٰکَذَا اصْنَعُوْا اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً وَکَانَ اِذَا رَکَعَ طَبَّقَ وَصَلّٰی بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ
یُجْزِئُ اِقَامَةُ النَّاسِ حَوْلَنَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الثَّلٰثَةِ وَ
لٰکِنَّا نَقُوْلُ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً تَقَدَّمَهُمْ اِمَامُهُمْ وَصَلَّی الْبَاقِیَانِ خَلْفَهٗ وَلَسْنَا نَاْخُذُ
اَیْضًا بِقَوْلِهٖ فِی التَّطْبِیْقِ کَانَ یُطَبِّقُ بَیْنَ یَدَیْهِ اِذَا رَکَعَ ثُمَّ یَجْعَلُهُمَا بَیْنَ رُکْبَتَیْهِ وَلٰکِنَّا
نَرٰی اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ وَیُفَرِّجُ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ تَحْتَ الرُّکْبَتَیْنِ وَ
اَمَّا بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ فَذٰلِكَ یُجْزِئُ وَالْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ اَفْضَلُ فَاِنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَلَمْ یُؤَذِّنْ فَذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنَ التَّرْكِ لِلْاِقَامَةِ لِاَنَّ صَلَّوْا جَمَاعَةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ علقمہ بن قیس سے اور اسود سے روایت ہے کہ ہم دونو ابن مسعودؓ کے پاس تھے جب نماز کا وقت ہوا تو نماز
پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ہم اونکے پیچھے کھڑے ہوئے سو ہم مین سے ایک کو اپنے داہنے کھڑا کیا
اور دوسرے کو اپنے بائین کھڑا کیا پھر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سو جب نماز سے فارغ ہوئے
تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسیطرح کیا کرو اور جب رکوع کرتے تھے تو تطبیق کیا کرتے تھے
یعنے دونو ہاتھ قینچی کیسے اپنی رانون کے درمیان رکھتے تھے اور ابن مسعود نے نماز پڑھی
بغیر اذان اور اقامت کے اور کہا کہ ہمارے گرد کے لوگون کی تکبیر کافی ہے امام محمدؒ نے کہا
کہ ہم تین آدمیون مین ابن مسعود کا قول نہین لیتے لیکن ہم کہتے ہین کہ جب تین آدمی ہون تو
امام اونکے آگے بڑھے اور باقی اوسکے پیچھے نماز پڑھین اور تطبیق کے حکم مین بھی ہم ابن مسعود
کے قول کو نہین لیتے کہ جب وہ رکوع کرتے تھے تو اپنے دونو ہاتھ مین تطبیق کرتے تھے پھر انکو
اپنے دونو گھٹنون کے درمیان رکھتے تھے ولیکن ہم دیکھتے ہین کہ آدمی اپنی دونو ہتھیلیان
اپنے دونو گھٹنون پر رکھے اور اپنی اونگلیان کھولکر رکھے گھٹنون کے نیچے اور اسپر بغیر اذان

اور اقامت کہ نماز پڑھنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور
اذان نہ دی تو تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ قوم جماعت سے نماز پڑھتے ہے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض جَعَلَهُمَا خَلْفَهٗ وَصَلّٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلٰى
رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ رض اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ اَحَبُّ
اِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر
نے انکو اپنے پیچھے کیا اور انکے آگے ہو کے نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم
نے کہا کہ عمر کا فعل محبوب تر ہے نزدیک ہمارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے
ہمارے نزدیک ابن مسعود کے فعل سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا بَابُ مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ
جو فرض نماز پڑھ چکے تو پھر پڑھے انہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَاَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تَرْعَدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا
شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَصْلُحُ اَنْ نُصَلِّيَ اَيْضًا
فَقَالَ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاجْعَلُوا الْاُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا تُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ ترجمہ
ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے دو مردوں نے اپنی جگہہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے
تھے کہ نماز ہو چکی ہے سو وہ دونوں آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں
داخل نہ ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو بلایا سو وہ آگئے [illegible] اعضا ان کے
انکو چونکہ یہ خوف تھا کہ انکو حضرت کی جو کچھ بھی پیدا ہوئی ہو کوئی نیا حکم اوترا ہو سو حضرت نے فرمایا کہ تمکو کس چیز نے منع کیا نماز پڑھنے سے
سو انھوں نے عرض کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا تھا کہ نماز ہو چکی ہوگی سو ہم نے اپنی جگہہ پر نماز پڑھی پھر ہم آئے اور آپ کو نماز میں پایا اور ہم

کی کہ یا حضرتؐ ہم نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی لائق نہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو نماز میں داخل ہو کر اور پہلے نماز کو فرض گردانو اور اسکو نفل ۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پھر نہ پڑھی جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہہ فرض کی جماعت پاوے تو اوسکو ساتھ ملجاوے کہ وہ نماز اوسکے لیے نفل ہوجاویگی **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ اَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تُعِدْ لَهُمَا غَيْرَ مَا صَلَّيْتَهُمَا قَالَ **مُحَمَّدٌ** اَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَهُمَا نَافِلَةً لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الْمَغْرِبُ فَهِيَ وِتْرٌ فَيُكْرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وِتْرًا فَاِذَا دَخَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ تَطَوُّعًا فَسَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيَقُمْ فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا رَكْعَةً رَابِعَةً وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ چکے پھر دوسری جگہہ اون کی جماعت پاوے تو انکو پھر نہ پڑھ سوا اسکے کہ تو نے انکو پڑہا ۔ امام محمدؒ نے کہا کہ ایک فجر اور عصر سو انکے بعد نفل پڑھنے لائق نہیں ہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے اور اسیپر مغرب کی نماز کہ پس یہ وتر ہیں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ ہیں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے اونکے ساتھہ داخل ہوا اور امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہووے اور انکے ساتھہ چوتھی رکعت ملاوے پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھہ پڑھنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منسوخ ہے

باب الصَّلٰوةِ تَطَوُّعًا نفل نماز کا بیان

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُحْتَبٍ تَطَوُّعًا قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِذٰلِكَ فَاِذَا بَلَغَ السُّجُوْدَ حَلَّ حُبْوَتَهٗ وَ

ويسجد وهذا قول أبي حنيفة ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت نفل نماز پڑھتے تھے اس حال میں
کہ احتبا سے بیٹھے ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے سو جب سجدہ میں
جاوے تو احتبا کھول دیوے اور سجدہ کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف احتبا اوسکو کہتے ہیں کہ
چوتڑوں پر بیٹھے اس طرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور قدموں کا اندر زمین پر رکھا ہوا اور ہاتھ پیٹ سے لپٹے ہوئے
ہوں محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أبو جعفر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يصلي ما بين صلوة العشاء الآخرة إلى صلوة الفجر ثلث عشرة ركعة
ثماني ركعات تطوعا وثلث ركعات الوتر وركعتي الفجر ترجمہ ابوجعفر نے کہا کہ حضرت عشا
اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور تین رکعت
وتر اور دو رکعتیں فجر کی محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حصين بن عبد الرحمن قال
كان عبد الله بن عمر رض يصلي التطوع على راحلته أينما توجهت به فإذا كانت الفريضة
أو الوتر نزل فصلى قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حصین سے روایت
ہے کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف کو اونکو سواری متوجہ ہوتی اور جب فرض یا وتر ہوتے
تو اترتے اور تب پڑھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال
أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يدخل في صلوة القوم وليس ينويها
قال هي تطوع قال محمد وبه نأخذ وإنما يعني بذلك أن يكون قد صلى الصلوة
في منزله ثم أتى القوم فدخل معهم في صلاتهم فإن صلاته معهم تطوع وهو قول
أبي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد جماعت میں داخل ہوا اور جماعت
کی نیت نہ ہو تو وہ نفل میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سوا اسکے نہیں کہ مراد اسکی یہ ہے
کہ آدمی اپنے گھر میں پہلے نماز پڑھ چکا ہو پھر کسی قوم پاس آوے اور اون کے ساتھ نماز میں داخل
ہووے تو اوسکی نماز اونکے ساتھ نفل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب الصلوة
في الطاق محراب میں نماز پڑھنے کا بیان محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن
إبراهيم أنه كان يؤمهم فيقوم عن يسار الطاق أو عن يمينه قال محمد وأما نحن
فلا نرى بأسا أن يقوم حيال الطاق ما لم يدخل فيه إذا كان مقامه خارجا منه وسجوده

فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ؒ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم اُنکی امامت کیا کرتا تھا سو وہ محراب سے یا
بائیں طرف کھڑا ہوتا تھا یا اوس سے داہنے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو اوس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ امام محراب
کی برابر کھڑا ہو جب تک کہ اوسکے اندر داخل نہ ہو جبکہ اوسکے کھڑے ہونیکی جگہہ اوس سے باہر ہو اور اسکا
سجدہ اوسکی اندر ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ وَجُلُوْسِهٖ** امام کا سلام
پہیرنا اور بیٹہنا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ
فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْفَتِلَ الْاِمَامُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ لَا يَفْقَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاِذَا كَانَ مِمَّنْ لَّا يَفْقَهُ اَمْرَ الصَّلٰوةِ فَلَا بَاْسَ
بِالْاِنْفِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام سلام پہیرے تو نہ پہرے کوئی مرد
یہانتک کہ پہرے امام مگر یہ کہ امام فقیہ نہ ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا
کہ شاید سجدہ سہو کا اوسپر لازم ہو اور اگر نماز کے حکم کا ماہر نہ ہو تو اوس سے پہلے پہرنے میں کچھ گناہ نہیں
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ
كَانَ اِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاتِ حَتّٰى يَنْفَتِلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر جب نماز سے سلام
پہیرتے تھے تو جیسے گرم پتھر پر ہوتے یہانتک کہ پہرتے یعنے مقتدیوں کی طرف پہر بیٹھتے امام محمدؒ نے کہا
کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ
اَوْ تَكُوْنُ بِهٖ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ فَاِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی تنگ مکان میں نماز پڑہے کہ اوسکے بائیں پاؤں پر التحیات بیٹہنے کی طاقت نہ رکہے یا اوسکو کوئی
بیماری ہو تو چاہیے کہ اپنے داہنے پاؤں پر بیٹھے اور اگر طاقت رکہتا ہو تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے امام
محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ بِالرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ شَاءَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ تَمْنَعُهٗ مِنْ جُلُوْسِ الصَّلٰوةِ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ

حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جسطرح چاہے التحیات میں بیٹھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو بیماری التحیات بیٹھنے سے مانع ہو جسکا اوسکو حکم ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ السَّلَامُ یَقْطَعُ مَا بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام قطع کرتی ہے اوس چیز کو کہ دو نمازون کے درمیان ہے یعنے دو نمازون کے درمیان جدائی کر دیتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَۃِ وَرَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فضیلت جماعت اور فجر کی دو سنتون کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٌ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ لَا یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِتَسْلِیْمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار رکعتین ظہر سے پہلے ہین اور چار جمعہ سے پیچھے اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی کی نماز جماعت مین تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِیَادٍ اَوْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ اَلشَّکُّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِنَّھُنَّ یَعْدِلْنَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مِّنْ لَّیْلَۃِ الْقَدْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا کہ جو عشا کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتین پڑھے تو وہ شب قدر کی رات مین چار رکعتین پڑھنے کے برابر ہین ف یعنی اون کا ثواب شب قدر کی نماز کے برابر ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَۃُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ مَا اَلْقٰی ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَجْلِسًا اِلَّا وَحُمْرَانُ مِنْ اَقْرَبِ النَّاسِ مِنْہُ مَجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ یَا حُمْرَانُ اِنِّیْ لَا اَرَاکَ مَا لَزِمْتَنَا اِلَّا لِیُقَبِّسَکَ خَیْرًا قَالَ اَجَلْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

قال انظر ثلثا اما اثنتان فانهاك عنهما واما واحدة فامرك بها قال ما هن يا ابا عبد
الرحمن قال لا تموتن وعليك دين الا دينا تدع له وفاء ولا تنتفين من ولدك ابدا
فانه يستمع بك يوم القيامة كما سمعت به في الدنيا قصاصا لا يظلم ربك احدا وانظر
ركعتي الفجر فلا تدعهما فانهما من الرغائب ترجمہ علی سے روایت ہے کہ مین ابن عمر کو حدیث بیان کرتے
نہین سنا مگر کہ حمران سب لوگون مین اونسے زیادہ تر قریب بیٹھا تھا سو ابن عمر نے ایک دن اسکو کہا کہ
مقرر مین تجھکو دیکھتا ہون کہ نہین لازم پکڑا تو نے ہم کو مگر کہ ہم تجھکو نیکی سکھاوین اوسنے کہا ہان
اے عبدالرحمان ابن عمر نے کہا کہ تین چیزین دیکھہ ایسپر دو چیزین سے تو مین تجھکو منع کرتا ہون اور ایک
چیز کا حکم کرتا ہون حمران نے کہا کہ کیا ہین وہ اے ابا عبدالرحمان فرمایا نہ مریو اس حال مین کہ تجھپر قرض
ہو مگر وہ قرض کہ تو اوسکے ادا کے لیے مال چھوڑے اور دوسرے یہ کہ اپنی کسی لڑکے سے کبھی انکار نکر کہ
وہ میرا نہین اسواسطے کہ مقرر مشہور کیا جاویگا تجھکو لوگون مین دن قیامت کے جیسے مشہور کیا تو نے اسکو دنیا مین یعنی جیسے تو نے
اسکو دنیا مین ذلیل کیا ویسے تجھکو قیامت مین ذلیل کیا جاویگا اوسکے بدلے مین خدا کسیپر ظلم نہین کرتا اور
حفاظت کر فجر کی دو سنتون کی پس نہ چھوڑ انکو کہ اون مین بڑا ثواب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ فجر کی دو سنتون کا بڑا ثواب ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا معن بن عن
عبد الرحمن عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن مسعود قال وقروا
الصلوة يعني السكون فيها **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** عبدالرحمن
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نماز کی تعظیم کرو یعنے اوس مین آرام کرو اور اطمینان سے ادا
کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من صلى وبينه
وبين الامام حائط او طريق اگر کوئی نماز پڑھے اور اسکے اور امام کے درمیان دیوار یا راہ ہو تو
اوسکی نماز درست ہے یا نہین **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم
عن المؤذنين يؤذنون فوق المسجد ثم يصلون فوق المسجد قال يجزيهم **قال محمد**
وبه نأخذ لما لم يكونوا قدام الامام وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے
ابراہیم سے پوچھا کہ اگر موذن مسجد پر اذان . . . دین پھر مسجد ہی پر نماز پڑھین یعنے اور امام نیچے
ہو تو کیا درست ہے یا نہین اوسنے کہا کہ انکو کفایت کرتا ہے یعنے درست ہے امام محمد نے کہا کہ ہمی

ہم لیتے ہین کہ اگر مقتدی امام سے اونچی جگہہ کہڑے ہون تو درست ہے جبکہ امام سے آگے نہ کہڑے ہون اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ طَرِیْقٌ اَوْ نِسَاءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اوسکے اور امام کے درمیان دیوار ہو ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جبتک کہ اوسکے اور امام کے درمیان راہ یا عورتین نہون امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ الْوَجْہِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوۃِ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ یُصَلِّیْ فِی الْمَکَانِ فِیْہِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْکَثِیْرُ فَیَمْسَحُ عَنْ وَجْھِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰی بَاْسًا اَنْ یَّمْسَحَہٗ ذٰلِکَ قَبْلَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ لِاَنَّ تَرْکَہٗ یُؤْذِی الْمُصَلِّیْ وَرُبَّمَا شَغَلَہٗ عَنْ صَلَاتِہٖ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم کو ایک جگہہ نماز پڑہتے دیکہا کہ اوس مین بالو اور بہت مٹی تہی سو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنا منہ پونچتے تہے امام محمد نے کہا کہ نہین دیکہتے ہم کچہ خوف ساتہہ پونچنے اوسکو کے پہلے التحیات اور سلام کے ہو اسطے کہ اوسکا چہوڑنا نمازی کو ایذا دیتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو نماز سے باز رکہتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الصَّلٰوۃِ قَاعِدًا وَالْاِعْتِمَادِ عَلٰی شَیْءٍ اَوْ یُصَلِّیْ اِلَی السُّتْرَۃِ بیٹہ کر نماز پڑہنے اور نماز مین کسی چیز پر تکیہ کرنے یا ستر کی طرف نماز پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ بیٹہ کر پڑہنے والے کی نماز کا ثواب کہڑے کی نماز سے آدہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا یُجْزِی الرَّجُلَ اَنْ یُّعَرِّضَ بَیْنَ یَدَیْہِ سَوْطًا وَلَا قَصَبَۃً حَتّٰی یَنْصِبَہٗ نَصْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** النَّصْبُ اَحَبُّ اِلَیْنَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ اَجْزَاَتْہُ صَلٰوتُہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ نہین کافی ہے مرد کو یہ کہ سامہنے آگے اپنے کوڑا یا لکڑی آڑا رکہے جبتک کہ اوسکو سیدہا کہڑا کرے امام محمد نے کہا کہ کہڑا رکہنا ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے اور اگر کہڑا نکرے تو اوسکی نماز اوسکو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عبد الله بن عمر رض كان اذا
سجد فاطال اعتمد بمرفقيه على فخذيه **قال محمد** ولسنا نرى بذلك باسا وهو قول
ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے اور اسکو دراز کرتے
تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے **امام محمد** نے کہا کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الاخرى في الصلوة يتواضع لله
تعالى **قال محمد** ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ في
وسط الكف **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت تکیہ کرتے ساتھ ایک ہاتھ اپنے کے دوسرے
پر نماز میں اللہ تعالی کے تواضع کے لیے **امام محمد** نے کہا کہ اپنی داہنی تھیلی کا اندر بائیں ہاتھ کی پہنچی
پر رکھے ناف سے نیچے پس ہوگا بائیاں پہنچا بیچ داہنی تھیلی کے **محمد** قال اخبرنا الربيع بن صبيح عن
ابي معشر عن ابراهيم النخعي انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة **قال
محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ
وہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتا تھا ناف کے نیچے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لیوے
اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور امام مالک سے ایک روایت میں ارسال
آیا ہے لیکن وہ روایت صحیح نہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے
اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کا **باب الوتر وما يقرأ فيها** وتر کا بیان اور اسی چیز کا
کہ اس میں پڑھی جاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زبيد اليامي عن
ذر الهمداني الوتر في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل للذين كفروا
يعني قل يا ايها الكفرون وهي هكذا في قراءة ابن مسعود وفي الثالثة قل هو الله احد
قال محمد ان قرات بهذا فهو حسن وما قرات من القران في الوتر مع فاتحة
الكتاب فهو ايضا حسن اذا قرات مع فاتحة الكتب بثلث ايات فصاعدا وهو
قول ابي حنيفة **ترجمہ** ذر ہمدانی سے روایت ہے کہ وتر تین رکعت ہیں پہلی رکعت میں سورہ سبح

اسم ربک الاعلیٰ پڑہے اور دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور تیسرے مین قل ہو اللہ احد امام محمدؒ نے کہا کہ اگر تو یہ سورتین پڑہے تو بہتر ہے اور اگر وتر مین الحمد کے ساتہہ قرآن کی کوئی اور چیز پڑہے تو وہ بہی بہتر ہے جبکہ تو الحمد کے ساتہہ تین آیتین یا زیادہ پڑہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلٰثٍ وَاَنَّ لِيْ حُمُرَ النَّعَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نہین پسند رکہتا یہ کہ تین رکعت وتر چہوڑون اور حالانکہ میرے لئے سرخ اونٹ ہون امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ وتر تین رکعت ہین اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکیا جاوے اور یہی قول ہی امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ علما کے اس مین تین قول ہین بعضے کہتے ہین کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وتر تین رکعت ہین ایک سلام سی اور بعضے کہتے ہین کہ تین رکعت ہین دو سلام سی پہر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر تین رکعت ہین ایک سلام سے اور ایک رکعت وتر پڑہنے درست نہین ۱؎ انتہی ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا يُوْتِرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا فِيْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ اَوْ عِنْدَ احْمِرَارِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑہے تو پہر اوسکو وتر درست نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہر حال مین وتر پڑہنے درست ہین مگر اوس گہڑی مین کہ اوس مین نماز پڑہنی مکروہ ہے جبکہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یہانتک کہ ڈہلے اور وقت سرخ ہونے سورج کے یہانتک کہ ڈوب جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ جو نماز کے تکبیر سُنے اور وہ مسجد مین ہو تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَيُقِيْمُ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ قَالَ يُضِيْفُ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ تَكْبِيْرٍ فَاِذَا صَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَتَيْنِ وَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ سَلَّمَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ فَيُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهٖ تَطَوُّعًا لَا يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ

۱؎ لیکن یہ قول درست نہین اسواسطے کہ رسول اللہ سے صرف ایک رکعت وتر کا پڑہنا بہی بہت سے صحیح احادیث سے ثابت ہے جیسے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ثابت ہے عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من آخر اللیل رواہ مسلم ۱۲ رعنا

اِلَّا فِی شُفْعٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ وَقَالَ عَامِرُ الشَّعْبِیُّ یُضِیفُ اِلَیْھَا رَکْعَۃً اُخْرٰی وَیَنْصَرِفُ ثُمَّ یَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلُ الشَّعْبِیِّ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ فرض نماز مسجد میں پڑہتے بیٹھے شروع کرے سو موذن تکبیر کہے اور وہ پہلی رکعت میں ہو ابراہیم نے کہا کہ اوس کے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے پہر تکبیر کہکے کہ جماعت میں داخل ہو وے یعنے بغیر اسکے کہ پہلے نماز سے سلام پہیرے سو جب امام دو رکعتیں پڑہ چکے اور بیٹھکر التحیات پڑہ لے تو وہ اپنی جی میں اپنے داہنی بائیں سلام پہیرے پہر کہڑے ہو کر امام کے ساتھ باقی نماز نفل پڑہے اور وہ جماعت میں داخل نہیں ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتوں میں اور عامر شعبی نے کہا کہ اوسکے ساتھہ اوس ایک رکعت ملا دے اور سلام پہیرے پہر جماعت میں داخل ہووے امام محمد نے کہا کہ شعبی کا قول محبوب تر ہے نزدیک ہمارے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنْ سُبِقَ بِشَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ

مسبوق کا بیان ف یعنے اگر امام کچہ نماز پڑہ لے اور پہر کوئی شخص آکر اوسکے ساتھہ ملے تو کیا کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِی الْمَسْجِدِ وَالْقَوْمُ رُکُوْعٌ فَلْیَرْکَعْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّشْتَدَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنْ یَّمْشِیْ عَلَی الْھَیْئَۃِ حَتّٰی یُدْرِکَ الصَّفَّ فَیُصَلِّیْ مَا اَدْرَکَ وَیَقْضِیْ مَا فَاتَہٗ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مسجد میں آوے اور لوگ رکوع میں ہوں تو چاہیے کہ رکوع کرے سوا اسکے کہ جلدی کرے یعنے اگر صف میں نہ پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہیں لیتے ولیکن وہ آرام سے چلا جاوے تاکہ صف میں پہونچے سو جو نماز امام کے ساتھہ پاوے وہ پڑہے اور جو چھوٹ رہے سو قضا کرے مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُبَارَکِ بْنِ فَضَالَۃَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض اَنَّہٗ رَکَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ نَرٰی ذٰلِکَ مُجْزِئًا وَلَا یُعْجِبُنَا اَنْ یَّفْعَلَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہو کہ ابو بکرہ نے صف سے پیچھے رکوع کیا پہر چلے یہاں تک کہ صف میں پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو جائز دیکہتے ہیں لیکن ہمکو یہ بات پسند نہیں اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا مذہب یہ ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں
اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے اوسکی نماز نہیں ہوتی
لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرتؐ نے ابوبکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ کیا سو اگر
اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز مین داخل نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا
نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر اصحاب سے کہ اونھون نے صف مین پہونچنے سے پہلے رکوع کیا
اور اوسی حال سے چل کر نماز مین داخل ہوئے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی آدمی امام کے
پیچھے صف مین نماز پڑھتا ہو اور اوسکی اگلی صف مین ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی
صف سے چلکر اوس جگہ مین کھڑا ہووے اور جب اوسکا دو صفون کے درمیان غیر صف مین ہونا نماز کو باطل
نہین کرتا تو اوس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا درست ہے انتہے ملخصاً **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في الرجل ياتي المسجد يوم الجمعة
والامام قد جلس في اخر صلوته قال يكبر تكبيرة فيدخل معهم في صلاتهم ثم يكبر
تكبيرة فيجلس معهم فيتشهد فاذا سلم الامام قام فركع ركعتين **قال محمد** وهو
قول ابي حنيفة ولسنا ناخذ بهذا من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى و
ان ادركهم جلوسا صلى اربعا وبذلك جاءت الآثار من غير واحد **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آوے اور امام اپنی اخیر نماز مین بیٹھا ہو تو تکبیر کہکے انکے
ساتھ نماز مین ملجاوے پھر تکبیر کہکے اونکے ساتھ بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھے سو جب امام سلام پھیرے
تو کھڑے ہو کر دو رکعتین پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اسکو نہین لیتے جو جمعہ
کی ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات مین پاوے تو چار رکعتین
پڑھے یعنے ظہر کے چار فرض پڑھے اور اسکے ساتھ آئی ہین حدیثین کئی اصحاب سے **محمد** قال
اخبرنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس بن مالك والحسن وسعيد بن المسيب
وخلاس بن عمرو انهم قالوا من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن
ادركهم جلوسا صلى اربعا وكذلك بلغنا ايضا عن علقمة بن قيس والاسود بن يزيد
وهو قول سفيان الثوري وزفر بن الهذيل وبه ناخذ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہ انس اور

حسن اور سعید بن مسیب اور طاؤس نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات میں پاوے تو چار رکعتیں پڑہے اور اسیطرح ہمکو پہنچی ہمکو روایت علقمہ بن قیس اور اسود سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مَسْرُوْقًا وَجُنْدَبًا دَخَلَا فِيْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِي الْمَغْرِبِ فَاَدْرَكَا مَعَهٗ رَكْعَةً وَسَبَقَهُمَا بِرَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيَا مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَا يَقْضِيَانِ فَاَمَّا مَسْرُوْقٌ فَجَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلٰى الَّتِيْ قَضٰى وَاَمَّا جُنْدَبٌ فَقَامَ فِي الْاُوْلٰى وَجَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَا اَقْبَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ اِنَّهُمَا تَسَاوَقَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَدْ اَحْسَنَ وَاَنْ اُصَلِّيَ كَمَا صَلّٰى مَسْرُوْقٌ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَاْخُذُ يَجْلِسُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا اللَّتَيْنِ فَاتَتَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اور امام دو رکعتیں انسے پہلے پڑہ چکا تہا سو ان دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑہی پہر باقی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑہکر التحیات بیٹھ گئے اور رہا جندب سو پہلی رکعت میں کہڑے ہوگئے اور دوسری میں التحیات بیٹھے سو جب نماز سے پہرے تو ہر ایک ان دونوں میں سے اپنے ساتھی پر متوجہ ہوا پہر وہ دونو عبداللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونوں نے اچہا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑہنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونو فوت شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پچہلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں اوس سے فوت ہو جاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کہڑا ہووے اور ایک رکعت پڑہکر التحیات بیٹھے پہر اوٹھ کہڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑہکر پہر التحیات بیٹھے اور سلام پہیرے یعنے دونو رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ سَبَقَهُ الْاِمَامُ بِشَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ اَيَتَشَهَّدُ كُلَّمَا جَلَسَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيُرَدُّ السَّلَامَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ رَدَّ السَّلَامَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کچہ نماز پہلے

پڑھ جاوے تو جب امام التحیات سے فارغ ہوگیا وہ بھی التحیات پڑھے اسکے بعد کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو کیا وہ
سلام کا جواب دے کہا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب من صلی فی بیتہ بغیر اذان** اگر کوئی اپنے گھر مین
بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن
ابراهیم عن ابن مسعود انه ام اصحابه فی بیته بغیر اذان ولا اقامة وقال اقامة الامام
تجزی **قال محمد** وبهذا ناخذ اذا صلی الرجل وحده فاذا صلوا فی جماعة فاحب
الینا ان یوذن ویقیم فان اقام وترک الاذان فلا باس **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن
مسعود نے اپنے گھر مین اپنے یارون کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر کے اور کہا کہ امام کی تکبیر .....
کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین جبکہ کوئی مرد تنہا نماز پڑھے اور اگر جماعت سے پڑھین
تو محبوب تر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اذان دے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو اس
مین بھی کچھ ڈر نہین **باب ما یقطع الصلوة** کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا فسدت صلوة الامام فسدت صلوة من
خلفه **قال محمد** وبه ناخذ اذا صلی الرجل باصحابه جنبا او علی غیر وضوء او
فسدت صلوته بوجه من الوجوه فسدت صلوة من خلفه **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مرد اپنے یارون کی امامت کرے اور اسکو نہانے کی حاجت ہو یا وہ
بے وضو ہو یا اور کسیطرح سے اسکی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **محمد**
قال اخبرنا ابراهیم بن یزید المکی عن عمرو بن دینار ان علی بن ابی طالب قال فی
الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت علی
نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنابت سے امامت کرے تو وہ اپنی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھین
محمد عن عبد الله بن المبارک عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء بن ابی رباح فی
رجل یصلی باصحابه علی غیر وضوء قال یعید ویعیدون **ترجمہ** عطا سے روایت ہے اوس
مرد کے حق مین کہ بے وضو امامت کرے کہا کہ وہ بھی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھین **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُّعِيْدُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبداللہ بن عون سے روایت ہو کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک میرے یہ کہ وہ نماز پھر پڑھیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى جَانِبِ الرَّجُلِ وَكَانَ فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ فَسَدَتْ صَلَاتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور حضرت امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهٗ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَوْ صَلَّتْ اِلٰى جَانِبِهٖ فِيْ صَلَاةٍ غَيْرِ صَلٰوتِهٖ اِنَّمَا تُفْسِدُ عَلَيْهِ اِذَا صَلَّتْ اِلٰى جَانِبِهٖ وَهُمَا فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ تَاْتَمُّ بِهٖ اَوْ يَاْتَمَّانِ بِغَيْرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ آپکے پہلو میں سوتی ہوتیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ہوتا کہ اُس کی ایک طرف حضرت عائشہ پر ہوتی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ عورت کی پہلو میں ہونے سے مرد کی نماز باطل نہیں ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے غیر نماز مرد کے یعنے اوس کے ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اسوقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اوس کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہو یا وہ دونوں اپنے غیر کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْاَةُ فِي الْغَرْبِيِّ فَكَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ قَدْرَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَا فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ يُصَلِّيَانِ مَعَ اِمَامٍ وَّاحِدٍ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف میں نماز پڑھتا ہو اور عورت

غربی دیوار مین نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر یہ کہ دونون کے درمیان کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز
ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونون ایک نماز مین ہون اور ایک
امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہون **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ
الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّكُمْ يَا
اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرْاَةَ وَالسِّنَّوْرَ يَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ فَقَرَنْتُمُوْنَا
بِهِمْ فَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهٗ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَائِشَةَ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** اسود سے روایت ہو کہ اوس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز
نماز کو توڑ ڈالتی ہے عائشہ نے کہا خبردار ہو کہ مقرر تم اے عراق والو گمان کرتے ہو کہ گدہا اور کتا اور
عورت اور بلی نماز کو توڑ ڈالتے ہین سو تم نے ہم کو کتے اور گدہے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جہانتک تجہ
سے ہوسکے کہ مقرر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہین کرتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہو امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهٗ قَالَ اَجْدَبُ الْحَدِيْثِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةٍ
اَوْ قِرَاءَةِ قُرْاٰنٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر قطع ڈالنے والا زمین پر عشا کی
نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز مین یا قراءۃ قرآن شریف مین **باب** الرُّعَافِ فِی الصَّلٰوةِ
وَالْحَدَثِ نماز مین نکسیر پہوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صَبِيْحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ
فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ فَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰى وَصَلّٰى مَا بَقِيَ **ترجمہ** معبد سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے اصحاب مین سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سو اس مرد کا
وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پہرا اور کلام نہ کیا یہانتک کہ وضو کیا پہر نماز پر متوجہ ہوا اور وہ کہتا
تہا کہ نہ اڑے اوس چیز پر کہ کی اونہون نے اور وہ جانتے ہین سو اوس نے اپنی پہلی نماز حساب مین
لی اور باقی نماز پڑہی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ يَجْزِيْهِ

قال یُجزیہ والاستیناف احبُّ الیّ قال محمد وبقول ابراھیم ناخذ ذلک یجزی
فان تکلم واستقبل فھو افضل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ وہ نماز اوسکو
کفایت کرتی ہے اور از سر نو سب نماز پڑھنی محبوب تر ہے نزدیک میرے امام محمد نے کہا کہ ابراہیم کے
قول کو ہم لیتے ہیں کہ یہ اسکو کافی ہے اور اگر کلام کرے اور سرے سے سب نماز پڑھے تو افضل ہے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یرعف
فی الصلوۃ او یحدث قال یخرج ولا یتکلم الا ان یذکر اللہ ثم یتوضأ ثم یرجع الی مکانہ
فیقضی ما بقی علیہ من صلوتہ ویعتد بما صلی فان کان تکلم استقبل قال محمد و
بہ ناخذ الکلام والاستقبال افضل وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سے روایت
کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کسی مرد کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹے تو باہر نکلے اور کلام نہ کرے مگر یہ کہ اللہ کا
ذکر کرے سو وضو کرے پھر اپنی جگہ میں پھر جاوے اور باقی نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھ چکا ہو اوس کا
اعتبار کرے اور اگر کلام کی ہو تو از سر نو سب نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ
کلام کرنا اور ابتدا سے سب نماز پھر پڑھنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما یُعاد من الصلوۃ وما یکرہ منھا

نماز کے پھر پڑھنے اور مکروہ ہونیکا بیان محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال سألت ابراھیم عن الصلوۃ قبل المغرب فنھانی
عنھا وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابا بکر وعمر رض لم یصلوھا قال محمد
وبہ ناخذ اذا غابت الشمس فلا صلوۃ علی جنازۃ ولا غیرھا قبل صلوۃ المغرب و
ھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا
حکم پوچھا سو اونہوں نے مجھ کو اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت ﷺ نے اور ابوبکر اور عمر نے وہ نماز نہیں پڑھی
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب سورج ڈوب جاوے تو مغرب کی نماز سے پہلے نہ جنازے
کی نماز درست ہے اور نہ کوئی اور نماز سوائے اسکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم اذا کان الدم قدر الدرھم والبول وغیرہ
فاعد صلاتک وان کان اقل من قدر الدرھم فامض علی صلوتک وقال محمد
یجزیہ صلاتہ حتی یکون ذلک اکثر من قدر الدرھم الکبیر المثقال فاذا کان کذلک

لم تجزئه صلوته وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہا ابراہیم نے کہا کہ جب خون اور پیشاب
وغیرہ درہم کے برابر ہو تو اپنی نماز سے پڑھ اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے
کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہاں تک کہ خون وغیرہ پڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو سو جب درہم سے
زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا علي بن الاقمر ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم مر برجل سادل ثوبه في الصلوة
فعطفه عليه قال محمد وبه نأخذ نكره السدل في الصلوة على القميص وعلى الازار لانه
يشبه فعل اهل الكتاب وهو قول ابي حنيفة ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد پر گذرے کہ نماز میں اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا سو حضرت نے کپڑا اوس پر موڑ دیا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں کرتے وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اس واسطے کہ وہ اہل
کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال حدثنا عبد الملك بن
عمير عن قزعة مولى زياد عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لا
صلوة بعد صلوة الغداة حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس
ولا يصام هذان اليومان الفطر والاضحى ولا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام
ومسجدي والمسجد الاقصى ولا تسافر المرأة الا مع ذي محرم منها قال محمد وبهذا
كله نأخذ ولا ينبغي للمرأة ان تسافر الا مع زوجها او مع ذي محرم منها وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے
اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہیں درست ہے روزہ رکھنا ان دو دنوں
میں ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھے جاویں یعنے تین
مسجد کے سوا اور کسی طرف سفر کرنا درست نہیں ایک تو ادب والی مسجد کعبے کی اور حضرت کی مسجد جو مدینہ
منورہ میں ہے تیسرے شام میں منجملہ قصبے یعنے بیت المقدس کی مسجد داود اور حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنے جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست
نہ ہووے مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور نہیں درست
عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کره ان یفرقع اصابعه فی الصلوة او یلقی رداءه عن منکبیه او یضع یده علی خاصرته او یدفن کبار الحصی او یقع علی عقبیه او یعبث بلحیته قال محمدٌ وبهذا ناخذ لانه عبث فی الصلوة یشغل عنها وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مکروہ رکھا نماز مین یہ کہ نمازی اپنی اونگلیون کے کڑاکے نکالے یا اپنی چادر اپنے مونڈہون سے لٹکاوے یا اپنا ہاتھ اپنے کوکھ پر رکھے یا بڑے بہتر زمین مین دبادے یا اپنی ایڑیون پر بیٹھے یا اپنی داڑہی سے کھیلے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ وہ نماز مین بیہودہ کام ہے نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم یکره السدل فی الصلوة لا تشبهوا بالیهود ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نماز مین کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہود سے مشابہت پیدا کرو محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر بن الخطابؓ صلی باصحابه المغرب فلم یقرأ فی شیء منها حتی انصرف فقال له اصحابه ما منعک ان تقرأ یا امیر المؤمنین قال او ما فعلت انی جهزت عیرا الخشیة الی الشام فلم ازل ارحلها منقلة منقلة حتی وردت الشام فاعاد واعاد باصحابه قال محمدٌ وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے یارون کو مغرب کی نماز پڑہائی اور کسی رکعت مین قرآن نہ پڑہا یہانتک کہ نماز سے پہر سو انکے یارون نے اونکو کہا کہ کس چیز نے منع کیا تمکو قرآن پڑہنے سے اے امیر المومنین کہا کہ کیا مین نے قرآن نہین پڑہا مقرر مین نے شام کو شام کی طرف قافلہ تیار کیا سو ہمیشہ رہا مین اسکو کوچ کرتا نقل کرتے نقل رہتے یہانتک کہ مین شام مین داخل ہوا سو اپنے اصحاب سے پہر نماز پڑہی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین قرآن نہ پڑہے تو نماز دوہراوے کہ اوسکی نماز نہین ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین فکر کرے تو اوس سے نماز باطل نہین ہوتی اور حضرت عمرؓ نے نماز اسواسطے دوہرائے تہے کہ اوس مین قرآن نہین پڑہا تہا محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عبد الملک بن عمیر عن ابی غادیة ان عمر بن الخطاب رض کان یضرب الناس علی الصلوة بعد العصر قال محمدٌ وبه کان ناخذ لا نری ان یصلی بعد العصر تطوعا علی حال وهو قول

اَبِی حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابی غانہ سے روایت ہی کہ تھے عمر بن خطاب مارتے لوگون کو نماز پڑہنے پر بعد عصر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ہم عصر کے بعد نفل پڑہنے کسی حال مین نہین دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد نفل پڑہنے مکروہ ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِیْ صَلٰوتَھُمْ لَمْ تُجْزِئْکَ وَاِنْ نَوَی الْاِمَامُ صَلٰوۃً وَنَوَی الَّذِیْنَ خَلْفَہٗ غَیْرَھَا اَجْزَاَتْ لِلْاِمَامِ وَلَمْ تُجْزِئْھُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو جماعت مین داخل ہووے اور جماعت کی نیت نہ کہتا ہو تو وہ نماز تجہ کو کافی نہین اور اگر امام نے ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیون نے اوسکے سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی ہے اور مقتدیون کو کافی نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حِیْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ بِفَلْسَیْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** تُکْرَہُ الصَّلٰوۃُ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَاَمَّا غَیْرُھَا مِنَ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ فَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّفْعَلَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین خوش لگتی مجہکو نماز مرد کی جبکہ سرخ ہووے سورج ساتہہ دو پیسونکے امام محمد نے کہا کہ اس گہڑی مین نماز پڑہنی مکروہ ہے اور سوا اسکے سوا اور فرض اور نفل نماز مین سو نہین لائق ہے یہ کہ پڑہے اسوقت مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا کَانَ الدَّمُ فِیْ جَسَدِکَ اَوْ فِیْ ثَوْبِکَ قَدْرَ الدِّرْھَمِ فَاَعِدْ صَلٰوتَکَ وَاِنْ کَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ فَامْضِ عَلٰی صَلٰوتِکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلدَّمُ فِی الثَّوْبِ وَالْجَسَدِ سَوَآءٌ اِذَا کَانَ اَکْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْھَمِ الْکَبِیْرِ الْمِثْقَالِ فَاَعِدِ الصَّلٰوۃَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے مین درہم کے برابر خون ہو تو اپنی نماز پہر پڑہ اور اگر درہم سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا یعنے نماز درست ہوجاتی ہے پہر پڑہنے کی حاجت نہین امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن مین ہونا برابر ہے جب بڑے درہم کے مقدار سے زیادہ ہو تو اپنی نماز پہر پڑہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ اَخَذَ قَمْلَۃً

۵۸ اور ہم بھی ... مکروہ ... دیکھتے ہین نا خذ سے مراد تمام کتاب مین لفظی ... ۱۲ غلام جیلانی ...

فِی الصَّلٰوۃِ قَدْ فَتَرَ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِقَتْلِ الْقُمَّلَۃِ وَدَفْنِھَا فِی الصَّلٰوۃِ بَاْسًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابی زرین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز میں جون پکڑی اور زمین میں دبا دی پھر کہا کہ کیا ہم نے نہیں بنائی زمین جمع کرنے والی جیتوں کو اور مردوں کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں جون کا مارنا اور دبانا درست ہے اس میں کچھ ڈر نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الرَّجُلِ یَذْبَحُ الشَّاۃَ وَھُوَ عَلٰی وُضُوْءٍ فَیُصِیْبُ یَدَہُ الدَّمُ قَالَ یَغْسِلُ مَا اَصَابَہٗ وَلَا یُعِیْدُ الْوُضُوْءَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے اوس مرد کا حکم پوچھا کہ باوضو بکری ذبح کرے اور اسکے ہاتھ کو خون لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دہو ڈالے اور وضو نہ دوہراوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ فِی الصَّلٰوۃِ اگر کوئی مرد نماز میں تری پاوے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِی الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ فِیْ طَرَفِ ذَکَرِہٖ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ یَضَعُ کَفَّیْہِ عَلَی الْاَرْضِ وَالْحَصٰی فَیَمْسَحُ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ قَالَ حَمَّادٌ فَقُلْتُ لِاِبْرَاھِیْمَ فَکَیْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اُعِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَھُوَ اَوْثَقُ فِیْ نَفْسِیْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَمَّا نَحْنُ فَنَرٰی اَنْ یَّمْضِیَ عَلٰی صَلَاتِہٖ وَلَا یُعِیْدُ وَلَا یَضْرِبُ بِیَدَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ وَلَا یَمْسَحُ بِوَجْھِہٖ وَلَا یَدَیْہِ حَتّٰی یَسْتَیْقِنَ اَنَّ ذٰلِکَ خَرَجَ مِنْہُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَاِذَا اسْتَیْقَنَ ذٰلِکَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر کے سرے پر تری پاوے اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونو ہاتھ زمین اور پتھروں پر رکھے اور اپنا منہ اور دونو ہاتھ ملے پھر نماز پڑہے حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اوس نے کہا کہ جب میں تری پاتا ہوں نماز پھر پڑہتا ہوں اور یہی بات معتبر ہے نزدیک میرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رای تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑہے جاوے اور پھر نہ پڑہے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ نہ ملے یہانتک کہ یقین کرے کہ یہ تری اوس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اسکو اسکا یقین ہو جاوے تو اپنا وضو پھر کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ

عباسؓ قَالَ اِذَا وَجَدتَ شَيئًا مِنَ البَلَّةِ فَانضَحهُ وَمَا يَلِيهِ مِن ثَوبِكَ بِالمَاءِ ثُمَّ قُل هُوَ مِنَ
المَاءِ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ انضَحهُ بِالمَاءِ ثُمَّ اِذَا وَجَدتَهُ فَقُل هُوَ مِنَ المَاءِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ اِذَا كَانَ كَثُرَ ذٰلِكَ مِنَ الاِنسَانِ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** سعید بن
جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب تو تری پاوے تو اس جگہہ پر اور جو کپڑا کہ اوسکے نزدیک ہو اوسپر
پانی کا چھینٹا مار پھر کہہ یعنے فرض کر لے کہ وہ تری پانی کی ہے حماد نے کہا کہ مجھکو سعید نے کہا کہ اوسپر پانی
کا چھینٹا دے پھر اگر تو اوسکو پاوے تو کہہ کہ وہ پانی سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جبکہ آدمی
کو بہت مذی آتی ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ القَهقَهَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُكرَهُ فِيهَا**
نماز میں قہقہہ کرنے کا بیان اور وہ چیز کہ اوس میں مکروہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ
عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ لَا بَاسَ بِاَن يُغَطِّيَ الرَّجُلُ رَاسَهُ فِي الصَّلٰوةِ مَا لَم يُغَطِّ فَاهُ وَ
يُكرَهُ اَن يُغَطِّيَ فَاهُ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُذُ وَنَكرَهُ اَيضًا اَن يُغَطِّيَ اَنفَهُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس میں کہ آدمی نماز میں اپنا سر ڈہانکے جب تک
کہ اپنا منہ نہ ڈہانکے اور مکروہ ہے یہ کہ اپنا منہ ڈہانکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز
میں اپنا منہ ڈہانکنا مکروہ ہے اور اسیطرح اپنا ناک ڈہانکنا بھی ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي العَصرَ
فَيَذكُرُ وَهُوَ يُصَلِّي اَنَّهُ لَم يُصَلِّ الظُّهرَ قَالَ صَلَاتُهُ هٰذِهِ فَاسِدَةٌ يَبدَأُ بِالظُّهرِ ثُمَّ يُصَلِّي
العَصرَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُذُ اِلَّا فِي خَصلَةٍ وَاحِدَةٍ اِن خَافَ فَوتَ صَلٰوةِ العَصرِ اِن
بَدَأَ بِالظُّهرِ مَضَى عَلَى العَصرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهرَ اِذَا غَابَتِ الشَّمسُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عصر کی نماز پڑہے اور نماز کی حالت میں یاد کرے کہ اوس
نے ظہر کی نماز نہیں پڑہی کہا کہ یہ نماز اوسکی فاسد ہے پہلے ظہر کی نماز پڑہے پہر عصر کی نماز پڑہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں اور وہ یہ ہے کہ اگر خوف کرے کہ اگر ظہر کی
نماز پہلے پڑہیگا تو عصر کی نماز فوت ہو جاویگی تو بہتر ہے تو عصر کی نماز پڑہی جاوے پہر بعد اوسکے
ظہر کی نماز پڑہے جبکہ سورج ڈوبے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو
حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي يَومِ غَيمٍ ثُمَّ تَطلُعُ الشَّمسُ وَقَد بَقِيَ عَلَيهِ

بَعْضِ صَلَاتِہٖ فَاِذَا ھُوَ قَدْ کَانَ یُصَلِّیْ اِلٰی غَیْرِ الْقِبْلَۃِ قَالَ یَتَحَوَّلُ اِلَی الْقِبْلَۃِ وَیَحْتَسِبُ بِمَا صَلّٰی
وَیُصَلِّیْ مَا بَقِیَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کوئی مرد ابر کے دن نماز پڑھتا ہو پھر سورج نکل آوے اس حال میں کہ اسکی کچھ نماز باقی ہو سو اچانک وہ قبلے
کے سوا اور طرف نماز پڑھتا تھا تو قبلے کی طرف پھر جاوے اور جو نماز پڑھ چکا ہو اسکو حساب میں لاوے اور
جو باقی ہو اسکو پڑھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا اَقْبَلَ رَجُلٌ اَعْمٰی مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ یُرِیْدُ
الصَّلٰوۃَ وَالْقَوْمُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَوَقَعَ فِیْ زُبْیَۃٍ فَاسْتَضْحَکَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتّٰی قَہْقَہُوْا فَلَمَّا
فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ قَہْقَہَ مِنْکُمْ فَلْیُعِدِ الْوُضُوْءَ وَ
الصَّلٰوۃَ **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تھے کہ ناگاہ ایک مرد اندھا
نماز کے لیے قبلے کیطرف سے آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تھے سو وہ ایک گڑھے میں گرا سو بعض لوگ اس
سے ہنسے یہانتک کہ قہقہ کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے قہقہ کیا ہو
سو وہ وضو اور نماز کو دوہراوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ
یُقَہْقِہُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ یُعِیْدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ وَیَسْتَغْفِرُ رَبَّہٗ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ الْحَدَثِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں
کہ نماز میں قہقہ کرکے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دوہراوے اور اپنے خدا سے مغفرت مانگے کہ وہ
سخت تر وضو کے توڑنے میں امام محمدؒ نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَانْتِقَاضِ الْوُضُوْءِ مِنْہُ نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ کُنَّا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْمُؤَذِّنَ قَدْ اَذَّنَ فَوَضَعَ جَنْبَہٗ فَنَامَ حَتّٰی
عُرِفَ مِنْہُ النَّوْمُ وَکَانَتْ لَہٗ نَوْمَۃٌ تُعْرَفُ کَانَ یَنْفُخُ اِذَا نَامَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی بِغَیْرِ وُضُوْءٍ
قَالَ اِبْرَاھِیْمُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ کَغَیْرِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاھِیْمَ
نَاْخُذُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ فَلَیْسَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ھذا الکیس کغیرہ فاما من سواہ فمن وضع جنبہ فنام فقد وجب علیہ الوضوء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرتؐ نے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لائے اور پایا موذن کو اس حال میں کہ اذان دے چکا ہے سو اپنے پہلو زمین پر رکھے اور سو گئے یہانتک کہ آپ سے سونا پہچانا گیا اور آپ کا سونا معلوم ہوجاتا تھا کہ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر جاگے اور بے وضو نماز پڑھی یعنے نیا وضو نہ کیا ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگون کی طرح نہین کہ سونے سے آپ کا وضو ٹوٹتا تھا امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم قول کو لیتے ہین ہمکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونو آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکم مین اور لوگون کی طرح نہین اب حضرت کے سوا جو اور لوگ ہین سو جو کوئی اپنے پہلو زمین پر رکھے اور سوجاوے تو اوسپر وضو واجب ہوجاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا نمت قاعدا او قائما او راکعا او ساجدا او راکبا فلیس علیک وضوء قال محمد وبہ ناخذ فاذا وضع جنبہ فنام وجب علیہ الوضوء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو سوجاوے بیٹھے یا کھڑے یا رکوع مین یا سجدے مین یا سوار تو تجھپر وضو واجب نہین امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہین کہ اس طرح سونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جب زمین پر پہلو رکھکے سوجاوے تو اوسپر وضو واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا اسمعیل بن عبد الملک عن مجاھد قال سألتہ عن النوم قبل العشاء الآخرۃ فقال لان اصلیھا وحدی احب الی من ان انام قبلھا ثم اصلیھا فی جماعۃ قال محمد ونحن نکرہ النوم قبل صلوۃ العشاء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ اسمعیل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ مین نے مجاہد سے پوچھا عشا کی نماز سے پہلے سونیکا کیا حکم ہے اونہون نے کہا کہ تنہا نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ مین اوس سے پہلے سوجاؤن پھر اوسکو جماعت سے پڑھون امام محمد نے کہا کہ ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ فقال من یحرسنا اللیلۃ فقال رجل من الانصار شاب انا یا رسول اللہ احرسکم فحرسھم حتی اذا کان مع

الفجر غلبتہ عینہ فما استیقظوا الا بحر الشمس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فتوضأ وتوضأ اصحابہ وامر المؤذن فاذن فصلی رکعتین ثم اقیمت الصلوۃ فصلی الفجر
باصحابہ وجہر فیہا بالقراءۃ کما کان یصلی بہا فی وقتہا قال محمد وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی
رات کو اوترے سو فرمایا کہ کون ہے کہ آج رات ہماری چوکیداری کرے سو انصار کے ایک جوان نے کہا
کہ یا حضرت میں آپکے چوکیداری کرونگا سو اوس نے تمام رات انکی چوکیداری کی یہانتک کہ جب صبح
ہوئی تو اوسکی آنکھ نے اوسپر غلبہ کیا یعنے اوسپر نیند غالب آئی سو نہ جاگی مگر ساتھ گرمی سورج کے سو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور آپکے اصحاب نے بھی وضو کیا اور موذن کو حکم کیا اوس نے
اذان دی پھر آپنے دو رکعتیں پڑہیں پھر نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت اپنے اصحاب سے نماز پڑہی اور اس میں
قرات پکار کر پڑہی جیسے کہ اوس کو اپنے وقت میں پڑہا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب صلوۃ المغمی علیہ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم انہ سألہ عن الرجل المریض یغمی علیہ فیدع الصلوۃ قال اذا کان الیوم
الواحد فانی احب ان یقضیہ وان کان اکثر من ذلک فانہ فی عذر ان شاء اللہ تعالی قال محمد اذا اغمی علیہ یوما ولیلۃ
قضی وان کان اکثر من ذلک فلا قضاء علیہ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ اوس نے ابراہیم سے بیمار آدمی
کا حال پوچھا کہ بیہوش ہو جاوے اور نماز کو چھوڑ دیوے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر ایک دن بیہوش رہے تو میں دوست
رکھتا ہوں کہ اوسکو قضا کرے اور اگر ایک دن رات بیہوش رہے تو نماز قضا کرے اور اگر اوس سے
زیادہ بیہوش رہے تو اوسپر قضا نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن ابن عمر فی المغمی علیہ یوما ولیلۃ قال یقضی قال محمد
وبہ ناخذ حتی یغمی علیہ اکثر من ذلک وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے
اوس مرد کے حق میں کہ ایک دن رات بیہوش رہے ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ نمازیں قضا کرے یہانتک کہ اوسکو اوس سے زیادہ بیہوشی ہو اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا

باب السہو فی الصلوۃ نماز میں بھولنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یدخل فی التشہد الاول او التشہد الاکثر ذلک من سلام

مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً فَإِنَّهُ يَقْضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَسْجُدُ لِذٰلِكَ أَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنَّهُمَا يُصْلِحَانِ بِإِذْنِ اللهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ وَإِنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِذٰلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَ يُبْتَلٰى بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضٰى عَلٰى أَكْبَرِ رَأْيِهِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی شک کرے پہلے سجدے میں یا التحیات میں یا مانند اسکی میں اپنی نماز سے جبتک کہ رکعت نہ ہو تو وہ جس میں شک کرے اوسکو قضا کرے اور اسکے لیے بھی سہو کے دو سجدے کرے کہ وہ اللہ کے اذن سے پہلے بھول چوک کو درست کر دیتے ہیں اور کہا جاتا تھا کہ وہ دونوں شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والی ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ اوسکے لیے سجدہ سہو کا کرنا اون چیزوں میں کہ مجھ پر واجب نہیں میرے نزدیک بہتر ہے اونکے چھوڑنے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر وہ شک میں بہت مبتلا ہو تو اپنی رای غالب پر عمل کرے اور دو سجدے سہو کے کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي أَرْبَعًا صَلّٰى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِنْ كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ صَلّٰى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا وَاحِدَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی فرض نماز میں بھول جاوے سو نجانے کہ کتنی نماز پڑھی چار رکعت یا تین رکعت سو اگر پہلی بار بھولے تو نماز کو چھوڑ کر سرے سے شروع کرے اور اگر بہت بھولتا ہو تو کوشش کرے ٹھیک بات کی یعنے فکر کرے جسمیں غالب ظن ہو اوس پر عمل کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ نماز تمام کر چکا ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ اوس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اونکے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے پھر سہو کے دو سجدے کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک پڑے اور نجانے کہ کتنی پڑھی ہے تو بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیرے اور اسکے سوا ہے اور کوئی چیز اوس پر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے کہ مثلاً

اگر تین اور چار رکعت مین شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکو یقین حاصل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ گمان غالب پر عمل کرے پہر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکی راے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثون سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ نماز مین و اخل ہونیسے پہلے آدمی پر چار رکعتین فرض تہین اور جب اسکو شک ہوا اس مین کہ اوسنے کچھ نماز پڑہی ہے تو اوس مین قیاس کرنا واجب ہوا تاکہ معلوم ہووے کہ اوسکا حکم کیا ہے سو ہمنے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑہنے اور نہ پڑہنے مین شک پڑے تو اوسپر نماز کا پڑہنا واجب ہے یہانتک کے اوسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑہ چکا ہے یعنے جسوقت اوسپر نماز پڑہنی واجب نہین ہوگی اور اس مین گمان غالب پر عمل نکرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز مین یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اوسکو یقین معلوم نہوا انتہے ملخصاً **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ سَهْوٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ لِرَكْعَةٍ اَكْثَرَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَسْهُوَ فَلَا يَدْرِيْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً اَمْ اِثْنَتَيْنِ فَيَمْضِيْ عَلٰى اَكْبَرِ رَأْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے حضرت عمر مارتے مرد کو جبکہ اوسکو پے درپے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو مین امام **محمد** نے کہا نہین لائق مرد کو یہ کہ ایک رکعت کے لیے دو سجدون سے زیادہ کرے مگر یہ کہ بہولجاوے سو نجانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو سو اپنے گمان غالب پر عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز مین ہر رکعت کے لیے دو دو سجدے کیے جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرنے درست نہین مگر بہول جاوے تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى اَثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب کوئی نماز مین

شک کرے سو نجانے کہ کتنی پڑہی تین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹہیک بات کی اور اپنے غالب
گمان کیطرف دیکہے سو اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتین مین تو کہڑا ہووے اور چوتہی رکعت
اوسکے ساتہہ ملادے پہر التحیات پڑہکے سلام پہیرے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا غالب گمان
یہ ہو کہ اوسنے چار رکعتین پڑہی ہین تو التحیات پڑہکے سلام پہیرے پہر دو سجدے سہو کے کرے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین لیکن اگر اسکو یہ سہو پہلی بار ہوا ہو تو مستحب ہے کہ نماز پہر پڑہے امام
محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو مالک نے عطا ابن ابی رباح سے اُسنے کہا کہ وہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ قَالَ يُعِيْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اخْتَلَجَكَ اَمْرَانِ فَظُنَّ
اَقْرَبَهُمَا اِلَى الْحَقِّ اَوْسَعَهُمَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تجکو دو امرون مین
شک پڑے تو جس گمان کرتا ہو انمین زیادہ حق کے نزدیک وہ ہے کہ اوس مین وسعت زیادہ ہو **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا سَهَى الْاِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ
السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْجُدَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام بہولجاوے
اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بہی اوسکے ساتہہ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ نکرے تو تجپر سجدہ
کرنا واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا قَالَ
عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ اگر کوئی بہول کر تین سجدے کر جاوے تو اوسپر دو سجدے سہو کے ہین امام محمد نے کہا
اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِيْ وُضُوْءٍ
اَوْ صَلٰوةٍ اَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے پہرے اور تجہکو وضو یا نماز یا قراءت مین

نشک شبہ ہے تو اوسکی طرف خیال مت کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ یُسَلِّمُ عَلٰی قَوْمٍ فِی الْخُطْبَۃِ اَوْ فِی الصَّلٰوۃِ اگر کوئی نماز یا خطبے مین لوگون کو سلام کرے تو اوسکا جواب دیا جاوے یا نہین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یُرَدُّ السَّلَامَ وَیُشَمِّتُ الْعَاطِسَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام اور چھینک کا جواب دیا جاوے اس حال مین کہ امام جمعہ کے دن خطبے مین ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم سعید بن مسیب کے قول کو لیتے ہین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَشَمَّتَہٗ فُلَانٌ قَالَ مُرْہُ فَلَا یَعُوْدَنَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا نَاْخُذُ اَلْخُطْبَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الصَّلٰوۃِ لَا یُشَمَّتُ فِیْھَا الْعَاطِسُ وَلَا یُرَدُّ فِیْھَا السَّلَامُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبد اللہ بن سعید سے روایت ہے کہ مینے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلانے نے چھینکا تھا اس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا تھا اور فلانے نے اوسکو چھینک کا جواب دیا سعید نے کہا کہ اوس کو حکم کر کہ پھر ایسا نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ خطبہ بجای نماز کے ہے کہ نہ اوس مین چھینک کا جواب دیا جاوے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ عَلٰی صَاحِبِہٖ فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ قَالَ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اِذَا تَشَھَّدَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَیْہِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَلَا یُعْجِبُنَا اَنْ یَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَلَا یُعْجِبُنَا اَنْ یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے ساتھی پاس آوے اور اوسکو سلام کرے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑھتا ہے تو کیا نہین کہتا کہ سلام ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو سو اوسنے سلام کا جواب دیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ہمکو پسند نہین کہ وہ اسکو سلام کا جواب دے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور ہمکو پسند نہین کہ آدمی اوسکو سلام کرے اور وہ نماز پڑھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ اَجْزَاهُ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ قَوْلِيْ قَوْلُ عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَطَاءٍ نَاْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ التحیات کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے پھر پھر جاوے پہلے امام کے سلام پھیرنے سے ابراہیم نے کہا کہ یہ اوس کو کافی نہیں اور عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ جب بقدر التحیات کے بیٹھے تو اوسکو کافی ہے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ میرا قول عطا کے قول کے موافق ہے امام محمد نے کہا کہ ہم بھی عطا ہی کے قول کو لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاِذَا تَشَهَّدَ فَقَدْ قَضَى الصَّلٰوةَ فَاِنِ انْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَجْزَاتْهُ صَلَاتُهٗ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَعَمَّدَ ذٰلِكَ ترجمہ حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمرؓ سے سنا تھا کہتے تھے کہ بدون التحیات کے نماز درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو جب التحیات پڑھا تو نماز ادا کی اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے پھیرے تو اوسکی نماز کافی ہے اور نہین لائق اوسکو یہ کہ جان بوجھ کر یہ کام کرے

بَابُ تَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ

نماز کے تخفیف کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّ قَوْمًا فَاَطَالَ بِهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُّنَفِّرُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بُدَّ اَنْ يُّتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرتؐ کے اصحاب مین سے ایک قوم کی امامت کی سو انکی نماز دراز کی سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا کیا حال ہے اون لوگون کا کہ نفرت دلاتے ہین اس دین سے جو کسی قوم کی امامت کرے یعنی امام ہووے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین بیمار اور بڈھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ضرور ہے کہ رکوع اور سجود پورا کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ عَنِ الْحَسَنِ

الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلَهُ سَائِلٌ اَقْرَأُ خُمُسَ مِائَةِ آيَةٍ فِيْ رَكْعَةٍ قَالَ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَنْ يُطِيْقُ هٰذَا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا اُطِيْقُ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ
قَالَ مُحَمَّدٌ طُوْلُ الْقِيَامِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ
وَكُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ میمون سے روایت ہے کہ کسی نے حسن بصری سے
پوچھا کہ میں پانچسو آیت ایک رکعت میں پڑھتا ہوں سو حسن نے تعجب کیا اور کہا اللہ پاک ہے اسکی کون
طاقت رکھتا ہے اوس مرد نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں حسن نے کہا کہ نہایت پیاری نماز خدا کے
نزدیک وہ ہے جسکا قیام دراز ہو امام محمد نے کہا کہ نفل نماز میں قیام دراز کرنا ہمارے نزدیک
بہتر ہے کثرت رکوع اور سجود سے اور یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّ اَصْحَابَهُ الصُّبْحَ
فَقَرَأَ بِهِمْ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ لِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَلٰكِنَّا نَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَهُوَ مُقِيْمٌ اَنْ يُّطِيْلَ
فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ فَاِنْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُوْرَةٍ تَكُوْنُ عِشْرِيْنَ آيَةً فَصَاعِدًا سِوٰى
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُطِيْلُ الْاُوْلٰى عَلَى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فجر کی نماز میں اپنے یاروں کی امامت کی سو انکی
پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھی ہے اور دوسری میں لایلاف قریش پڑھی ہے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سب کو کافی دیکھتے ہیں لیکن جب امام صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم
ہو تو مستحب ہے کہ اوس میں قرارت لمبی پڑھے اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی سورہ پڑھے کہ بیس آیت ہوں
یا زیادہ سوا الحمد کے اور پہلی رکعت کو دوسری سے دراز کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **بَابُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ** سفر کی نماز کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا كُنْتَ
مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتْمِمِ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ
لَا تَدْرِيْ فَاقْصُرْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ مجاہد سے
روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب تو مسافر ہو اور کسی جگہ پندرہ دن ٹہیرنے کی نیت کرے تو

نماز پوری پڑھ اور اگر تو جاتا ہو تو قصر کر یعنے چار فرض کو دو کر کے پڑھ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ سفر مین پوری نماز یعنے چار فرض پڑھنے درست نہین بلکہ واجب ہے کہ دوگانہ پڑھے پھر بہت حدیثین بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور وہ اون دو رکعتون مین مقیم کیطرح ہے چار رکعتون مین پس جسطرح کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ فرض نماز مین کم و بیش کرنیکا اختیار نہین اور نفل مین اختیار ہے اور فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور پچھلی دو رکعتین نفل ہین پس جسطرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین پھر کہا کہ ہر سفر مین قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر مین مقیم ہوا وسکو لازم ہے کہ ہر حال مین چار فرض پڑھے خواہ بندگی مین ہو یا گناہ مین پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بھی ہر حال مین قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ صَلّٰی بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا اَهْلَ مَكَّةَ اِنَّا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْیُكْمِلْ فَاَكْمَلَ اَهْلُ الْبَلَدِ **قَالَ محمد** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُقِیْمُ فِیْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَی الْمُسَافِرُ صَلَاتَهٗ قَامَ الْمُقِیْمُ فَاَكْمَلَ صَلَاتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے مکے مین لوگون کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر پھرے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہین سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز پڑھے سو مکے والون نے پوری نماز پڑھی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مقیم مسافر کی جماعت مین داخل ہو اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اوٹھ کھڑا ہووے اور اپنی نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِیْ صَلٰوةِ الْمُقِیْمِ اَكْمَلَ **قَالَ محمد**

وبہ ناخذ اذا دخل المسافر مع المقیم وجب علیہ صلوٰۃ المقیم اربعا وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حماد نے روایت کی ابراہیم سے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے
قصر نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر مقیم کی جماعت میں داخل ہو گئے تو واجب ہوئی
ہے اوس پر نماز مقیم کی چار رکعتیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رضی قال لا یغرنکم سوادکم ھذا من
صلوٰتکم یجیء الرجل منکم فی ضیعتہ فیقصر ویقول انا مسافر قال محمد وبہ ناخذ
اذا کان علی مسیرۃ اقل من ثلثۃ ایام ولیالیہا اتم الصلوٰۃ فاذا کان علی مسیرۃ ثلثۃ
ایام ولیالیہا فصاعدا ولم یکن لہ بہا اھل ولم یوطن نفسہ علی اقامۃ خمس عشرۃ
فلیقصر الصلوٰۃ فاذا وطن نفسہ علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم الصلوٰۃ مادام فی ضیعتہ
فاذا خرج راجعا الی اھلہ قصر الصلوٰۃ مسیرۃ ثلثۃ ایام ولیالیہا بالقصر بمنزلۃ الابل
ومشی الاقدام ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہ فریب میں ڈالے تم کو یہ
مجمع تمہارا نماز تمہاری سے کہ کوئی مرد تم میں سے پہنچے زمین پر اپنی تب ہووے پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر
ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم پر ہو تو پوری
نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت یا زیادہ پر ہو اور اس کے گھر والے وہاں نہ ہوں اور اپنے
دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت نہ کرے تو چار فرض کو دو رکعت پڑھے اور جب اپنے دل میں پندرہ دن
رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے جب تک کہ اپنی زمین میں ہو پھر جب پلٹ کر اپنے گھر چلے
تو قصر کرے اور مسافت قصر کی تین دن رات ساتھ سیر اونٹ کے اور چلنے پاؤں کے ہے محمد
قال اخبرنا سفیان بن عیینۃ عن عبید الکلاعی عن علی بن ربیعۃ الوالبی من
بنی اسد بن خزیمۃ قال سألت عبد اللہ بن عمر رضی الی کم تقصر الصلوٰۃ فقال
اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی قد سمعت بہا قال ہی ثلاث لیال قواصد فاذا خرجنا
الیہا قصرنا الصلوٰۃ قال محمد وبہذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ علی بن ربیعہ سے
کہ پوچھا عبداللہ بن عمر سے میں نے کہ کتنی مسافت تک قصر کرے ابن عمر نے کہا کیا تو سویدا کو پہچانتا ہے میں نے
کہا کہ نہیں لیکن سنا ہے اوسکو سنا ہوں کہا وہ تین رات دن کی راہ ہے جب ہم اوسکی طرف نکلتے

کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو سوار ہی قبلہ کے سامنے نماز پڑھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ کرے جس
طرف متوجہ ہو کسی چیز پر سجدہ نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدہ رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں
میں وضو اور قرأت نہ چھوڑے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**
صلوٰۃ من خاف النفاق نفاق سے ڈرنے والے کی نماز کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال
حدثنا جواب التیمی عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ان رجلا اتاہ فقال انی اتخوف علی نفسی النفاق
فقال لہ ابو موسی اما صلیت قط حیث لا یراک احد الا اللہ قال بلی قال فان المنافق لا یصلی
حیث لا یراہ احد الا اللہ **ترجمہ** جواب سے روایت ہے کہ ایک مرد ابو موسی اشعری پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی جان
پر نفاق کا خوف کرتا ہوں سو ابو موسی نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسے نماز نہیں پڑھی کہ تجھ کو سوا خدا کے
کوئی نہ دیکھے اوس نے کہا کیوں نہیں ابو موسی نے کہا کہ منافق ایسی نماز نہیں پڑھتا کہ اوسکو خدا کے سوا کوئی
نہ دیکھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تنہا خلوت میں نماز پڑھنی کا بڑا ثواب ہے **باب تشمیت العاطس**
چھینکنے والے کو جواب دینا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا عطس
الرجل فقال الحمد للہ فقولوا یرحمنا اللہ وایاک ولیقل الذی عطس یغفر اللہ لنا ولک **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم کہو یرحمنا اللہ وایاک یعنی خدا ہم کو بھی رحم کرے
اور تجھکو بھی اور جو چھینکا ہو وہ کہے کہ خدا ہم کو بھی مغفرت کرے اور تمکو بھی **باب صلوٰۃ الجمعۃ والخطبۃ**
جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا غیلان وایوب بن
عائذ الطائی عن محمد بن کعب القرظی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اربعۃ لا جمعۃ
علیہم المرأۃ والمملوک والمسافر والمریض قال ابوحنیفۃ فان فعلوا اجزاہم **قال محمد**
وبہ ناخذ **ترجمہ** محمد بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ اون پر جمعہ فرض نہیں ایک
عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر چوتھا بیمار امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اگر پڑھیں تو درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود
ان رجلا سالہ عن الخطبۃ یوم الجمعۃ فقال اما تقرأ سورۃ الجمعۃ قال بلی ولکنی لا ادری
کیف ہی قال واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما فالخطبۃ قائما یوم الجمعۃ
قال محمد وبہ ناخذ الا انہا خطبتان بینہما جلسۃ خفیفۃ وہو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

ترجمہ حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے عبد اللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورہ جمعہ نہیں پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہیں و لیکن میں نہیں جانتا کہ کس طرح ہے وہ یعنی یہ حکم اوس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ جب دیکھتے ہیں سودا بکتا یا کھیل تو کھنڈ جاتے ہیں طرف اوسکی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اونکے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب صلوٰۃ العیدین عیدوں کی نماز کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد قال سالت ابراھیم عن الرجل یخرج الی المصلی فیجد الامام قد انصرف ایصلی قال لیس علیہ ان یصلی وان شاء صلی قلت فان لم یخرج الی المصلی ایصلی فی بیتہ کما یصلی الامام قال لا **قال محمد** وبہ ناخذ انما صلوٰۃ العید مع الامام فاذا فاتتک مع الامام فلا صلوٰۃ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عیدگاہ کی طرف جاوے اور پاوے امام کو اس حال میں کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوس پر نماز پڑھنی ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھے میں نے کہا کہ اگر عیدگاہ میں نہ جاوے تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے اوس نے کہا نہ پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی ہے اور جب کہ تجھ کو امام کے ساتھ سے فوت ہو جاوے تو پھر نماز نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رض انہ کان قاعدا فی مسجد الکوفۃ ومعہ حذیفۃ بن الیمان وابو موسی الاشعری فخرج علیھما الولید بن عقبۃ بن ابی معیط وھو امیر الکوفۃ یومئذ فقال ان غدا عیدکم فکیف اصنع فقال اخبرہ یا ابا عبد الرحمن کیف یصنع فامرہ عبد اللہ بن مسعود ان یصلی بغیر اذان ولا اقامۃ وان یکبر فی الاولی خمسا وفی الثانیۃ اربعا وان یوالی بین القراءتین وان یخطب بعد الصلوٰۃ علی راحلتہ **قال محمد** وبہ ناخذ ولا باس ان یخطبھا قائما فان لم یکن علی راحلتہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ حذیفہ اور ابو موسی تھے سو ولید بن عقبہ اون کے پاس آیا اور وہ اوس دن کوفے کا حاکم تھا تو اوس نے کہا کہ مقرر کل عید تمہاری ہے سو میں کس طرح کروں سو حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اسکو اے ابا عبد الرحمن یہ عبد اللہ بن مسعود کی کنیت ہے

اس طرح کرے سو حکم کیا اوسکو عبد اللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت
مین پانچ تکبیرین کہے اور دوسری مین چار کہے اور یہ کہ دونو قرات پے درپے پڑہے یعنے قرات
تکبیرون کے درمیان پڑہے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین اور نہین ڈر ہے یہ کہ خطبہ پڑہے کہڑے ہوکر اگرچہ سواری پر نہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ
يَقِفُ الْاِمَامُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَيَدْعُوْ وَيُصَلِّيْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو عیدون کی نماز خطبے سے پہلے تہی پہر نماز کے بعد امام اپنی سواری
پر کہڑا ہوتا تہا پس دعا کرتا اور نماز پڑہتا بغیر اذان اور اقامت کے **بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ**
وَرُؤْيَةِ الْهِلَالِ عورتون کا عیدون کی نماز مین باہر نکلنا اور چاند کا دیکہنا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي
الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا يُعْجِبُنَا خُرُوْجُهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْعَجُوْزَ
الْكَبِيْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ اجازت دیجاتی تہی عورتون کو نکلنے کی
دونو عیدون مین فطر مین اور اضحے مین امام محمد نے کہا کہ اون کا عیدون مین نکلنا ہمکو پسند نہین مگر
بڈہی عورت ہو تو درست ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْمٍ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ حَمَّادٌ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ جَاؤُوْا صَدْرَ النَّهَارِ فَلْيُفْطِرُوْا وَلْيَخْرُجُوْا وَاِنْ جَاؤُوْا اٰخِرَ النَّهَارِ فَلَا يَخْرُجُوْا
وَلَا يُفْطِرُوْا حَتَّى الْغَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ يُفْطِرُوْنَ اِذَا جَاؤُوْا مِنَ الْعَشِيِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے ان لوگون کی بابت جنہون نے گواہی دی کہ اونہون نے شوال کا چاند دیکہا ہے حماد نے کہا کہ مینے ابراہیم
سے اوسکا حکم پوچہا اونہون نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا مین آوین تو چاہیے کہ روزہ کہولڈالین اور عید کی نماز
کی طرف نکلین اور اگر دن کے اخیر مین آوین تو نماز کی طرف نکلین اور نہ روزہ کہولین کل تک امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ روزہ کہولین اور آیندہ دن کو عید کی طرف نکلین جبکہ دن کے
اخیر مین آکر گواہی دین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ يَّطْعَمُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى
الْمُصَلّٰى** عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کہانا کہانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ

حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ يَطْعَمَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى يَعْنِيْ يَوْمَ الْفِطْرِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کو پسند آتا تھا کہ کھاوے کوئی چیز عیدگاہ میں آنے سے پہلے یعنی عید فطر کے دن **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عید فطر کے دن کھانا کھاتے تھے پہلے نکلنے سے طرف عیدگاہ کے اور عید قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ عیدگاہ سے پھرتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ التَّكْبِيْرِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان

ف تشریق کے دن ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضؓ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَمْ يَكُنْ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ يُكَبِّرُ فِي الْعَصْرِ ثُمَّ يَقْطَعُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ تھے وہ تکبیر لیتے عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر سے تشریق کے اخیر دن کی عصر تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اسکو نہ لیتے تھے لیکن وہ ابن مسعود کا قول لیتے تھے کہ عرفے کی فجر سے دسویں کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے

بَابُ السُّجُوْدِ فِيْ ص سورہ ص میں سجدہ کرنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ فِيْ ص وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ فِيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلٰكِنَّا نَرَى السُّجُوْدَ فِيْهِمَا وَنَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم سورہ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ بھی اس میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اس میں سجدہ دیکھتے ہیں اور اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جو حضرتؐ سے مروی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ سَجْدَةِ ص سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سورہ ص کے سجدہ میں فرمایا کہ داؤد نے وہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور
ہم اوسکو شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب القنوت فی الصلوٰۃ نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان ابن مسعود رض
کان یقنت السنۃ کلہا فی الوتر قبل الرکوع **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبداللہ بن مسعود قنوت پڑھتے وتر میں تمام برس پہلے رکوع سے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم ان القنوت فی الوتر واجب فی شہر رمضان وغیرہ قبل الرکوع فاذا
اردت ان تقنت فکبر واذا اردت ان ترکع فکبر ایضا قال محمد وبہ ناخذ ویرفع یدیہ
فی التکبیرۃ الاولیٰ قبل القنوت کما یرفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ ثم یضعہما ویدعو وھو
قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر میں قنوت پڑھنی واجب ہے رمضان میں بھی اور غیر
رمضان میں بھی پہلے رکوع سے سو جب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو
بھی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ
اوٹھاوے جیسے کہ تکبیر تحریمہ میں اوٹھاتا ہے پھر انکو باندھے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان ابن مسعود رض لم یقنت ھو
ولا احد من اصحابہ حتی فارق الدنیا یعنی فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نہیں
قنوت پڑھی ابن مسعود نے اور کسی نے اونکے ساتھیوں سے یعنے فجر کی نماز میں یہاں تک کہ دنیا چھوڑی **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الصلت بن بہرام عن ابی الشعثاء عن
ابن عمر رض انہ قال احق ما بلغنا عن امامکم انہ یقوم فی الصلوٰۃ ولا یقرأ القرآن ولا یرکع
قال محمد یعنی بذلک ابن عمر رض القنوت فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ ابی شعثا سے روایت ہے
کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ تر حق وہ چیز کہ پہونچی ہم کو امام تمہارے سے یعنے حضرت سے یہ ہے کہ وہ نماز
میں کھڑے ہوتے تھے اور قرآن نہ پڑھتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کی
اس سے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنی ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یر قانتا فی الفجر حتی فارق الدنیا الا شہرا واحدا قنت یدعو

علی حی من المشرکین لم یر قانتا قبلہ ولا بعدہ وان ابا بکر لم یر قانتا بعدہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دی مگر ایک مہینا قنوت پڑھی اس حال میں کہ مشرکین کے ایک گروہ پر بددعا کرتے تھے نہیں دیکھے گئے حضرت قنوت پڑھتے اس سے پہلے اور نہ پیچھے اور اسی طرح حضرت ابوبکر بھی قنوت پڑھتے نہیں دیکھے گئے یہاں تک کہ دنیا چھوڑی۔

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن الاسود بن یزید عن عمر بن الخطاب انہ صحبہ سنتین فی السفر والحضر فلم یرہ قانتا فی الفجر حتی فارقہ قال ابراہیم وان اہل الکوفۃ انما اخذوا القنوت عن علی قنت یدعو علی معاویۃ حین حاربہ واما اہل الشام فانما اخذوا القنوت عن معاویۃ قنت یدعو علی علی حین حاربہ **قال محمد** وبقول ابراہیم ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ دو برس حضرت عمر کے ساتھ رہا سفر میں بھی اور حضر میں بھی تو انکو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ان سے جدا ہوا ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ انہوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی جبکہ معاویہ ان سے لڑا اور شام والوں نے تو معاویہ سے قنوت سیکھی ہے کہ اس نے حضرت علی پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی جبکہ وہ ان سے لڑے امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب المراۃ تؤم النساء وکیف تجلس فی الصلوۃ

اگر کوئی عورت عورتوں کی امامت کرے تو اسکا کیا حکم ہے اور نماز میں التحیات کس طرح بیٹھے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم عن عائشۃ ام المؤمنین انہا کانت تؤم النساء فی شہر رمضان فتقوم وسطا **قال محمد** لا یعجبنا ان تؤم المراۃ فان فعلت قامت فی وسط الصف مع النساء کما فعلت عائشۃ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتے تھیں سو انکے درمیان کھڑی ہوتیں امام محمد نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی کرے تو عورتوں کی ساتھ صف کے درمیان کھڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی المراۃ تجلس فی الصلوۃ قال تجلس کیف شاءت قال محمد احب الینا

ان تجمع رجلیها فی جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ نماز میں عورت جس طرح چاہے التحیات پڑھے امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اپنی دونوں پاؤں
ایک طرف جمع کرے اور مرد کی طرح اپنا داہنا پاؤں کھڑا نہ کرے **باب صلوٰۃ الامۃ** لونڈی کی نماز کے
بیان میں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الامۃ قال تصلی بغیر
قناع ولا خمار وان بلغت مائۃ سنۃ وان ولدت من سیدھا ترجمہ ابراہیم نے لونڈی کے
حق میں کہا کہ وہ نماز پڑھے بغیر اوڑھنی یا دوپٹے کے اگرچہ سو برس کی ہو جاوے اور اگرچہ جنے اپنے مالک سے بچہ **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان یضرب الاماء ان
یتقنعن یقول لا تشبہن بالحرائر **قال محمد** وبہ نأخذ لا نری علی الامۃ قناعا فی صلٰوتھا
ولا غیرھا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر مارتے تھے لونڈیوں کو اگر وہ
گھونگٹ کرتیں تھیں کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم لونڈی پر پردہ
واجب نہیں سمجھتے نہ نماز میں نہ اوس کے غیر میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی المرأۃ تکون فی الصلٰوۃ فتریدالحاجۃ تجوبھا ان
تصفق **قال محمد** وترک ذلک منھا احب الینا ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت نماز
میں ہو اور اسکو کوئی حاجت ہو تو جواب دے سکتی ہے تالی بجا کر امام محمد نے کہا کہ اسکا ترک کرنا ہمارے
نزدیک بہت بہتر ہے **باب الصلوٰۃ فی الکسوف** گہن میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال انکسفت الشمس علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم مات ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فقال الناس انکسفت الشمس لموت ابراہیم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فخطب الناس فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا ینکسفان لموت احد
ثم صلی رکعتین ثم کان الدعاء حتی انکشف **قال محمد** وبہ نأخذ ولا نری الا
رکعۃ واحدۃ فی کل رکعۃ وسجدتان علی صلٰوۃ الناس فی غیر ذلک ونری ان یصلوا
جماعۃ فی کسوف الشمس ولا یصلی جماعۃ الا الامام الذی یصلی بہم الجمعۃ فاما ان
یصلی الناس فی مساجدھم جماعۃ فلا وانما الجہر بالقراءۃ وقد بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ

فَالِهِ وَلَمْ يَجْهَرْ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَبَلَغَنَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رض جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ بِالْكُوفَةِ وَ
اَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ لَا يَجْهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاَمَّا كُسُوفُ الْقَمَرِ فَاِنَّمَا يُصَلِّي النَّاسُ وُحْدَانًا وَلَا يُصَلُّونَ
جَمَاعَةً لَا الْاِمَامُ وَلَا غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ الْاَفْزَاعُ كُلُّهَا وَاِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي سَاعَةٍ لَا يُصَلّٰى
فِيهَا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَنِصْفِ النَّهَارِ اَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلٰوةَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَلٰكِنَّ
الدُّعَاءَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ اَوْ تَحِلَّ الصَّلٰوةُ فَيُصَلِّي وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْكُسُوفِ شَيْءٌ ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج مین گہن پڑا جس دن کہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا سو لوگون
نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج مین گہن پڑا سو یہ بات حضرت کو پہونچی حضرت نے لوگون مین خطبہ پڑہا سو
فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے سے انہین گہن نہین پڑتا پہر
حضرت نے دو رکعتین نماز پڑہی پہر دعا کرتے رہے یہانتک کہ سورج روشن ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین اور نہین دیکہتے ہم ہر رکعت مین مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگون کے سورج گہن
کے غیر مین اور ہم دیکہتے ہین کہ سورج گہن مین جماعت سے نماز پڑہین اور نہ امامت کرے مگر وہ امام کہ انکو
جمعہ پڑہاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدون مین جماعت سے نماز نہ پڑہین اور ایسا ہی اوس مین پکار کر قرآن پڑہنا
ہم کو حضرت سے روایت نہین پہونچی کہ آپ نے اوس مین پکار کر قرآن پڑہا ہو اور پہونچی ہمکو یہ روایت کہ
حضرت علی نے کوفے مین اوس مین پکار کر قرارت پڑہی اور بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوس مین قرأت
پکار کر نہ پڑہی جاوے اور اگر چاند مین گہن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑہین جماعت سے نہ پڑہین نہ امام
اور نہ کوئی سوا اسکے اور یہی حکم ہے سب گہبراہٹون کا اور اگر سورج کو گہن لگے اوس گہڑی مین کہ
اوس مین نماز نہین پڑہی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اس
گہڑی مین نماز درست نہین و لیکن دعا کرے یہانتک کہ سورج روشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز
پڑہے اسحال مین کہ گہن سے کچہ باقی ہو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین کہ گہن
کی نماز دو رکعت ہے ساتہ چار رکوع کے اور بعضے کہتے ہین کہ دو رکعت ہے ساتہ آٹہ رکوع کے اور
بعضے کہتے ہین کہ دو رکعتون مین چہ رکوع کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اس مین رکوع سجود کی کوئی
عدد مقرر نہین بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کیے جاوے یہانتک کہ سورج روشن ہووے اور بعضے کہتے ہین
کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے مانند اور سب نفلون کی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اون کی دلیل یہ حدیث ہو جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے میں سورج گہن لگا سو آپ لوگون کے ساتھ نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کیے اور نماز لمبی کی یہانتک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی **بَابُ الْجَنَائِزِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ** جنازون اور مردون کے نہلانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُغْسَلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا اِثْنَتَيْنِ بِمَاءٍ وَّاحِدَةٍ بِالسِّدْرِ وَهِيَ الْوُسْطٰى وَيُجْمَرُ وِتْرًا وَلَا يَكُوْنُ اٰخِرُ زَادِهِ اِلَى الْقَبْرِ نَارًا تُتْبَعُ بِهَا وَيَكُوْنُ كَفَنُهُ وِتْرًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفَنَهُ وِتْرًا وَاِنْ شِئْتَ شَفْعًا بَلَغَنَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ وَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا فَهٰذَا شَفْعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مردے کو طاق نہلایا جاوے دو بار بیری کے پانی سے اور ایک بار بیری کے پتون کے پانی سے اور وہ درمیانی بار ہے اور خوشبو بلائی جاوے نزدیک اسکے ساتھ تین بار کے اور اخیر توشہ اوسکا قبر کی طرف آگ نہو کہ اوسکے ساتھ بھیجی جاوے اور اسکا کفن طاق ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ اگر تو چاہے تو اوسکو طاق کپڑون مین دفنا اور چاہے تو جفت مین دفنا حضرت ابو بکر سے ہم کو روایت پہونچی کہ اونہون نے کہا کہ میرے دونو کپڑے دہو ڈالو اور انہین مین مجکو دفناؤ پس یہ جفت کپڑے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَاَلَهُ عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِيْ حَنُوْطِ الْمَيِّتِ قَالَ اَوَلَيْسَ مِنْ اَطْيَبِ طِيْبِكُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ اوس نے ابن عمر سے مشک کا حکم پوچھا کہ میت کی خوشبو مین ڈالی جاوے اونہون نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبو سے عمدہ نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ فِيْ حَنُوْطِ الْمَيِّتِ الزَّعْفَرَانُ اَوِ الْوَرْسُ قَالَ وَاجْعَلْ فِيْهِ مِنَ الطِّيْبِ مَا اَحْبَبْتَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم مکروہ رکھتے تھے یہ کہ میت کی خوشبو مین زعفران اور ورس ڈالیا جاوے کہا کہ جو خوشبو تجھکو پسند ہو اوس مین ڈال امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَأَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَأْسُهُ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُونَ مَيِّتَكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى أَنْ يُسَرَّحَ رَأْسُ الْمَيِّتِ وَلَا يُؤْخَذَ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا يُقَلَّمَ أَظْفَارُهُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہؓ نے ایک میت دیکھی کہ اوسکے سر میں کنگھی
کیجاتی تھی سو فرمایا کہ تم کسواسطے اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مردے
کے سر میں کنگھی نہ کیجاوے اور نہ اسکے بال کترے جاویں اور نہ اوسکے ناخن کاٹے جاویں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ وَقَمِيصٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ نَرَى كَفَنَ
الرَّجُلِ ثَلَاثَةَ أَثْوَابٍ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابراہیم
سے روایت ہے کہ حضورؐ کفنائے گئے حضرت یمن کے حلے میں اور کرتی میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا ـ
مراد حلے سے چادر اور تہ بند ہے یعنی کفنی کے اوپر پہنائے گئے **بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَكَفَنِهَا**
عورت کو نہلانے اور کفنانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا وَكَذَلِكَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ
النِّسَاءِ غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُغَسِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ نَأْخُذُ أَنَّ الرَّجُلَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهِ فَكَيْفَ يُغَسِّلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ
يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا وَيَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِأُمِّهَا بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ
نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً فَأَمَّا إِذَا مَاتَتْ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ
نَأْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مردوں کے ساتھ مر جاوے یعنی اور کوئی
عورت وہاں نہ ہو تو اسکا خاوند اوسکو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورتوں کے ساتھ مر جاوے تو اوسکی
عورت اوسکو غسل دیوے امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ مرد اپنی بیوی کو نہلاوے امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم ابوحنیفہؒ کے قول کو لیتے ہیں کہ مرد پر عدت نہیں اور کسطرح نہلاوے اپنی عورت کو
اور حالانکہ اوسکو جائز ہے یہ کہ نکاح کرے اوسکی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اوسکی بیٹی سے اگر صحبت
کی ہو اوسکی ماں سے ہمکو عمرؓ سے روایت پہونچی کہ اونہوں نے کہا کہ ہم اوسکے ساتھ زیادہ حقدار

جبکہ وہ زندہ تھی اور جبکہ وہ مر گئے تو تم زیادہ حقدار ہو ساتھ اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ كَفَنِ الْمَرْاَةِ اِنْ شِئْتَ ثَلٰثَةَ اَثْوَابٍ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ خَمْسًا وَاِنْ شِئْتَ وِتْرًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عورت کے کفن مین کہا کہ اگر تو چاہے تو اسکو تین کپڑون مین کفنا اور اگر چاہے تو چار مین اور اگر چاہے تو پانچ کپڑون مین کفنا اور اگر چاہے تو طاق مین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ میت کے نہلانے سے نہانیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاِغْتِسَالِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضؓ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا مِنْهُ وَالْوُضُوْءُ يُجْزِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنْ شَاءَ اَيْضًا لَمْ يَتَوَضَّأْ فَاِنْ كَانَ اَصَابَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْمَاءِ الَّذِيْ غُسِلَ بِهِ الْمَيِّتُ غَسَلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نہانے مین مردے کے نہلانے سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ اگر ساتھی تمھارا ناپاک ہے تو تم اوسکے نہلانے سے نہاؤ اور وضو بھی کفایت کرتا ہے امام محمد نے کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نکرے اور اگر پہونچے اسکو کوئی چیز اوس پانی سے کہ اس سے میت کو نہلایا ہو تو اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضؓ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَا نَرَاهُ اَمَرَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ رَاٰهُ وَاجِبًا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی حکم کرتے ساتھ غسل میت کے نہلانے سے امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے حکم کرنے سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ وہ اوسکو واجب جانتے تھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ يَحْضُرُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا تَفْعَلُ ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اوس پاس جنازہ حاضر ہووے اور وہ بے وضو ہو کہا کہ مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے اور عورت کو تیمم کرنا درست نہین جبکہ حائض ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ حَمْلِ الْجَنَائِزِ جنازے کے اٹھانیکا بیان

مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

منصور بن المعتمر عن سالم بن ابی الجعد عن عبید بن نسطاس عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ان من السنۃ حمل الجنازۃ بجوانب السریر الاربعۃ فما زدت علی ذلک فھو نافلۃ قال
محمد وبہ ناخذ یبدأ الرجل فیضع یمین المیت المقدم علی یمینہ ثم یمین المیت
المؤخر علی یمینہ ثم یعود الی المقدم الایسر فیضعہ علی یسارہ ثم یاتی المؤخر الایسر
فیضعہ علی یسارہ وھذا قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبید بن نسطاس سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اوٹھانا جنازہ کا چارپائی کے چاروں طرف سے اور اگر تو اس سے
زیادہ اٹھاوے تو یہ موجب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے آدمی میت کے
اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے اور پھر اوسکی پچھلی داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر
رکھے پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اوسکی پچھلی بائیں طرف
آوے اور پھر اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الصلوٰۃ علی
الجنازۃ جنازے پر نماز پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال لا قراءۃ علی الجنازۃ ولا رکوع ولا سجود ولکن یسلم عن یمینہ وشمالہ اذا
فرغ من التکبیر **قال** محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ
نہیں قراءت جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع اور نہ سجود ولیکن سلام پھیرے داہنے اور بائیں جبکہ
تکبیر سے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لیس فی الصلوٰۃ علی المیت شیء موقت ولکن
تبدأ فتحمد اللہ وتصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتدعو اللہ لنفسک وللمیت
بما احببت **قال** محمد واخبرنا سفیان الثوری عن ابی ھاشم عن ابراھیم النخعی قال
الاولی الثناء علی اللہ والثانیۃ صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والثالثۃ دعاء
للمیت والرابعۃ سلام تسلیم **قال** محمد وبہذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جنازہ کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں ولیکن تو شروع کر سو اللہ کی تعریف کر
اور حضرت پر درود پڑھ اور دعا مانگ اللہ سے اپنے لیے اور میت کے لیے جو چاہے امام محمد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی ہاشم سے اور انہوں نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی

تعریف کہے اور دوسری میں حضرت پر درود پڑہے اور تیسری میں میت کے لیے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الصلوة على الجنائز قال يصلي عليها ائمة المساجد وقال ابراهيم
ترضون بهم في صلاتكم المكتوبات ولا ترضون بهم على الموتى **قال محمد** وبه نأخذ
ينبغي للولي ان يقدم امام المسجد ولا يجبر على ذلك وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے جنازے کی نماز میں کہا کہ مسجدوں کے امام اوسپر نماز پڑہیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں
انکے ساتھ راضی ہوتے ہو اور جنازے کی نماز میں انسے راضی نہیں ہوتے یعنے جنازے کی نماز میں
بھی انہیں کو امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے ولی میت کو یہ کہ امام مسجد
کو آگے کرے اور ولی میت کو اسپر جبر نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان الناس كانوا يصلون على الجنائز خمسا
وستا واربعا حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم ثم كبروا بعد ذلك في ولاية ابي بكر
حتى قبض ابو بكر ثم ولي عمر بن الخطاب ففعلوا ذلك في ولايته فلما رأى ذلك عمر بن
الخطاب قال انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم متى ما تختلفون يختلف
من بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شيء يجتمع عليه من
بعدكم فاجمع رأي اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم ان ينظروا آخر جنازة كبر
عليها النبي صلى الله عليه وآله وسلم حين قبض فيأخذون به ويرفضون ما سوى
ذلك فنظروا فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اربعا
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے لوگ نماز
پڑھتے جنازوں پر پانچ تکبیریں اور چھ تکبیریں اور چار تکبیریں یہانتک کہ حضرتؐ کا انتقال ہوا پھر حضرت
ابو بکر کی خلافت میں بھی اسیطرح تکبیریں کہتے رہے یہانتک کہ ابو بکر کا انتقال ہوا پھر حضرت عمر خلیفہ
ہوئے تو انکی خلافت میں بھی لوگوں نے اسی طرح کیا سو جب حضرت عمر نے یہ بات دیکھی تو کہا کہ اے
گروہ اصحاب محمد کے مقرر جب تم اختلاف کروگے تو تم سے پچھلے لوگ بھی اختلاف کرینگے اور لوگوں کے کفر کا
زمانہ قریب ہے کہ تھوڑے دنوں سے مسلمان ہوئے ہیں سو اجماع کرو ایک چیز پر کہ تم سے پچھلے لوگ اوسپر جمع ہوویں

سو سب اصحابؓ کی رای اسپر ٹھیری کہ اخیر جنازہ کی تکبیرین جو حضرتؐ نے اپنی اخیر عمر مین پڑھا ہو کہ اسپر آپ نے گنتی
تکبیرین کہین سو اوسپر عمل کرین اور چار سے سوای ہو اوسکو چھوڑ دیوین سو اونہون نے دیکھا اور معلوم
کیا کہ اخیر جنازے پر آپ نے چار تکبیرین کہی ہین **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ
کا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ آخِرُ شَيْءٍ
كَبَّرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ **ترجمہ** عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی نے یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا سو چار
تکبیرین کہین اور وہ اخیر چیز ہے کہ حضرت علی نے جنازے پر تکبیر کہی **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةٍ لَهُ أَرْبَعًا **ترجمہ**
عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے کہ اوس نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیرین کہین

باب إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ مردے کے قبر مین داخل کرنیکا بیان

محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ
حَيْثُ يُصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ يُدْخِلُونَ مَوْتَاهُمْ
فِي الزَّمَنِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَأَنَّ السَّلَّ شَيْءٌ صَنَعَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ بَعْدَ ذَلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
يُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلَا يُسَلُّ سَلًّا مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچھا کہ مردہ کونسی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اوس
نے کہا کہ قبلے کی طرف سے جس جگہ کہ اوسپر نماز پڑہی جاوے ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھسے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکھا کہ پہلے زمانے مین اپنے مردے قبلے کی طرف سے قبر مین داخل
کرتے تھے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اوسکو بعد اسکے کیا امام محمدؒ نے کہا کہ مردہ قبلے
کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور نہ کھینچ اوسکو پاؤن کی طرف سے **ف** سل کے معنے مین
میت کو سر کیطرف سے نکال کر قبر مین داخل کرنا اور صورت اوسکی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاؤن کی
طرف رکھا جاوے پھر سر کی طرف سے میت کو نکالکر قبر مین رکھا جاوے پس حنفیہ کے نزدیک مکروہ
ہے **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُدْخِلُ الْقَبْرَ
شَفْعًا وَإِنْ شَاءَ وِتْرًا كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہووے قبر مین اگر چاہے جفت اور چاہے تو طاق یعنے قبر مین میت اوتارنے کے لیے خواہ جفت آدمی داخل ہون یا طاق دونوطرح درست اور کہا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا

باب الصلوٰة علی الجنائز الرجال والنساء مردون اور عورتون کے جنازہ کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الجنائز اذا اجتمعت قال تصفه صفا بعضها امام بعض وتصفها جمیعا یقوم الامام وسطها فاذا کانوا رجالا ونساء جعل الرجال هم یلون الامام والنساء امام ذلک یلین القبلة کما ان الرجال یلون الامام اذا کانوا فی الصلوة والنساء من ورائهم قال **محمدؒ** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کئی جنازے جمع ہوجاوین تو اون سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام اون کے درمیان کھڑا ہووے پس اگر مرد اور عورتین ملے ہون تو مردون کے جنازے امام کے نزدیک رکھے جاوین اور عورتون کے جنازے اون سے آگے قبلے کی طرف کیے جاوین جیسے کہ مرد امام کے نزدیک رہتے ہین جبکہ نماز مین ہون اور عورتین اونسے پیچھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان الشیبانی عن عامر الشعبی قال صلی ابن عمر علی ام کلثوم بنت علی وزید بن عمر ابنها فجعل ام کلثوم تلیها القبلة وجعل زیدا مما یلی الامام قال **محمدؒ** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے ام کلثوم حضرت علیؓ کی بیٹی اور ام کلثوم کے بیٹے دونون کا اکٹھا جنازہ پڑھا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے نزدیک رکھا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عیسی بن عبد الله بن موهب قال رایت اباهریرة رضی یصلی علی جنائز الرجال والنساء فجعل الرجال یلونه والنساء یلین القبلة ترجمہ عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ مینے ابوہریرہؓ کو مردون اور عورتون کا جنازہ پڑھتے دیکھا سو مردون کے جنازے اپنے نزدیک کیے اور عورتون کے جنازے قبلے کی طرف کیے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا الهیثم عن سعید بن عمیر عن ابن عمر رض انه صلی علی امراة ولدت من الزنا

ماتت هي وابنها فصلى عليهما ابن عمر رض قال محمد وبه نأخذ لا نترك احدا من اهل
القبلة لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ترجمہ سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ایک
عورت کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا کہ وہ مرگئی اور اسکا بچہ بھی مرگیا سو ابن عمر نے اسکا جنازہ پڑھا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** المشي مع الجنازة جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد قال رايت ابراهيم يتقدم الجنازة ويتباعد منها في خير ان يتوارى
عنها **قال محمد** لا نرى بتقدم الجنازة باسا اذا كان قريبا منها والمشي خلفها افضل
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے چلتے تھے اور اس
سے دور رہتے تھے سوای اسکے کہ اس سے چھپیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے
چلنے میں کچھ ڈر نہیں جبکہ اس سے نزدیک ہو اور اسکے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كره ان يتقدم الراكب امام الجنازة
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ
ہے یہ کہ چلے سوار آگے جنازے کے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد قال سالت ابراهيم عن المشي امام الجنازة قال امش حيث
شئت انما يكره ان ينطلق القوم فيجلسون عند القبر [illegible] يكون الجنازة **قال محمد** وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے جنازے کے آگے چلنے کا حکم
پوچھا انہوں نے کہا کہ تو چل جس جگہ کہ چاہے سوای اسکے نہیں بلکہ وہ یہ ہے کہ لوگ [illegible] اور جنازہ چھوڑ کر
قبر پاس چلے جاویں **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال كنت اجالس اصحاب عبد الله
علقمة والاسود وغيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل احد منهم حبوته قال
محمد وبه نأخذ لا نرى ان يقام للجنازة وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ میں ابن مسعود کے یاروں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور انکے پاس سے جنازے
گذرتے تھے اور وہ احتبا کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتبا نہ کھولتا تھا

یعنے بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جنازے کے واسطے کھڑا نہ ہووے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مَتٰى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ وَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اِنْتَهَوْا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيْهِ بِفَاسٍ اَكُنْتَ قَائِمًا حَتّٰى يُحْفَرَ الْقَبْرُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِالْقُعُوْدِ وَيُكْرَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچھا کہ لوگ کس وقت بیٹھین اونہون نے کہا جبکہ جنازہ لوگون کے مونڈھون سے تلے رکھا جاوے اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر قبر کے پاس پہونچین اور اوس مین کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا کھڑا رہے یہانتک کہ قبر کھودی جاوے یعنے جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پھر بیٹھنا جائز ہے امام محمد نے کہا کہ جب جنازہ زمین پر رکھا جاوے تو پھر بیٹھنے مین کچھ ڈر نہین اور اوس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ مَاتَتْ اُمُّهُ النَّصْرَانِيَّةُ فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰى بِاتِّبَاعِهَا بَاْسًا اِلَّا اَنَّهٗ يَتَنَحّٰى نَاحِيَةً عَنِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ کی مان مرگئی جو کہ نصرانیہ تھی سو حضرت کے کچھ صحابہ اوسکے جنازے کے ساتھ گئے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو جنازے کے ساتھ جانے مین کچھ ڈر نہین سمجھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف کنارے رہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ تَسْنِيْمِ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصِهَا قبرون کا اونٹ کی کوہان کی طرح کرنا اور انکا گچ کرنا

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَبْرَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَاشِزَةً مِّنَ الْاَرْضِ عَلَيْهَا فِلَقٌ مِّنْ مَدَرٍ اَبْيَضَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يُسَنَّمُ الْقَبْرُ تَسْنِيْمًا وَلَا يُرَبَّعُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ خبر دی مجھکو جس نے حضرت کی قبر اور ابوبکر اور عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اونچی ہوئی اور سپید ٹکڑے تھے مٹی سفید کے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح کیجاوے اور چوکھونٹی نہ کیجاوے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ اَرْفِعُوا الْقَبْرَ حَتّٰى يُعْرَفَ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَلَا يُوْطَاُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ اَنْ يُّجَصَّصَ

أو يُطيَّن أو يُجعل عنده مسجدًا أو علمًا أو يُكتب عليه ويُكره الآجُرّ أن يُبنى به أو يُدخل القبر
ولا نرى برشّ الماء عليه بأسًا وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ
قبر اونچی کرو یہانتک کہ پہچان جاوے کہ وہ قبر ہے پس نہ روندی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین اور نہین پسند رکھتے ہیں یہ کہ زیادہ کیا جاوے اوس چیز پر کہ اوس سے نکلے یعنے جو مٹی قبر سے نکلے
اوسکے سوا ای.... اور مٹی نہ ادسمین ڈالیجاوے اور مکروہ رکھتے ہین ہم یہ کہ گچ کیجاوے یا مٹی سے
لیپی جاوی یا اوسکے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اوس پر لکھا جاوے اور مکروہ ہے پکی
اینٹ کر بنا کیجاوے ساتھ اوسکے یا داخل کیجاوے قبر مین اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے
مین کچھ گناہ نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا
شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تربيع القبور وتجصيصها **قال**
محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حضرت سے روایت ہے کہ آپ نے منع فرمایا چوکنٹی کرنے
قبر کے سے اور گچ کرنے اوسکے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال كان عبد الله بن مسعود
يقول لأن أطأ على جمرة أحبّ إليّ من أن أطأ على قبر متعمدًا **قال محمد** وبه نأخذ
يُكره الوطء على القبور متعمدًا وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ابن مسعود کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر کھڑے ہونا نزدیک میرے بہتر ہے اس سے کہ میں جان بوجھکر
قبر کو روندوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جان بوجھکر قبرون کو روندنا مکروہ ہے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا

باب من أولى بالصلاة على الجنازة جنازہ کی نماز کے زیادہ تر لائق کون ہے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم وعن عون بن عبد الله عن
الشعبي أنهما قالا الزوج أحق بالصلاة على الميت من الأب قال أبو حنيفة أخبرني رجل
عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضه أنه قال الأب أحق بالصلاة على الميت من الزوج قال
محمد وبه نأخذ كان يأخذ أبو حنيفة رحمه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اس نے
اور شعبی نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حقدار ہے باپ سے اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ باپ
زیادہ تر حقدار ہے ساتھ نماز کے میت پر خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسیکو

ابوحنیفہ لیتے تھے **باب** استهلال الصبي والصلوٰة عليه بچے کے آواز کرنے اور اسپر نماز پڑھنے
کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في السقط اذا
استهل صلي عليه وورث واذا لم يستهل لم يصل عليه ولم يورث **قال محمد** وبه
نأخذ والاستهلال ان يقع حيا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کچے
بچے کے حق میں کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اوسکا جنازہ پڑھا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز
نہ کرے تو نہ اوسکا جنازہ پڑھا جاوے اور نہ وارث کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال
کے معنے یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہووے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الصبي يقع ميتا وقد كمل خلقه قال لا يحجب ولا يرث ولا يصلي
عليه **قال محمد** وبه نأخذ ولكنه يغسل ويكفن ويدفن وهو قول ابي حنيفة رحمه **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس بچے کے حق میں کہ مرا ہوا پیدا ہووے اور اسکا بدن پورا ہو چکا ہو ابراہیم نے
کہا کہ نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا جنازہ پڑھا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنایا جاوے اور دفنایا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** غسل الشهيد شہید کے نہلانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن
حماد عن ابراهيم في الرجل يستشهد فيموت مكانه الذي قتل فيه قال ينزع عنه خفاه
وقلنسوته ويكفن في ثيابه التي كانت عليه **قال محمد** وبه نأخذ وينزع عنه ايضا
كل جلد وسلاح ويزيدون ما احبوا من الاكفان ولا يغسل ولكن يصلي عليه فهو قول
ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہووے اور جس جگہ قتل ہوا اوسی جگہ مر جاوے
تو اوسکے موزے اور ٹوپی اوتاری جاوے اور جو کپڑے پہنے ہوں اونہیں میں دفن کیا جاوے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اور سب چمڑا اور ہتیار اوتارا جاوے اور جو کپڑا چاہیں
اسکے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جاوے ولیکن اوسپر نماز پڑھی جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقتل في
المعركة قال لا يغسل والذي يضرب فيتحامل الى اهله قال يغسل **قال محمد** وبه نأخذ
وان حمل ايضا على ايدي الرجال حيا فمات غسل وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت

کہ اگر کوئی مرد کافرون کی لڑائی مین قتل کیا جاوے تو اوسکو غسل نہ دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے
اور گھر کی طرف اٹھایا جاوے تو اوسکو غسل دیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسیطرح
جب آدمیون کے ہاتھہ پر زندہ اوٹھایا جاوے تو اوسکو غسل بھی دیا جاوے **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا سالم الافطس قال ما من نبي الا هرب من قومه الى الكعبة يعبد
ربها وان حولها لقبر ثلاثمائة نبي **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نبی نہین مگر کہ اپنی قوم
سے کعبہ کیطرف بھاگا اور اسکے رب کی عبادت کرنیکو اور کعبے کے گرد تین سو نبی کی قبر ہے **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء بن السائب قال قبر هود وصالح وشعيب في المسجد
الحرام **ترجمہ** عطا ابن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبر مسجد حرام یعنے کعبہ
کی مسجد مین ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عبد الله
بن الحارث عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فناء
امتي بالطعن والطاعون قيل يا رسول الله الطعن قد عرفناه فما الطاعون قال وخز
اعدائكم من الجن وفي كل شهداء **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
میری امت کا فنا اکثر قتل اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم پہچانتے
ہین اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا چبھو دشمنون تمہارے کی ہے جنون سے اور ہر مین شہید ہین

باب زيارة القبور قبرون کی زیارت کرنے کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
علقمة بن مرثد عن ابن بريدة الاسلمي عن ابيه رض عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال نهيناكم عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا فقد اذن لمحمد في
زيارة قبر امه وعن لحوم الاضاحي ان تمسكوه فوق ثلاثة ايام فامسكوه ما بدا لكم و
تزودوا فانما نهيناكم ليتسع موسعكم على فقيركم وعن النبيذ في الدباء والحنتم
والمزفت فانتبذوا في كل ظرف فان ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه ولا تشربوا المسكر
قال محمدؒ وبهذا كله نأخذ لا بأس بزيارة القبور للدعاء للميت ولذكر الآخرة
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تم کو منع کیا تھا قبرون کی
زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور نہ کہو بیہودہ یعنے اُنکو بالکل چھوڑ ندو اسواسطے کہ محمد کو اپنی مان

قبروں کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم نے تمکو منع کیا تھا تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو
سو بند رکھو اسکو جب تک کہ چاہو تم اور جمع کر رکھو اس واسطے کہ ہم نے تمکو اسواسطے منع کیا تھا تاکہ
فراخی کرے مالدار تمہارے محتاج پر اور منع کیا تھا ہم نے تم کو چھوہارے بھگونے سے کدو کے تونبے
مین اور سبز باسن مین اور روغن دار باسن مین سو اب باسن مین چھوہارے بھگوؤ اس
واسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ پہونچنے والی چیز کو امام محمد نے
کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہین کہ نہین ڈر ہے قبرون کی زیارت کرنے مین واسطے دعا کرنے مردے
کے اور واسطے یاد کرنے آخرت کے **ف** ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوتے
تھے اسلیے حضرت ؐ نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون
کے دل مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو
شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اوسکی عادت چھوٹ گئی
تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی

باب قراءة القرآن قرآن پڑھنے کا بیان +

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا یحیی بن عمرو بن سلمة عن ابیه عن ابن
مسعود قال من قرأ منکم بالثلث الآیات اللاتی فی آخر سورة البقرة فی لیلة فقد
اکثر واطاب ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جو ہر رات کو سورۂ بقرہ
کے اخیر کی تین آیتین پڑھے گا یعنے امن الرسول آخر تک تو اوس نے اکثر قرآن پڑھا اور بہت ثواب
لیا اور اچھا کیا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال قال
عبد الله بن مسعود لا تهذوا القرآن کهذ الشعر ولا تنثروه کنثر الدقل قال محمد
وبه نأخذ ینبغی للقاری ان یفهم ما یقرأ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑھو مانند جلدی پڑھنے شعر کی
اور نہ بکھیرو اوسکو مانند بکھیرنے ردی کھجور کی امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ لائق ہے قاری
کو یہ کہ سمجھا وے جو پڑھے یعنے اسطرح پڑھے کہ سننے والا سمجھ لیوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن ابی الاحوص عن
عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال اما ان بکل حرف یتلوه قال عشر حسنات اما انی

لا اقول الم حرف ولكن الف ولام وميم ثلثون حسنة ترجمہ ابی احوص سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن مسعود نے کہا کہ خبردار ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھے اوسکو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں
نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے ولیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں محمد قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يتحول الرجل من قراءة الى قراءة قال ابو حنيفة
يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيرهما ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ پھرے آدمی ایک
قراءۃ سے طرف دوسری قراءت کی امام ابوحنیفہ نے کہا کہ مراد اس سے قراءت عبد اللہ اور زید وغیرہ کی ہے
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يقرئ رجلا
اعجميا ان شجرة الزقوم طعام الاثيم فلما ان عياه قال له عبد الله اما تحسن ان تقول
طعام الفاجر وقال عبد الله بن مسعود رض ان الخطأ في كتاب الله ليس ان تقرأ بعضه
في بعض يقول الغفور الرحيم والغفور الحكيم الخبير الحكيم والعزيز الرحيم كذلك
الله تبارك وتعالى ولكن الخطأ ان تقرأ اية العذاب اية الرحمة واية الرحمة العذاب
وان تزيد في كتاب الله ما ليس فيه قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي
حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے ان شجرة
الزقوم طعام الاثيم سو جب وہ اس سے تنگ ہو گیا تو عبد اللہ نے اوسکو کہا کہ کیا تو نہیں طاقت رکھتا
یہ کہنے کی طعام الفاجر عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے
یعنی کہے الغفور الرحیم الغفور الحکیم الغفور الحکیم والعزیز الرحیم اسی طرح ہے خدا تبارک وتعالی ولیکن
خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے آیت رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی
آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن
ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان يقول حسنوا اصواتكم بالقران قال محمد وبه
نأخذ والقراءة عندنا كما روى طاؤس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته
يقرأ حسبته يخشى الله ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے
قرآن پڑھو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قراءت ہمارے نزدیک ایسی ہے کہ روایت کی

طاؤس نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قرأت میں وہ شخص ہے کہ جبکہ سے تو اوسکو پڑھتا گمان کرے تو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمْ يَاْذَنْ لِشَيْءٍ اِذْنَهٗ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْاٰنِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نہیں اجازت دی خدا نے واسطے کسی چیز کے جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ اَحَدُهُمْ جُزْءًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کی ایک جزو پڑھتا تھا اور اس حال میں کہ وہ بے وضو ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسِبُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنَا فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقَالَ لَنَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَكَاَنَّا اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَحْجُزُهٗ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک مرد بنی اسد سے حضرت علی پاس گئے سو حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی کام میں بھیجیں سو فرمایا کہ تم دونو پہلوان ہو سو مارست کرو ساتھ اسلام کے یعنی تم اوسکے لیئو بلا یا اور عمل کرو ساتھ اسکے پھر پاخانے میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا سو اپنا مونھ اور دونوں ہاتھ ملے پھر ہوئے قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تھے حضرت قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تھے حضرت قرآن پڑھتے اور نہ روکتی تھی آپ کو اس سے کوئی چیز سوا جنابت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہے سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن
حماد قال سألت ابراهيم عن القراءة في الحمام قال لم يبن لذلك بني **قال محمد** وان شئت
فاقرأ قد بلغنا عن الضحاك بن مزاحم انه قرأ في الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے میں نے ابراہیم
سے حمام میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ حمام اسواسطے نہیں بنایا گیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو چاہے
تو پڑھ کہ ضحاک سے روایت پہنچی کہ اونہوں نے حمام میں قرآن پڑھا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اربعة لا يقرؤن القرآن الا الآية ونحوها الجنب والحائض
والذي يجامع اهله وفي الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھیں
مگر ایک آیت یا مانند اوسکی جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور حمام میں **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ذكر الله على كل حال في الحمام وغيره
اذا عطست **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا جب تو حمام وغیرہ میں چھینکے تو ہر حال میں اللہ کا ذکر کر یعنی کہہ الحمد لله امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال الحمد لله على كل حال كنت في خلاء او غيره **قال محمد** وبه نأخذ وهو
قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کہتا ہوں خواہ
پاخانے میں ہوں یا اوسکے غیر میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا

باب الصوم في السفر والافطار سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابراهيم بن مسلم عن رجل من بني سوادة بن عامر
قال خرجت اريد مكة فلقيت رفقتين في احدهما حذيفة رض وفي الاخرى ابوموسى
الاشعري رض قال فكنت في اصحاب حذيفة رض قال فصام حذيفة رض واصحابه وابو
موسى رض واصحابه فكان حذيفة يعجل الافطار ويؤخر السحور وكان ابوموسى يؤخر
الافطار ويعجل السحور **قال محمد** وبقول حذيفة رض نأخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ بنی سواد بن عامر کے ایک مرد سے روایت ہے کہ میں مکے کے ارادے سے نکلا سو میں دو گروہ سے ملا ایک
گروہ میں حذیفہ تھے اور دوسرے میں ابوموسیٰ اشعری سو میں حذیفہ کے ساتھیوں میں ملا سو حذیفہ اور ابوموسیٰ

اور انکے ساتھیوں نے صبح روزہ رکھا سو حضرت عبد اللہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے اور ابو موسیٰ روزہ
کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم عبد اللہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہ قول بھی
ابو حنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال افطر عمر بن الخطاب واصحابہ
فی یوم غیم ظنوا ان الشمس قد غابت قال فطلعت الشمس فقال عمر ما تعرضنا لجنف نتم ھذا
الیوم ثم نقضی یوما مکانہ قال محمد وبہ ناخذ ایما رجل افطر فی یوم غیم فی شہر رمضان او تسحر
او جامع ثم ظہرت فی بعض النہار او قدم المسافر فی بعض النہار الی مصرہ اتم ما بقی من یومہ فلم
یاکل ولم یشرب فقضی یوما مکانہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور انکے اصحاب
نے ابر کے دن روزہ کھولا گمان کیا انہوں نے کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا سو حضرت عمر نے کہا کہ ہمنے گناہ کی طرف توجہ
یعنے جان بوجھکر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرینگے اور اس کی جگہ ایک دن قضا کریں گے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھولے یعنے اور کچھ دن باقی ہو یا جماع کی
روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جاوے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آوے تو باقی روزہ پورا کرے نہ
کھاوے اور نہ پیوے اور اسکی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے اور یہ قول بھی امام ابو حنیفہ کا ہے باب قبلۃ الصائم و
مباشرتہ روزے دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ آنحضرت بوسہ لیتے اس
حال میں کہ روزہ دار ہوتے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا زیاد بن علاقۃ عن عمرو بن میمون
عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا
حماد عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلعم یصیب من وجہہا وھو
صائم قال محمد لا نری بذلک باسا اذا ملک الرجل نفسہ عن غیر ذلک ای الانزال وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم روزہ کی حالت میں انکے منہ کو چومتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ
مرد اپنے نفس کو اس کے سوا اور چیز سے روک سکے یعنے انزال کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں اور اسکا ڈر ہو تو درست نہیں اور یہ قول ہے ابو حنیفہ
کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر وھو
صائم قال محمد لا نری بذلک باسا ما لم یخف علی نفسہ غیر المباشرۃ

بأن لا يتعرض لشيء منه بموضع على القضاء، النبي صلعم كان يباشر وهو صائم قال محمد وبهذا نأخذ لا بأس ما لم يخف على نفسه من الغيرة
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نبی حضرت بوسی بدن لگاتے یعنے اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں
کہ روزہ دار ہوتے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کرے سوا اپنی جان پر
کسی چیز کا خوف نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب ما ینقض الصوم** روزے کو کیا چیز
توڑتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في الرجل
يتمضمض او يستنشق وهو صائم فيسبقه الماء فيدخل حلقه قال يتم صومه ثم يقضي
يوما مكانه قال محمد وبه نأخذ اذا كان ذاكرا لصومه فاذا كان ناسيا لصومه فلا
قضاء عليه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں
کہ کلی کرے اور ناک میں پانی لیوے اس حال میں کہ روزہ دار ہو سو پانی اوس پر غالب آوے اور اوسکے حلق میں
داخل ہووے ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے امام محمدؒ
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوس پر قضا نہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال في القيء لا قضاء عليه الا ان يكون شيئا قاءه متعمدا يتقيئه بيده قال محمد
وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزہ دار
کی قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجھ کر قے کی سو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکی قضا کرے امام
محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الرجل يصيب اهله وهو صائم في شهر رمضان قال يتم صومه
ويقضي مكانه ويتقرب الى الله تعالى بما استطاع من خير ولو علم به الامام لعزره قال
محمد ونحن لا نأخذ بهذا ونرى مع ذلك ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين
متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين مسكينا لكل مسكين نصف صاع من حنطة او صاع
من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان
میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزہ دار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا روزہ پورا کرے
اور جب تمام ہو وہ قضا کرے اور قربت چاہے طرف اللہ کے ساتھ اوس چیز کے کہ طاقت رکھے نیکی سے

یعنے جہانتک ممکن ہو ادا ہوسکا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہووے اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اُسکو تعزیر دیوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اسکے اوسپر کفارہ بھی ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پاوے تو روزے رکہے دو مہینے کے پے در پے اگر اُس سے یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ مسکینوں کو کہانا کہلاوے ہر مسکین کو آدہا صاع یعنے دو سیر گیہوں دیوے اور اگر جو یا کہجور ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دیوے یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ** روزے کی فضیلت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةٍ قَبْلَهَا وَسَنَةٍ بَعْدَهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیرؒ نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ رکہنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکہنے کا ثواب دو برس کے روزے کے برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچہے کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا وَيَبِيْتُ طَاوِيًا قَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلَى الشُّرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ قَدْ وُضِعَتْ لَهٗ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ فِطْرَهٗ وَسُحُوْرَهٗ اِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ اِلَى الشُّرْبَةِ فَوَجَدَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ فَشَرِبَهَا فَطَلَبَ لَهٗ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا فَلَمْ يُوْجَدْ فَطَلَبُوْا عِنْدَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا يُطْعِمُوْنَهٗ اِيَّاهُ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلَى الْغَنَمِ فَوَجَدُوْهَا كَاَحْفَلِ مَا كَانَتْ فَحَلَبُوْا مِنْهَا مِثْلَ شُرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تہے حضرت ہوتے دن کو روزہ دار اور رات کاٹتے خالی پیٹ کہڑے ہو کر پہر ایک بار دودہ کی طرف پہرتے کہ آپ کے لیے رکہا جاتا سو اسکو پیتے سو وہی آپکا افطار ہوتا اور وہی سحری اسیوقت تک آئندہ رات سے سو ایکبار حضرت اپنی دودہ کی طرف پہرے سو آپ نے اپنے بعض اصحاب کو نہایت بہوکہ کو پہونچے ہوئے پایا سو اس نے وہ دودہ پیا سو حضرت کے لیے آپکی بیبیوں کے گہروں میں کہانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پہر آپکے اصحاب کے پاس تلاش کیا گیا سو انکے پاس بہی کوئی چیز نہ پائی سو حضرت نے فرمایا کہ جو مجہ کو کہانا کہلاوے اوسکو خدا کہلاویگا

سو اصحاب نے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کھلاویں سو بکری کی طرف متوجہ ہوئے سو پایا بکری کو کہ زیادہ بھری ہوئی تھی
تھن اسکو دودھ سے بہ نسبت سابق کے سو اصحاب نے حضرت کے پینے کے موافق اوس سے دودھ دوہا

باب زكوة الذهب والفضة ومال اليتيم سونے اور چاندی کی زکوۃ اور یتیم کے مال کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في اقل من عشرين مثقالا من الذهب
زكوة فاذا كان الذهب عشرين مثقالا ففيها نصف مثقال فما زاد فبحساب ذلك وليس
فيما دون مائتي درهم صدقة فاذا بلغت الورق مائتي درهم ففيها خمسة دراهم فما
زاد فبحساب ذلك قال محمد وبهذا كله نأخذ وكان ابو حنيفة يأخذ بذلك كله الا
في خصلة واحدة فما زاد على مائتي درهم فليس في الزيادة شيء حتى تبلغ اربعين درهما
فيكون فيها درهم فما زاد على العشرين مثقالا من الذهب فليس فيه شيء حتى يبلغ
اربعة مثاقيل فيكون فيها بحساب ذلك ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں بیس مثقال
سے کم سونے میں زکوۃ سو جب کہ سونا بیس مثقال ہو تو اوس میں آدھا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو
تو اسی حساب سے اور نہیں دو سو درہم سے کم چاندی میں زکوۃ سو جب چاندی دو سو درہم کو پہونچے تو اوس میں
پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے امام محمد نے کہا کہ اسی سب کو ہم لیتے ہیں اور
ابو حنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو
تو زیادتی میں کچھ زکوۃ نہیں ہیاں تک کہ چالیس درہم کو پہونچے سو اوس میں ایک درہم دینا آویگا اور
اسیطرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوۃ نہیں ہیاں تک کہ چار مثقال کو پہونچے
سو اوس میں اسی حساب سے زکوۃ دے ف دو سو درہم ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور بیس
مثقال ساڑھے سات تولے ہوتے ہیں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال ليس في مال اليتيم زكوة ولا تجب عليه الزكوة حتى تجب عليه الصلوة قال محمد وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں یتیم کے مال میں زکوۃ اور
نہیں واجب ہوتی اسپر زکوۃ ہیاں تک کہ واجب ہو اوسپر نماز امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ليث بن ابي سليم عن
مجاهد عن ابن مسعود رضه انه قال ليس في مال اليتيم زكوة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے

نے کہا کہ نہیں ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو بکر عن عثمان
بن عفان رض انہ کان یقول اذا حضر شہر رمضان ایہا الناس ان ہذا شہر زکوٰتکم قد حضر
فمن کان علیہ دین فلیقضہ ثم لیزک ما بقی **قال محمد** وبہ ناخذ علیہ الزکوٰۃ بعد
قضاء دینہ **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ تھے وہ کہتے جب کہ حاضر ہوتا مہینا رمضان
کا کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینا زکوٰۃ کا ہے سو جب مہینا رمضان کا آوے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیے کہ ادا کرے
پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادائے قرض کے بعد اوس پر زکوٰۃ فرض ہوتی
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الہیثم عن ابن سیرین عن علی بن ابی
طالب رض قال اذا کان ذلک دین علی الناس فقبضتہ فزکاہ لما مضی **قال محمد** وبہ ناخذ
وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگوں پر قرض ہو تو اوسکو
ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دیوے امام **محمد** نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی رجل اقرض رجلا الف
درہم قال زکوٰتہا علی الذی یستعملہا وینتفع بہا **قال محمد** ولسنا ناخذ بہذا
زکوٰتہا علی صاحبہا اذا قبضہا زکاہا لما مضی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ
کسی مرد کو ہزار درہم قرض دیوے کہا کہ زکوٰۃ اوسکی اوس پر ہے کہ اوسکو اپنے کام میں لاوے اور اوس سے
فائدہ اٹھاوے امام **محمد** نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ زکوٰۃ اوسکی اوسکے مالک پر ہے جب اسکو لیوے
تو گذرے سالوں کی زکوٰۃ دیوے **باب** زکوٰۃ الحلی زیور کی زکوٰۃ کا بیان **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رض ان امرأۃ
قالت لہ ان لی حلیا فہل علی فیہ زکوٰۃ فقال لہا نعم قالت ان لی ابنی اخ یتیمین فی حجری
افیجزی عنی ان اجعل ذلک فیہما قال نعم **قال محمد** وبہ ناخذ لا باس بان
یعطی من الزکوٰۃ ذی رحم الا ولدا او والدا او ولد ولد او جدا او جدۃ وان کانوا فی
عیالہ والزوجۃ لا تعطی من الزکوٰۃ وقال ابو حنیفۃ لا تعطی الزوج من الزکوٰۃ واما نحن
فلا نری باسا بان تعطی الزوج من الزکوٰۃ ولا نری فی شیء من الحلی زکوٰۃ الا فی الذہب و
الفضۃ فاما فی الجوہر واللؤلؤ فلا زکوٰۃ فیہ الا ان یکون للتجارۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ

کہ ایک عورت نے ابن مسعود سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھپر اوسکی زکوۃ واجب ہے ابن مسعود نے اوسکو کہا
کہ ہاں اوس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوۃ اون
میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناتے دار کو زکوۃ دینی
درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادے یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اوسکے عیال میں ہوں اور اپنی
عورت کو بھی زکوۃ نہ دی جاوے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے
نزدیک تو خاوند کو زکوۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گہنے میں زکوۃ نہیں مگر چاندی اور سونے
کے گہنے میں اور ایسے جواہر اور موتی سوا ان میں زکوۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو اون میں بھی
زکوۃ واجب ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في الجوهر و
اللؤلؤ زكوة اذا لم يكن للتجارة **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ نہیں جواہر اور موتیوں میں زکوۃ جبکہ نہ ہوں واسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** زكوة الفطر للمملوكين فطرہ کی اور غلاموں کی زکوۃ کا بیان
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في صدقة الفطر على
كل مملوك او حر او صغير او كبير نصف صاع من بر او صاع من تمر **قال محمد**
وبه ناخذ فان ادى صاعا من شعير اجزاه ايضا وقال ابو حنيفة نصف صاع من زبيب
يجزيه واما في قولنا فلا يجزيه الا صاع من زبيب **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ صدقہ فطر کا
واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جو سے ایک صاع دیوے تو بھی اوسکو کافی ہے اور ابوحنیفہ نے کہا
کہ انگور خشک کا آدھا صاع بھی اسکو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اسکو کافی نہیں مگر پورا صاع
انگور خشک کا **محمد** قال اخبرنا سفيان الثوري عن عثمان بن الاسود المكي عن مجاهد
قال ما سوى البر فصاعا **قال محمد** وبهذا ناخذ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ گیہوں کے
سوا جو چیز ہے سو پورا صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في المملوكين الذين يكونون للضريبة
زكوة ولكن اذا كانوا للتجارة كانت الزكوة في القيمة **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول

أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں غلاموں میں اور اون میں کہ اپنا خراج ادا
کرتے ہیں زکوٰۃ ولیکن اگر تجارت کے لیے ہوں تو اونکی قیمت میں زکوٰۃ واجب ہوگی امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف خراج یہ اوس چیز کو کہتے ہیں جو کہ مالک اپنے غلام
پر خراج مقرر کر دیتا ہے کہ مثلاً ماہواری ہم تجھ سے اتنا روپیہ لیا کریں گے اگر تو اوس سے زیادہ کما دے
تو وہ تیرا ہے اور کم کما دے تو وہ بھی تجھ پر ہے محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن
إبراهيم قال إذا كان المملوكون للتجارة فالصدقة من القيمة في كل مائتي درهم خمسة
دراهم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ اون کی قیمت سے دینی آتی ہے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا باب زكوة الدواب العوامل کام
کرنے والے چار پایوں میں زکوٰۃ دینے کا بیان محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن
إبراهيم أنه قال في الخيل السائمة تطلب نسلها إن شئت في كل فرس دينار وإن شئت
عشرة دراهم وإن شئت فالقيمة ثم كان في كل مائتي درهم خمسة دراهم في
كل فرس ذكر أو أنثى قال محمد وبهذا كله يأخذ أبو حنيفة وأما في قولنا فليس
في الخيل صدقة بلغنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال عفوت لأمتي عن صدقة
الخيل والرقيق ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والی گھوڑوں میں کہ اون کی نسل مطلوب
ہو اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے میں ایک دینار ہو اور اگر چاہے تو دس درہم میں اور اگر چاہے تو قیمت
کر کے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دی ہر گھوڑے میں نر ہو یا مادہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ
لیتے تھے جب گھوڑے اور گھوڑیاں ملے ہوئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے اور اوپر ہمارے
قول پر نہیں گھوڑوں میں زکوٰۃ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہونچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے
معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کو گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہوں۔
محمد قال أخبرنا خثيم بن عراك بن مالك قال سمعت أبي يحدث سمعت أبا هريرة
يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ليس على المرء المسلم في فرسه
ولا في عبده صدقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں مرد

مسلمان پر اوسکے گھوڑے اور غلام مین زکوۃ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْحُمُرِ السَّائِمَۃِ زَکٰوۃٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین چرنے والون گدھون مین زکوۃ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا عُمِلَ عَلَیْهِ مِنَ الثِّیْرَانِ صَدَقَۃٌ وَلَا عَلٰی مَا یَکُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ الطَّحَّانَاتِ
وَالْعَمَّالَاتِ صَدَقَۃٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہے اسکے کہ عمل کیا گیا اوس مین ثیران سے زکوۃ اور نہین اونٹون
پیسنے والون اور کام کرنے والون مین زکوۃ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ
کا **بَابُ** زَکٰوۃِ الزَّرْعِ وَالْعُشْرِ کھیتی کی زکوۃ اور عشر کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ اَوْ سُقِیَ سَیْحًا
اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِیَۃٍ فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ کَانَ یَاخُذُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ
وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَلَیْسَ فِی الْخُضَرِ صَدَقَۃٌ وَالْخُضَرُ الْبُقُوْلُ وَالرِّطَابُ وَمَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ ثَمَرَۃٌ بَاقِیَۃٌ
نَحْوُ الْبِطِّیْخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِیَارِ وَمَا کَانَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِکَ فَلَیْسَ
فِیْهِ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسَاقٍ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَالصَّاعُ قَفِیْزُ الْحَجَّاجِیِّ وَرُبُعُ
الْهَاشِمِیِّ وَھُوَ ثَمَانِیَۃُ اَرْطَالٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ہر چیز مین کہ زمین نکالے
اوسکو اوس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اوسکو آسمان نے یا پلائے گئے چشمے اور نہر سے دسواں حصہ ہے اور
جو چیز کہ پلائی جاوے ساتھ چرسہ یا جانور پانی نکالنے والے کے زمین سے تو اوس مین بیسواں
حصہ ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسی کو لیتے تھے اور لیکن ہمارے قول مین سو نہین سبز ترکاریاں
مین زکوۃ اور سبز ترکاریاں اور تر چیزان مین اور وہ چیز کہ اسکا میوہ ذخیرہ نہ رہسکے مانند تربوز
اور ککڑی کھیرے کی اور جو چیز کہ ہو گیہون سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اسکی
پس اوس مین زکوۃ نہین یہانتک کہ پانچ وسق کو پہونچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع
قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے **ف** پانچ وسق انگریزی وزن کے حساب سے
پچیس من ہوتے ہین پاس سے کم مین زکوۃ نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوا کے

بُران بروزن قران جمع ثور بمعنی گاو نر ۱۲ غلام محمد عفی عنہ

کسی ترکاری اور میوی مین زکوۃ نہین لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر چیزون مین زکوۃ واجب ہے کم ہو یا بہت مگر گھانس اور لکڑی اور بانس مین نہین ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ قَالَ مَنْسُوْخَةٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے اس آیت کے حق مین کہ دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنے کھیتی وغیرہ میوون اور ترکاریون مین زکوۃ واجب نہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ مُصَدِّقًا اِلٰى عَيْنِ التَّمْرِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اوسکو عین تمر (ایک جگہہ کا نام ہے) مین زکوۃ تحصیل کرنے کو بھیجا سو حکم کیا اوسکو یہ کہ لیوے مسلمانونکے مال سے چالیسوان حصہ اور اہل ذمہ کافرون کے مال سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہون بیسوان حصہ اور اہل حرب کے مال مین سے دسوان حصہ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَاَرَادَنِيْ اَنْ اَعْمَلَ لَهٗ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَكْتُبَ لِيْ عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِيْ كَتَبَ لَكَ فَكَتَبَ لِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ قَالَ **محمد** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ زَكٰوةٌ فَيُوْضَعُ فِيْ مَوْضِعِ الزَّكٰوةِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا اُخِذَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ وُضِعَ مَوْضِعَ الْخَرَاجِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ لِلْمُقَاتِلَةِ **ترجمہ** انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انسؓ نے کہا کہ عمرؓ انکو اہل بصرہ کی طرف زکوۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے سو ارادہ کیا حضرت انسؓ نے کہ مین انکے لیے زکوۃ تحصیل کرون سو مینے کہا کہ مین نہین کرونگا یہانتک کہ تو مجھکو عہد لکھدیوے جو کہ عمرؓ نے تیرے لیے لکھا تھا سو اوس نے میرے لیے عہد لکھا یہ کہ مین مسلمانون کے مال مین سے چالیسوان حصہ لون اور اہل ذمہ کے مال مین سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہون بیسوان حصہ لون اور اہل حرب کے مال مین سے دسوان حصہ امام محمدؒ نے کہا کہ انہین سب حکم کو ہم لیتے ہین لیکن جو مسلمانون

سے لیوے وہ زکوۃ ہے سو رکھا جاوے بیچ جگہہ زکوۃ کے واسطے فقیرون اور مسکینون کے جنکا نام اللہ
نے قرآن میں لیا اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جاوے تو وہ خراج کی جگہہ بیت المال میں
رکھا جاوے واسطے نمازیون کے اور مجاہدون کے **باب كيف تُعطى الزكوة** زکوۃ کسطرح
دیجاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن جبير عن ابراهيم
النخعي ان رجلا اراد ان يعطي زكوة اربع مائة درهم فذهب الى ابراهيم يريد له
فكان يعطي اهل البيت عشرة دراهم فقال ابراهيم لو كنت انا كان ان اغني
بها اهل بيت من المسلمين احب الي **قال** محمد وبه نأخذ نعطي من الزكوة ما بينه
وبين المائتين ولا يبلغ بها مائتين الا ان يكون مغرما فيعطي قدر دينه وفضل مائتي
درهم الا قليل وهذا قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے چارسو
درہم کی زکوۃ دینے کا ارادہ کیا سو ابراہیم پاس گیا کہ اوسکو بتلاوے سو وہ ہر گہر والون کو دس
درہم دیتا تہا سو ابراہیم نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو ہر گہر والون کو بے پرواہ کرتا میرے
نزدیک بہتر تہا یعنے اتنا دیتا کہ وہ بے پرواہ ہوجاوے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ دیا
جاوے زکوۃ سے وہ چیز کہ اوسکے اور دوسو درم کے درمیان ہے اور دوسو درہم کو نہ پہونچے مگر یہ
کہ قرضدار ہو تو اپنے قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ دوسو درہم مگر کچھ کم اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب زكوة الابل** اونٹون کی زکوۃ کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه قال في
خمس من الابل شاة الى تسع فاذا زادت واحدة ففيها شاتان الى اربع عشرة فاذا زادت
واحدة ففيها ثلث شياه الى تسع عشرة فاذا زادت واحدة ففيها اربع شياه الى
اربع وعشرين فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض الى خمس وثلثين فاذا زادت
واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها حقة الى
ستين فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها
ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة ثم تستقبل
الفريضة فاذا كثرت الابل ففي كل خمسين حقة **قال** محمد وبهذا نأخذ ونقول

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ پانچ اونٹون مین ایک بکری دینی
آتی ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہووے تو ان مین دو بکریان ہین چودہ تک اور جب پندرہ
ہون تو انمین تین بکریان ہین انیس تک اور جب بیس ہون تو اون مین چار بکریان ہین چوبیس
تک اور جب پچیس اونٹ ہون تو انمین برس روز کی بوتی دینی آتی ہے پینتیس تک اور جب ایک
زیادہ ہو تو اون مین دو برس کی بوتی ہے پینتالیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین تین
برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھہ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین چار برس کی اونٹنی دینی
آتی ہے کہ پانچوین برس مین لگی ہو پچہتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو بوتیان دو دو
برس کی دینی آتی ہین اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو اونٹنیان تین تین برس کی دینی آتی
ہین ایک سو بیس تک پہر از سر نو زکوۃ شروع کیجاوے یعنے ہر پانچ اونٹنیون مین بکری پہر بنت
مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہون یعنے ایک سو بیس سے زیادہ تو ہر
پچاس اونٹون مین پورے تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ فِیْ مِائَةٍ وَّخَمْسَةٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ حِقَّتَانِ وَ
شَاةٌ وَفِی الثَّلٰثِیْنَ وَالْمِائَةِ حِقَّتَانِ وَشَاتَانِ وَفِیْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَثَلٰثُ
شِیَاهٍ وَفِیْ اَرْبَعِیْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَاَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَابْنَةُ
مَخَاضٍ وَفِیْ خَمْسِیْنَ وَمِائَةٍ ثَلٰثُ حِقَاقٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ ثُمَّ
تُسْتَقْبَلُ الْفَرِیْضَةُ اَیْضًا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ اُخْرٰی كَانَتْ فِیْهَا حِقَّةٌ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِیْضَةُ
وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ایکسو
پچیس اونٹون مین تین تین برس کی دو اونٹنیان دینی آتی ہین اور ایک بکری اور ایک سو تیس مین
تین برس کی دو اونٹنیان اور دو بکریان دینی آتی ہین اور ایک سو پینتیس مین دو حقے اور تین بکریان
دینی آتی ہین اور ایکسو چالیس مین دو حقے اور چار بکریان دینی آتی ہین اور ایک سو پینتالیس
مین دو حقے اور برس روز کی ایک بوتی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس مین تین اونٹنیان
تین برس کی دینی آتی ہین امام محمد نے کہا کہ انہین سب حکمون کو ہم لیتے ہین پہر از سر نو زکوۃ

شروع کیجاوے سو جب ایک سو پچاس کو پہونچیں تو اون میں ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جاوے اور یہی سب قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو از سر نو زکوٰۃ نہ شروع کیجاوے بلکہ ہر چالیس میں دو برس کی بوتی اور ہر پچاس میں تین برس کی بوتی دینی آتی ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ از سر نو زکوٰۃ شروع کی جاوے یعنی جب ایک سو بیس سے پانچ زیادہ ہوں تو لازم اوسکے دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ میں ایک بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے

باب زَكٰوةِ الْغَنَمِ بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہیں چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ سو جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس بکریوں تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں دو بکریاں دینی آتی ہیں دو سو تک اور جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور جب بکریاں بہت ہوں تو ہر سو میں ایک بکری دینی آتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اوسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ بَعَثَ سَعْدَ اَوْ سَعِيْدَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا فَاَتٰى عُمَرَ يَسْتَاْذِنُهُ فِيْ جِهَادٍ فَقَالَ اَوَلَسْتَ فِيْ جِهَادٍ قَالَ وَمِنْ اَيْنَ وَالنَّاسُ يَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَظْلِمُهُمْ قَالَ وَمِمَّ ذٰلِكَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ تَحْسِبُ عَلَيْنَا السَّخْلَةَ فِي الْعَدَدِ قَالَ احْسِبْهَا وَاِنْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِيْ عَلٰى كَفِّهِ اَوَلَسْتَ تَدَعُ لَهُمُ الْمَاخِضَ وَالرُّبّٰى وَالْاَكِيْلَةَ وَتَيْسَ الْغَنَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْمَاخِضُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا وَلَدُهَا وَالرُّبّٰى الَّتِيْ تُرَبِّيْ وَلَدَهَا وَالْاَكِيْلَةُ الَّتِيْ تُسَمَّنُ لِلْاَكْلِ اِنَّمَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَدِّقِ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ اَوْسَطِ الْغَنَمِ يَدَعُ الْمُرْتَفِعَ وَالرَّذَالَ وَيَاْخُذُ مِنَ الْاَوْسَاطِ

المکیل فتقتلوها ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا سو وہ
حضرت عمرؓ پاس جہاد کی اجازت لیکر آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں ہے زکوٰۃ تحصیل کرنے میں بھی
جہاد کا ثواب ہے اوسنے کہا کہ یہ کیسا ہو سکتا ہے حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں زیادہ ظلم کرتے ہیں
عمرؓ نے کہا کہ تجھکو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو ہمپر بکری کا بچہ گن لیتا ہے سعد نے
کہا کہ میں ہی گن لونگا اگرچہ چرواہا اوسکو اپنی ہتھیلی پر لادے عمرؓ نے کہا کہ کیا تو انکے لیئے ماخض
اور ربی اور اکیلہ اور بکریوں کا نر نہیں چھوڑتا یعنے جب محصل کے مال کو چھوڑ دیئے جاتے ہیں
تو ہم بچے بھی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں اور ماخض وہ بکری ہے جسکے پیٹ میں بچہ ہو یعنے حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا
بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لیئے موٹی کیجاوے اور زکوٰۃ لینے والے کو تو یہ
لائق ہے کہ زکوٰۃ میں درمیانی بکریاں لیوے اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں کو چھوڑ دیوے **باب**
زکوٰۃ البقر گائے کی زکوٰۃ کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال لیس فی اقل من ثلثین من البقر شیء فاذا کانت ثلثین من البقر ففیہا تبیع
او تبیعۃ الی اربعین فاذا کانت اربعین ففیہا مسنۃ فما زاد فبحساب ذلک **قال**
محمد وبہذا کلہ کان یاخذ ابو حنیفۃ واما فی قولنا فلیس فی الزیادۃ علی
الاربعین شیء حتی تبلغ الستین فاذا کانت ستین کان فیہا تبیعان او
تبیعتان والتبیع الجذع الحولی والمسنۃ الثنیۃ فصاعدا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ نہیں ہے تیس گایوں سے کم میں کچھ زکوٰۃ سو جب تیس گائیں ہوں تو انمیں ایک گائے یا بیل برس دن کی
چالیس گائیں تک اور جب کہ گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو
اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو امام ابوحنیفہؒ لیتے ہیں اور ہمارے
ہمارے قول میں سو نہیں ہے چالیس سے زیادہ میں کچھ یہانتک کہ گائیں ساٹھ ہو جائیں سو جب ساٹھ
کو پہونچیں تو ان میں دو گائے بچھڑے ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک
سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال یا زیادہ کا ہے **باب** الرجل یجعل مالہ للمساکین ای
مرد اپنا مال مسکینوں کے لیئے وقف کر جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ

عن ابراهيم قال اذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر الى ما يسعه ويسع
عياله فليمسكه وليتصدق بالفضل فاذا اكثر تصدق بمثل ما امسك قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة وانما عليه ان يتصدق من ماله باموال الزكوة
الذهب والفضة والمتاع للتجارة والابل والبقر والغنم السائمة فاما المتاع في
الرقيق والدور ونحو ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه ان يتصدق به الا ان
يكون عناه في يمينه ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال
مسکینوں میں وقف کر جاوے تو چاہیے کہ دیکھا جاوے اُس چیز کو کہ اوسمیں اسکا اور اسکے
عیال کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ روک رکھے اوسکو اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے سو جب مالدار ہو
تو جسقدر روکا تہا اوسیقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا اور سوا اسکے نہیں لازم اوپر یہ ہے کہ خیرات کرے اپنے مال سے ساتھ مال زکوة
کے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لیے ہو اور اونٹ اور گائے اور بکری
چرانیوالیں اور اسپر جو اسباب از قسم غلام اور گہر وغیرہ جو تجارت کے لیے نہ ہو تو انکا خیرات کرنا لازم
نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں مراد رکھی ہو۔ کتاب المناسك حج کے احکام کا بیان باب
الاحرام والتلبية احرام اور لبیک کہنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن سعيد بن جبير قال لما انبعث به بعيره قال لبيك اللهم لبيك لبيك
لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك اله الحق
لبيك غفار الذنوب لبيك قال محمد ان شاء الرجل احرم حين ينبعث
به بعيره وان شاء في دبر صلاته والتلبية المعروفة الى قوله والملك لا شريك لك
فما زدت فحسن وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا جبکہ
اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہوا لبیک اللھم لبیک آخر تک یعنے اب حاضر ہوں تیری خدمت میں
یا الٰہی حاضر ہوں خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں تعریف اور
نعمت اور ملک تیری ہی واسطے خاص ہے نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں خدمت میں واسطے
سچے خدا حاضر ہوں خدمت میں واسطے گناہ بخشنے والے حاضر ہوں تیری خدمت میں امام محمد

نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندہے جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہووے اور اگر چاہے تو
اپنی نماز کے پیچہے احرام باندہے اور مشہور تلبیہ الملک لا شریک لک تک ہی اور جو تو زیادہ کری
تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام شافعیؒ کہتے ہین کہ جب اونٹ کی پیٹہ پر بیٹہے
تو اسوقت احرام باندہے یعنے احرام کی نیت کرے اور زبان سے لبیک کہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے
ہین کہ احرام کی دو رکعتون کے بعد احرام باندہے اسحال مین کہ بیٹہا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہوکے
احرام باندہے تو بہی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہہ سے چاہے احرام باندہے **محمدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَیْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَاَیْتُكَ
حِیْنَ اَرَدْتَ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ حِیْنَ
انْبَعَثَتْ بِكَ بَعِیْرُكَ وَرَاَیْتُكَ اِذَا طُفْتَ بِالْبَیْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْیَمَانِیَ حَتّٰی
تَسْتَلِمَهٗ وَرَاَیْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْیَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَیْتُكَ تَتَوَضَّاُ فِی النِّعَالِ السِّبْتِیَّةِ قَالَ
اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ نَصْنَعُهٗ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد
نے ابن عمرؓ سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمان مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو چار کام کرتا ہے اوس نے
کہا وہ چار کام کیا ہین اوس نے کہا مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو پنی
سواری پر سوار ہوتا ہے پہر قبلے کیطرف مونہہ کرتا ہے پہر جب تیرا اونٹ تیرے ساتہہ کہڑا ہوتا
ہے تو اسوقت تو احرام باندہتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے
تو رکن یمانی سے آگے نہین بڑہتا ہیانتک کہ اوسکو چومی یعنے اوسکو چومکر آگے بڑہتا ہے اور
مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو اپنی داڑہی زردی سے رنگتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ اپنی
جوتی مین وضو کرتا ہے ابن عمرؓ نے کہا کہ مینے حضرتؐ کو دیکہا ہے یہ سب کام کرتے تہے سو مین بہی
انکو کرتا ہون **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ**
الْقِرَانِ وَفَضْلِ الْاِحْرَامِ قران اور احرام کی فضیلت کا بیان **ف** حج کرنیوالے تین قسم
ہین ایک تو مفرد ہے اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن

مسلم کے پیچوان مین کہ بابت دی ہوئی

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونون کا احرام باندہے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ حج کے مہینون مین میقات سے اول عمرے کا احرام باندہے اور افعال عمرے کے بجا لاوے پہر اگر ہدی ساتہہ لایا ہے تو احرام باندہے رہے اور اگر قربانی ساتہہ نہین لایا تو احرام سے نکل آوے اور مکہ مین بیٹہا رہے جب حج کے ایام آوین تو حج کا احرام حرم سے باندہکر حج ادا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطُفْ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسْعَ لَهُمَا سَعْيَيْنِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلَقِيْتُ مُجَاهِدًا وَهُوَ يُفْتِيْ بِطَوَافٍ وَاحِدٍ لِمَنْ قَرَنَ فَحَدَّثْتُهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُ لَمْ اُفْتِ اِلَّا بِطَوَافَيْنِ وَاَمَّا بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَا اُفْتِيْ اِلَّا بِهِمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ٭

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب تو حج اور عمرے دونون کا احرام باندہے تو دونون کے لیے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر منصور نے کہا کہ مین مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تہے سو مین نے اس سے یہ حدیث بیان کی اوس نے کہا کہ اگر مینے یہ حدیث سنی ہوتی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتہہ دو طوافون کے اور اسی آج دن کے بعد سو نہ فتوی دونگا مین مگر ساتہہ دو طواف کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **فائدہ** امام شافعی کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ لَوْ حَجَجْتُ اَلْفَ حَجَّةٍ لَمْ اَدَعِ الْقِرَانَ حَتّٰى لَقَدْ كُنَّا نَدْعُوْهُ الْحَجَّ الْاَكْبَرَ وَالْحَجَّ الْاَصْغَرَ وَنَرٰى اَنَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يَقْرِنْ لَمْ يَكْمُلْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الْقِرَانُ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهٖ وَكُلٌّ جَمِيْلٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ طاوس نے کہا کہ اگر مین ہزار حج کرون تو بہی قرآن کو نہ چہوڑون یہانتک کہ ہم اوسکو حج اکبر کہا کرتے تہے اور نرے حج کو چہوٹا حج کہتے تہے اور ہم دیکہتے تہے کہ جو قرآن نہ کرے اوسکا حج کامل نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ قرآن ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

عن عمر بن الخطاب انه انما نهى عن الافراد فاما القران فلا يعني بقوله نهى عن الافراد
افراد العمرة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے تو صرف افراد سے منع کیا تھا یعنے تنہا عمرہ
کیا جاوے جیسا کہ تمتع میں ہے اور قران کو تو عمرؓ نے منع نہیں کیا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن ابي طالب قال تمام الحج والعمرة
ان تحرم بهما من جوف دويرتك قال محمد وبه نأخذ ما عجلت من الاحرام
فهو افضل اذا ملكت نفسك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ احرام میں جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا شيخ من
ربيعة عن معوية بن اسحاق القرشي قال ان الحاج مغفور له ولمن استغفر له الى
انسلاخ المحرم ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مغفرت کی جاتی ہے واسطے حاجی کے
اور واسطے اوسکے کہ مغفرت مانگے وہ اوسکے لیے محرم کے گذرنے تک محمدؒ قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال حاج بيت
الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله دعاهم فاجابوه ويعطيهم ما سالوه
ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں
اللہ پاک کے مہمان ہیں خدا نے انکو بلایا سو اونہوں نے اوسکی اجابت کی اور جو مانگیں سو خدا اون
کو دیتا ہے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن مالك الهمداني
عن ابيه قال خرجنا في رهط يريد مكة حتى اذا كنا بالربذة رفع لنا خباء
فاذا فيه ابو ذر الغفاري فاتيناه فسلمنا عليه فرفع جانب الخباء فرد السلام فقال
من اين اقبل القوم فقلنا من الفج العميق قال اين تؤمون قال البيت العتيق
قال الله الذي لا اله الا هو ما اشخصكم غير الحج فحلفوا ذلك علينا مرارا فحلفنا
له فقال انطلقوا فاستانفوا العمل ترجمہ مالک ہمدانی سے روایت ہے کہ ہم ایک
جماعت میں مکے کے ارادے سے نکلے یہانتک کہ جب ربذہ ایک جگہ کا نام ہے اوس میں پہنچے تو ہمکو

ایک خیمہ نظر آیا سو ناگاہ اوسمین ابوذر غفاری تھے سو ہم اون کے پاس گئے اور ہمنے انکو سلام کہی سو اسنے خیمہ کا ایک کنارہ اوٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہان سے آئے ہو ہمنے کہا راہ دور سے کہا کہا انکا ارادہ رکہتے ہو اونہون نے کہا کعبے کا کہا قسم ہے اوس اللہ کی کہ اوسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہین سو یہہ بات کئی بار ہم سے کہی سو ہم نے اونکے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہین کہا ابوذر نے کہ اپنے حج کو جاؤ پہر ابتدا سے حج کا عمل شروع کرو یعنے احرام باندہو **بَابُ** الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الْكَعْبَةِ طواف اور کعبہ مین قرآن پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مقرر حضرت جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِي الْاَرْبَعَةَ الْاَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عطا ابن ابی رباح سے روایت ہو کہ جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ رمل پہلے تین شوط مین ہے حجر اسود سے جبکہ طواف شروع کرے یہانتک کہ حجر اسود کے پاس پہونچے تین طواف کامل اور پہر اخیر چار بار مین اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** کعبہ کے گرد جا ایک بار پہر حجر اسود سے حجر اسود تک تو اوسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک طواف کرتے تہے تو پہلے تین بار مین جلدی چلتے تہے کندہے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور دوڑتے نہ تہے اور پہر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اوسکی علت اب موجود نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهُ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُهُ عِكْرِمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا
طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ فَطَافَ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ نَأْخُذُ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلُ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا
ثُمَّ يَدْعُو وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان
سعی کی ساتھ عکرمہ کے سو حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے
تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے سو میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا اوس نے
کہا کہ حضرت کا طواف اسی طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اونسے کہی
اونہوں نے کہا کہ حضرت نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے ہاتھ لگاتے تھے رکنوں
کو ساتھ لکڑی خمدار کے سو آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے اونپر نہ چڑھے
امام محمد نے کہا کہ ہم لیتے ہیں قول سعید کا اور یہ کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبے کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اوسکو دیکھے پھر دعا مانگے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِالْقُرْآنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَأْسًا إِذَا فَهِمَ مَا يَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن پڑھا اور دوسری میں قل ہو اللہ احد
امام محمد نے کہا کہ ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب کہ سمجھے جو کہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابٌ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالتَّرْغِيبُ فِي الْحَجِّ لبیک کہنی کب موقوف کرے اور حج میں رغبت دلانیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ
فِي أَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِي بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے
کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگاوے اسوقت لبیک کہنی قطع کرے اور اگر حج کا احرام
باندھا ہو تو جب جمرۂ عقبہ کو پہلے کنکری مارے تو اسوقت لبیک کہنی موقوف

کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یشترط فی الحج قال لیس شرطه بشیء قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے انہین
مرد کے حق مین کہ حج مین شرط کرے کہا اوسکی شرط کچہہ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب العمرة فی اشهر الحج وغیرها** حج کے مہینون مین اور
غیر مین عمرہ کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی
الرجل اذا اهل بالعمرة فی غیر اشهر الحج ثم اقام حتی یحج او رجع الی اهله ثم
حج فلیس بمتمتع واذا اهل بالعمرة فی اشهر الحج ثم رجع الی اهله ثم حج فلیس بمتمتع
واذا اعتمر فی اشهر الحج ثم اقام حتی یحج فهو متمتع **قال محمد** وبهذا کله
ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینون مین
عمرے کا احرام باندہے پہر ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے یا اپنے گھر کیطرف پہر جاوے پہر حج کرے
تو وہ متمتع نہین اور جب حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر اپنے گہر والون کے طرف
پہر جاوے پہر جاکر حج کرے تو وہ بہی.... متمتع نہین اور جب حج کے مہینون مین عمرے کا احرام
باندہے پہر مکے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة رح عن حماد
عن ابراهیم فی رجل من اهل مکة اعتمر فی اشهر الحج ثم حج من عامه ذلک قال لیس
علیه هدی بمتعته **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وذلک لقول الله
تعالی ذلک لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ اگر کوئی آدمی مکے کا رہنے والا حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر اسی سال
مین حج کرے تو اوسپر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور یہ واسطے اس آیت کے ہے کہ یہ قربانی اوسکے لیے جسکے گہر والے مسجد
حرام مین حاضر نہون اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **ف** یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے
کے رہنے والا تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب نہین اور اگر آفاقی یعنے غیر ملکی تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رحمة الله علیه عن حماد عن ابراهیم
فی الرجل یقدم متمتعا فی شهر رمضان فلا یطوف حتی یدخل شوال قال
هو متمتع لانه طاف فی اشهر الحج قال محمد وبه ناخذ لحرمته فی الشهر الذی
یطوف فیه ولیس فی الشهر الذی یحرم فیه وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکے میں
آوے اور نہ طواف کرے یہانتک کہ داخل ہو مہینا شوال کا تو وہ متمتع ہے اسواسطے کہ اس
نے حج کے مہینوں میں طواف کیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ عمرہ اوسکا اُس
مہینے میں واقع ہوا ہے جسمیں اوسنے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جسمیں اوسنے احرام باندھا
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمة الله علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رحمه
الله تعالی عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یفوته صوم ثلثة ایام فی الحج قال
علیه الهدی لا بد منه ولو ان یبیع ثوبه قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج کے دنوں میں اس
سے تین روزے فوت ہوں کہا اوسپر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
یزید بن عبد الرحمن عن عجوز من العبید عن عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها قالت
لا باس بالعمرة فی ای السنة شئت ما خلا خمسة ایام یوم عرفة ویوم النحر و
ایام التشریق قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة الا انا نقول عشیة عرفة فاما
قبل عرفة فلا باس بالعمرة فیها ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نہیں ہے ڈر عمرہ کا سال کے جس دن میں چاہے
اپنے عمرہ کرنا ہے مگر درست نہیں سوا ان پانچ دنوں کے عرفہ کے دن اور قربانی کے دن اور تشریق کے
دنوں میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا لیکن ہم کہتے
ہیں کہ عرفہ کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے

باب الصلوة بعرفة وجمع ترجمہ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا صلیت یوم عرفة فی رحلك

تصلی کل واحدۃ من الصلوتین لوقتہما ولا ترتحل من منزلک حتی تفرغ من الصلوۃ قال محمد وبھذا کان یاخذ ابو حنیفۃ فاما فی قولنا فانہ یصلیہما فی رحلہ کما یصلیہما مع الامام یجمعہما جمیعا باذان واقامتین لان العصر انما قدمت للوقوف وکذلک بلغنا عن عائشۃ ام المؤمنین وعن عبد اللہ بن عمر وعن عطاء بن ابی رباح وعن مجاہد ترجمہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہہ مین نماز پڑہے تو دونو نمازون میں ہر نماز اپنے وقت پر پڑہ اور نہ کوچ کر اپنی جگہہ سے یہانتک کہ فارغ ہووے تو نماز سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تہے اور ہمارے قول مین سو اوسکو اپنی جگہہ مین پڑہے جیسے کہ پڑہتا ہے اوسکو ساتہہ امام کے سو دونو نمازون کو اکٹھے پڑہے ایک اذان سے اور دو اقامتون سے ہوا اسطے کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کے لیئے مقدم کی گئی ہے یعنے اور یہ علت تنہا آدمی کے حق مین بہی موجود ہے پس اوسکو بہی دو نمازون کا جمع کرنا درست ہوگا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عائشہؓ سے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الصلوۃ یجمع قال اذا صلیتہما جمیعا صلیتہما باقامۃ واحدۃ وان تطوعت بینہما فاجعل لکل واحدۃ اقامۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ولا یعجبنا ان یتطوع بینہما ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نماز ونکو اکٹھے پڑہے تو دونو کو ایک تکبیر سے پڑہ اور اگر تو انکے درمیان نفل پڑہے تو ہر ایک کے لیے علیحدہ تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور دو نمازون کے درمیان نفل پڑہنے ہمکو پسند نہین محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم انہ لم یکن یخرج یوم عرفۃ من منزلہ وقال ابو حنیفۃ التعریف الذی یصنعہ الناس یوم عرفۃ محدث انما التعریف بعرفات قال محمد وبہ ناخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنے جگہہ سے نہ نکلتے تہے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ جو تعریف کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہین سو بدعت ہے تعریف تو صرف عرفات مین ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین باب من واقع اھلہ وھو محرم اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن عبد العزیز بن رفیع عن مجاہد عن ابن عباس

انّ رجلًا اتاہ فقال انّی قبّلت امرأتی وانا محرم فخذفت بشھوتی فقال انّک شبق اھرق
دمًا وتمّ حجّک قال محمد وبہ ناخذ ولا یفسد الحج حتی یلتقی الختانان وھو قول
ابی حنیفۃ وکذلک بلغنا عن عطاء بن ابی رباح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے
پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا سو میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباسؓ
نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہانتک کہ دونوں ختنے آپس میں ملیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عطا بن ابی رباح سے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن عطاء
بن ابی رباح عن ابن عباس قال اذا جامع بعد ما یفیض من عرفات فعلیہ بدنۃ ویقضی
ما بقی من حجہ وتمّ حجّہ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عطا سے روایت
ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اوس پر
اونٹ دینا آتا ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اسکا حج تمام ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ
اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
سعید بن جبیر عن ابن عمر قال اذا جامع بعد ما یفیض من عرفات فعلیہ دم ویقضی
ما بقی من حجہ وعلیہ الحج من قابل قال محمد ولسنا ناخذ بھذا القول والقول ما
قال فیہ ابن عباس رض ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا جب کوئی مرد عرفات سے
پھرنے کے بعد جماع کرے تو اوس پر دم آتا ہے یعنے ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو سو ادا کرے اور
واجب ہے اوس پر حج آیندہ سال کو امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو
اسمیں ابن عباسؓ نے کہا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال
من قبّل وھو محرم فعلیہ دم قال محمد وبہ ناخذ اذا قبّل بشھوۃ وھو قول ابی
حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا
بوسہ لیوے تو اوس پر جانور ذبح کرنا آتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لیوے
اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا **باب** من عمر فقبل حلّ جس نے قربانی و حج کی سوا احرام سے نکلا
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد فی المتمتع اذا نحر الھدی یوم النحر فقد

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا حَلَقَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفُ
طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاَمَّا غَيْرُ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ
الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے متمتع کے حق میں کہ جب دسویں
کے دن قربانی ذبح کرے تو احرام سے حلال ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے
سے آدمی حلال ہو جاتا ہے اور اوس کے لیے سب چیز حلال ہو جاتی ہے جبکہ سر منڈایا ہو لیکن اوسکے
لیے خاص عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوائے اور سب
چیز اور خوشبو سوا وسکو حلال ہو جاتی ہے جبکہ اپنا سر منڈایا ہو پہلے طواف زیارت سے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا بَابُ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَالْحَلْقِ احرام کی حالت میں سینگی لگوانے اور سر
منڈانے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَبُو السَّوَادِ عَنْ اَبِيْ حَاضِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلٰكِنْ
لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابی حاضر سے روایت ہے
کہ حضرت نے سینگی لگوائی اسحال میں کہ آپ احرام سے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ولیکن
نہیں لائق محرم کو یہ کہ بال منڈاوے جبکہ سینگی لگواوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ الرَّاْسَ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ اَفْضَلُ
وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِيْ فِي الْاِحْرَامِ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ
اَنْ تَاخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَاْسِهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو
سر کے بال لیوے یعنی کترواوے عورتوں میں سے سو افضل ہے اور سر منڈانا مردوں کے لیے افضل ہے یعنے احرام
میں اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور نہیں پسند رکھتا میں واسطے عورت کے
یہ کہ لیوے بال کم اونگلیوں کے سروں سے اپنے سر کی سب طرف سے بَابُ مَنِ احْتَاجَ مِنْ عِلَّةٍ
وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ جو بیماری سے تیل لگاوے اسحال میں کہ محرم ہو مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ اَدْهِنْهُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَكِ وَقَالَ
سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَاكُلُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدٍ نَاخُذُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ
طِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو کہا

مالش کرا وسکو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ساتھ ہر چیز کے کہ کھاوے تو اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک اوس میں خوشبو نہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ بِدَرَنِهٖ شَيْئًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے کہا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے اونہوں نے کہا کہ خدا اوسکے میل کو کچھ نہ کرے گا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهٗ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْلَعُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے محرم کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہا کہ توڑ دیوے اوسکو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اوسکو امام محمد نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ محرم مسواک کرے عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **بَابُ الصَّيْدِ فِي الْاِحْرَامِ** احرام کی حالت میں شکار کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَاَصَبْتَ صَيْدًا فَاِنَّ عَلَيْكَ جَزَاءَيْنِ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نے حج اور عمرے دونو کا احرام باندھا ہو اور پہنچے تو شکار کو تو واجب ہیں تجھپر دو بدلے اور اگر تو نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہو تو واجب ہے تجھپر ایک بدلا اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو بھی تجھپر بدلا دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا مُحْرِمٌ غَيْرِيْ فَبَصُرْتُ بِعَانَةٍ فَوَثَبْتُ اِلٰى فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ

ناولوني فأبوا فنزلت عنها فأخذت سوطي ثم ركبتها فطلبت العانة فأصبت منها
حمارا فأكلت وأكلوا معي ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت میں
نکلا کہ سیر سوائے قوم میں سب لوگ محرم تھے سو میں نے گورخروں کا ایک گلہ دیکھا سو میں اپنے گھوڑے
کی طرف اوٹھا اور اسپر سوار ہوا اور جلدی کی میں نے اپنے کوڑے سے یعنے میں کوڑا اوٹھانا بھول
گیا سو میں نے اونسے کہا کہ مجھ کو کوڑا اٹھا دو سو انہوں نے انکار کیا سو میں نے اوتر کر کوڑا لیا پھر اوسپر سوار
ہوا سو میں نے جگہہ تلاش کیا سو میں اونمیں سے ایک گورخر کو پہونچا سو میں نے اسکا گوشت کھایا اور
اور لوگوں نے بھی میرے ساتھ کھایا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو
سلمة عن رجل عن ابي هريرة رض قال مررت في البحرين فسألوني عن لحم الصيد
يصيده الحلال هل يصلح للمحرم ان يأكله فافتيتهم بأكله وفي نفسي منه
شيء ثم قدمت على عمر بن الخطاب فذكرت له ما قلت لهم فقال لو قلت غير
ذلك لم تقل بين اثنين ما بقيت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں بحرین (ایک ملک کا نام
ہے عرب میں) میں گذرا سو لوگوں نے مجھ سے شکار کے گوشت کا حکم پوچھا کہ شکار کرے اسکو
حلال آدمی کیا جائز ہے محرم کو کھانا اوسکا سو میں نے انکو کھانیکا فتوے دیا اور میرے دل میں
اسکا شبہ رہا پھر میں عمرؓ کے پاس آیا سو جو میں نے اون کو کہا تھا سو اوس سے ذکر کیا عمرؓ نے کہا کہ اگر تو
اسکے سوا اور کچھ کہتا تو دو آدمی کے درمیان کبھی نکہتا جبتک کہ زندہ رہتا محمدؒ قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن جده الزبير بن العوام
قال كنا نحمل لحم الصيد صفيفا فنتزوده ونأكله ونحن محرمون مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا کہ تھے ہم اوٹھاتے گوشت
شکار کا سیخ میں کھینچا ہوا واسطے بہونے کے اور توشہ ساتھ لیتے اور اوسکو کھاتے اور
حالانکہ ہم احرام میں ہوتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة
عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله قال تذاكرنا
لحم الصيد يأكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم فارتفعت اصواتنا
فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيم تنازعون فقلنا في لحم الصيد

یاکلہ المحرم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم نائم فارتفعت اصواتنا فاستیقظ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال فیم تنازعون فقلنا فی لحم الصید یاکلہ المحرم فامرنا باکلہ
قال محمد وبھذا ناخذ اذا ذبح الحلال الصید فلا باس بان یاکلہ المحرم وان
کان ذبحہ من اجلہ وھو قول ابی حنیفۃ **قال محمد** واراھم فی ھذا الحدیث قد
تنازعوا فی الفقہ فارتفعت اصواتھم فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لذلک
فلم یعبہ علیھم ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا ہم نے آپس میں گوشت شکار کا کہ
کھاوے اوسکو محرم اور حضرت سوتے تھے سو ہماری آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے سو فرمایا کہ تم
کس چیز میں جھگڑتے ہو ہمنے کہا کہ شکار کے گوشت میں کہ کھاوے اوسکو محرم سو حکم کیا ہمکو حضرت نے
ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب حلال آدمی شکار کو ذبح کرے
تو محرم کو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اگرچہ اوسنے اوسکے لیے ذبح کیا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح
کا امام محمد نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں انکو اس حدیث میں کہ وہ اسکی فقہ میں جھگڑے تھے کہ
کسی نے کچھ اختیار کیا اور کسی نے کچھ سو انکی آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے اور انپر عیب نہ کیا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا اشترک القوم
المحرمون فی صید فعلی کل واحد منھم جزاؤہ **قال محمد** وبہ ناخذ
وھو قول ابی حنیفۃ الا تری ان القوم یقتلون الرجل جمیعا خطأ فعلی کل واحد
کفارۃ عتق رقبۃ مؤمنۃ فان لم یجد فصیام شھرین متتابعین ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب محرم لوگ شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر اوسکا بدلا ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اگر کئی لوگ ملکر
ایک مرد کو قتل کریں تو ہر ایک پر کفارہ ہے آزاد کرنا ایک غلام مسلمان کا پس اگر غلام نہ پاوے تو روزے
رکھے دو مہینے کے پے در پے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الھیثم بن ابی الھیثم
عن الصلت بن حنین عن عبد اللہ بن عمر قال اُھدی لہ ظبیان وبیض نعام
فی الحرم فابی ان یقبلہ وقال ھلا ذبحتموھما قبل ان تجیٔ بھما **قال محمد**
وبہ ناخذ اذا ادخل شیٔ من الصید الحرم حیا لم یحل ذبحہ ولا بیعہ وخلی

سَبِیْلَہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ صلت بن حنین سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے ابن عمرؓ کے ہرن اور
انڈے شتر مرغ کے حرم مین سو اوسنے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تم نے انکو لانے سے پہلے ذبح
کیون نہین کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی شکار زندہ حرم مین داخل کیا جاوے
تو نہین جائز ہے ذبح کرنا اوسکا اور نہ بیچنا اوسکا اور خالی کیجاوے راہ اوسکی یعنے اوسکو چھوڑ دیا جاوے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ عَطِبَ ھَدْیُہٗ فِی الطَّرِیْقِ جسکی قربانی راہ مین مرنے کے
قریب پہنچ وہ کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ خَالَتِہٖ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ سَاَلْتُھَا عَنِ الْھَدْیِ اِذَا
عَطِبَ فِی الطَّرِیْقِ کَیْفَ یَصْنَعُ بِہٖ قَالَتْ اَکْلُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ تَرْکِہٖ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ اَبُوْ
حَنِیْفَۃَ فَاِنْ کَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِہٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَیْکَ مَکَانَہٗ وَاِنْ کَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ
بِہٖ عَلَی الْفُقَرَاۗءِ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ فِیْ مَکَانٍ لَّا یُوْجَدُ فِیْہِ الْفُقَرَاۗءُ فَانْحَرْہُ وَاغْمِسْ نَعْلَہٗ فِیْ
دَمِہٖ ثُمَّ اضْرِبْ بِہٖ صَفْحَتَہٗ ثُمَّ خَلِّ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَ فَاِنْ اَکَلْتَ مِنْہُ شَیْئًا
فَعَلَیْکَ مَکَانَ مَا اَکَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِہٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَیْکَ مَکَانَہٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِھٰذَا نَاْخُذُ ترجمہ ابرہیم کی خالہ سے روایت ہے کہ مینے عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا جبکہ راہ مین
مرنیکے قریب پہنچ کہ اوسکو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اسکا کہانا میرے نزدیک بہتر ہے چھوڑنے
اسکے سے واسطے درندون کے امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو کر تو ساتھ اوسکے
جو چاہے اور واجب ہی تجہپر بدلا اوسکا اور اگر قربانی نفل ہو تو اوسکو فقیرونپر خیرات کر اور اگر قربانی
ایسی جگہہ ہلاک ہونے لگے کہ وہان فقیر موجود نہون تو اوسکو ذبح کر اور رنگ جوتا اسکا اوسکے
خون مین یعنے جوتا کہ اوسکے ہار مین ہی اوسکو رنگ کر اوسکی گردن پر چھاپا لگا پہر چھوڑ دے در
میان ہدی کے اور درمیان لوگون کے اوسکو کہا دین یعنے فقیر ونکو اوسکے کہانے سے منع
نکر اور اگر تو اوس سے کچھ کہا دیگا تو واجب ہے تجہپر بدلا اسکا کہ تو نے کہایا اور اگر تو چاہے تو کر ساتھ
اوسکے جو تجہکو خوش لگے اور واجب ہے تجہپر بدلا اوسکا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **ف**
نفع مین لکہا ہے کہ ہدی دو قسم ہے واجب اور نفل ہدی واجب ہدی قران کی ہے اور ہدی تمتع
کی اور ہدی جنایات کی اور ہدی نذر اور احصار کی اور ہدی نفل او رمتعہ اور قران اور قربانی سے

کھانا درست ہے اور اسکے سوا اور جو شکار کا گوشت کھانا درست نہیں کہ وہ کھا سکتا ہیں اور ہدی
اس جانور کو کہتے ہیں کہ حرم میں ذبح کیا جاتا ہے واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری و دنبہ ہو یا گائے
بیل بھینس یا اونٹ **بَابُ مَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ** کیا چیز جائز ہے محرم کو کپڑے
اور خوشبو سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ خارجہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ محرم کو ہمیانی باندھنی درست ہے
اونھوں نے کہا کہ اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا -
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ
قَالَ بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فِي السَّعْيِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ بِلَوْنِ الْمَغْرَةِ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ أَتَلْبَسُ هٰذَيْنِ الْمَصْبُوغَيْنِ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ إِنَّمَا صَبَغْنَاهُمَا بِمَدَرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا لِأَنَّهُ لَيْسَ بِطِيبٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ کثیر بن جمہان
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سعی میں تھے اور ان پر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے کہ اچانک ان کو ایک
مرد سامنے آیا سو اوس نے کہا کہ کیا تو دونوں رنگے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اس حال میں کہ تو محرم ہے
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکو
ساتھ کچھ خوف نہیں سمجھتے اس واسطے کہ نہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ طِيبِ الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ لَأَنْ أُصْبِحَ أَطْلِي
بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ
يَتَطَيَّبَ لِشَيْءٍ مِنَ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کو
احرام کی حالت میں خوشبو لگانے کا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک
بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق محرم
کو ملنا کسی چیز کا خوشبو سے پیچھے احرام کے کہ اوسکا اثر احرام کے بعد بدن میں باقی رہے **بَابُ
مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ** بیان اس چیز کا کہ قتل کرے اوسکو محرم جانوروں سے **مُحَمَّدٌ**

قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رض قال یقتل المحرم الفارة والحیة
والکلب العقور والحداة والعقرب قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة و
ما عدا علیک من السباع فقتلته فلا شیء علیک ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا
کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے کو اور سانپ کو اور کتے کاٹنے والے کو اور چیل کو اور
بچھو کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ احرام میں ان جانوروں
کا مارنا درست ہے اور جو جانور کہ تجاوز کرے تجھپر درندے چارپایوں سے اور تو اوسکو مار ڈالے تو تجھپر
کچھ کفارہ نہیں محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا سالم الافطس عن سعید
بن جبیر قال صحبت ابن عمر فبصر بحداة علی دبر بعیر فاخذ القوس فرماها
وهو محرم قال محمد وبهذا کله ناخذ وما عدا علیک من السباع فقتلته
فلا شیء علیک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے صحبت کی سو اونہوں نے اپنے
اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی سو تیر لیکر اوسکو مارا اور حالانکہ وہ محرم تھے امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں
سب احکام کو ہم لیتے ہیں **باب** تزویج المحرم احرام کی حالت میں نکاح کرنیکا بیان۔
محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن الهیثم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
تزوج میمونة بنت الحارث بعسفان وهو محرم قال محمد وبه ناخذ لا نری بذلک
باسا ولکنه لا یقبل ولا یلمس ولا یباشر حتی یحل وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ہیثم سے روایت
ہے کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں اور حالانکہ آپ محرم تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے ولیکن نہ بوسہ لیوے نہ ہاتھ لگاوے اور نہ بدن سے بدن
لگاوے یہانتک کہ احرام کھلے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** بیع بیوت
مکة واجر مکة مکے کے گھروں کے بیچنے اور انکے اجرت کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفة
عن عبید الله بن ابی زیاد عن ابن ابی نجیح عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال من اکل من اجور مکة شیئا فانما یاکل نارا وکان
ابوحنیفة یکره اجور بیوتها فی الموسم من الرجل یعتمر ثم یرجع فاما المقیم والمجاور
فلا یری باخذ ذلک منهم باسا قال محمد وبه ناخذ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اجرت کھاوے سو آگ کھاتا ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے
تھے کہ حج کے دنوں میں مکے کے گھروں کی اجرت لینی مکروہ ہے اور اسیطرح جو کوئی عمرہ کرکے پھر جاوے
اس سے بھی اجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اوس سے اجرت لینی درست
ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ فَاَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھروں کا بیچنا اور ان کا مول کھانا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین مکے کا لیکن اسمیں گھر بنانا
درست ہے **بَابُ الْاِيْمَانِ** ایمان کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ
مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ وَاِنْ
زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ
وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ اَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَّابَةِ يُوْمِئُ
بِهَا اِلٰى اَرْنَبَتِهٖ **ترجمہ** ابودرداء سے روایت ہے کہا کہ جس حالت میں کہ میں حضرت کے پیچھے سوار تھا
تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق بندگی
کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو واجب ہو جاتی ہے اوسکو لیے بہشت یعنی وہ بہشت میں
ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے سو آپ مجھ سے چپ رہے پھر ایک
گھڑی چلے پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے
اور میں اوسکا رسول ہوں تو اسکے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور
چوری کرے حضرت نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملے ناک ابوالدرداء کا۔

(راوی نے کہا) سو گویا کہ میں دیکھتا ہوں ابو بردہ اسکی شہادت کی اونگلی کو کہ اوس سے اپنے ناک کی
طرف اشارہ کرتے تھے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عبد الکریم بن
ابی المخارق عن طاوس قال جاء رجل الی ابن عمر رض فقال یا ابا عبد الرحمن ارأیت هؤلاء
الذین یسرقون اغلاقنا ویفتحون ابوابنا اکفار هم قال لا قال ارأیت هؤلاء
الذین یتأولون من القران ویشهدون علینا بالکفر ویستحلون دماءنا اکفار هم
قال لا فکیف اذا قال لا حتی یجعلوا مع الله شریکا معنی مثنی قال طاوس کانی
انظر الی اصبع ابن عمر وهو یحرکها ترجمہ طاوس سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا
سو اس نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل چوراتے
ہیں اور ہمارے دروازے کھولتے ہیں کیا یہ وہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں اس نے کہا بھلا بتلا تو کہ
یہ لوگ کہ قرآن میں تاویل کرتے ہیں اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے خون حلال
جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں یہانتک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک ٹھیراویں
پس کس طرح ہے جبکہ ابن عمر نے کہا نہیں طاوس نے کہا جیسے کہ میں ابن عمر کی اونگلی کو دیکھتا ہوں
اور وہ اسکو ہلاتے تھے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا علقمة بن مرثد
عن ابن بریدة الاسلمی عن ابیه قال کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال اذهبوا بنا نعود جارنا هذا الیهودی قال فاتیناه فقال کیف انت وکیف
فسأله ثم قال یا فلان اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله فنظر الرجل الی
ابیه وکان عند رأسه فلم یرد علیه شیئا فسکت فقال یا فلان اشهد ان لا اله
الا الله وانی رسول الله فنظر الرجل الی ابیه فلم یکلمه فسکت ثم قال یا فلان اشهد
ان لا اله الا الله وانی رسول الله فقال له ابوه اشهد له فقال اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول الله
فقال رسول الله صلعم الحمد لله الذی اعتق بی نسمة من النار قال محمد وبهذا ناخذ لا نری بعیادة الیهودی والنصرانی باسا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو کہ ہم بیمار پرسی کریں اس ہمسائے کی جو یہودی ہے کہا کہ ہم اسکے پاس
آئے سو حضرت نے فرمایا کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے سو آپ نے اس سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے
یعنی اوس یہودی کو کہا کہ گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور میں خدا

کا رسول ہون اُس نے اپنے باپ کیطرف دیکہا اور وہ اسکے سر کے پاس بیٹہا تہا سو اوسکے باپنے اوسکو کچہ جواب نہ دیا سو وہ
چپ رہا پہر حضرت صلعم نے فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوی لائق عبادت کے نہین
اور مین خدا کا رسول ہون سو اوسنے اپنے باپ کیطرف دیکہا سو اوسنے اوس سے کچہ کلام نہ کی سو وہ
چپ رہا پہر فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوی لائق عبادت کے نہین اور مین
خدا کا رسول ہون سو اوسکے باپنے اوسکو کہا کہ اوسکے لیے گواہی دے سو اس نے کہا کہ گواہی دیتا
ہون مین اسکی کہ سوا خدا کے کوی لائق بندگی کے نہین اور آپ خدا کے رسول ہین سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی مین کچہ ڈر نہین محمدؒ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِیُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِیِّ
قَالَ جَاءَ یَهُوْدِیٌّ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ اَرَاَیْتَ قَوْلَهٗ سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَیْنَ النَّارُ فَقَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اَجِیْبُوْهُ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهُمْ فِیْهَا شَیْءٌ فَقَالَ عُمَرُ اَرَاَیْتَ النَّهَارَ اِذَا جَاءَ اَلَیْسَ یَمْلَاُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاَیْنَ اللَّیْلُ قَالَ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ
وَالَّذِیْ نَفْسُكَ بِیَدِهٖ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ عُمَرُ وَالنَّارُ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ اِنَّهَا لَفِیْ کِتَابِ
اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ کَمَا قُلْتَ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ پاس
آیا اور کہا کہ بہلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو طرف مغفرت کی اپنے رب سے اور بہشت کی کہ چوڑاؤ
اوسکا برابر آسمانون اور زمین کے ہے پس دوزخ کہان ہے عمرؓ نے اصحاب سے کہا کہ اوسکو جواب دو سو
انکو اس باب مین کوئی چیز یاد نہ تہی عمرؓ نے کہا کہ بہلا بتلا تو کہ جب دن چڑہتا ہے تو کیا آسمانون اور
زمین کو روشنی سے پر نہین کرتا اوس نے کہا کیون نہین عمرؓ نے کہا پس رات کہان ہے اوس نے
کہا جسجگہہ اللہ چاہے ہے یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اوسکے قابو مین تیری جان ہے ای امیر
المؤمنین عمرؓ نے کہا کہ دوزخ بہی اوس جگہہ ہے جہان اللہ چاہے ہے وہ بیشک اللہ کی کتاب اتاری
مین ہے جیسے کہ تو نے کہا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ عَطَاءٍ اِذْ

ابی رباح قال لہ علقمة بن مرثد الحضرمی قال ان بمصرنا قوما صالحین یقولون اشهد نا انا مومنون نشهد انا من اهل الجنة قال فقولوا انکم مومنون و لا تقولوا انا من اهل الجنة فو الله ما فی السماء ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا عبد صالح الا لله علیه السبیل و الحجة اما ملک اطاع الله طاعة حسنة فالله من علیه بتلک الطاعة فهو مقصر علی شکرها او نبی مرسل او عبد صالح اذنب فلله علیه السبیل و الحجة ترجمہ امام ابوحنیفہ رح سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی رباح کے پاس بیٹھا تھا سو اسکو علقمہ بن مرثد نے پوچھا کہ مصر میں کچھ نیک لوگ ہیں کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم ایماندار ہیں گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بہشتی ہیں سو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ مقرر تم ایماندار ہو اور یہ نہ کہو کہ ہم بہشتی ہیں سو قسم ہے خدا کی کہ نہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی بندہ نیک مگر کہ خدا تعالے کو اوسپر راہ اور حجت ہو اسپر فرشتہ سو اوسنے خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی سو خدا تعالے نے اوسپر یہ احسان کیا کہ اوسکو اس بندگی کی توفیق دی سو وہ قصوروار ہے اوسکے شکر میں اور اسپر نبی مرسل اور نیک بندہ سو انسے گناہ کیا سو خدا کو اوسپر راہ حجت ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عطاء بن ابی رباح عن عبد الله بن رواحة انه سمی شاة من غنمه لرسول الله صلی الله علیه وسلم و اوصی بها جاریة له کانت فی الغنم فکان یتعاهدها و ینظر الیها کلما اتی الغنم حتی سمنت و صلحت فجاء یوما فتفقدها من الغنم فسألها عنها فقالت ضاعت و لطم وجهها فلما سری ذلک عنه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بالقصة فقال لها املک نفسی ان لطمتها قال فاعظم ذلک النبی صلی الله علیه وسلم وقال لعلها مومنة قال یا رسول الله انها سوداء قال فقال ایت بها فلما جاء بها قال لها النبی صلی الله علیه وآله وسلم امومنة انت قالت نعم قال فاین الله قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم هی مومنة قال فقال عبد الله بن عبد الله بن رواحة هی حرة یا رسول الله ترجمہ عبداللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ اوسنے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام

اسمائے الٰہی الی السماء

کی تھی اور اپنی لونڈی کو کہ بکریوں میں تھی اوسکو وصیت کی کہ اوسکی نگہبانی کرے سو وہ اسکی نگہبانی
کرتی تھی اور اسکی طرف دیکھتے تھے جبکہ بکریوں میں آتے تھے یہانتک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوگئی
سو ایک دن وہ آیا اور اوسکو بکریوں سے گم پایا سو اوس نے اس لونڈی سے اوسکا حال پوچھا اوس نے
کہا کہ وہ بکری ضائع ہوگئی سو اس نے اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا سو جب اوسکا غصہ دور ہوا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو اس قصے سے خبر دی اور اوس نے کہا کہ نہ قادر ہوا میں اپنی
جان پر اوسکے طمانچہ مارنے سے یعنے مجھ بے اختیار ہوگیا تھا سو یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا
شاید کہ وہ ایماندار ہے اوس نے کہا یا رسول اللہ وہ سیاہی ہے حضرت نے فرمایا اوسکو لے آ سو جب اسکو
لایا تو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ کیا تو ایماندار ہے اوس نے کہا ہاں فرمایا خدا کہاں ہے اوس نے کہا
آسمان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں اوس نے کہا آپ خدا کے رسول ہیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایماندار ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ وہ آزاد ہے یا حضرت باب

الشفاعۃ شفاعت کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال سألتہ عن قول اللہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین قال یعذب اللہ
قوماً ممن کان یعبدہ ولا یعبد غیرہ وقوماً ممن کان یعبد غیرہ ثم یجمعہم
فی النار فیعیر الذین کانوا یعبدون غیرہ الذین کانوا یعبدونہ فیقولون علیہ
لا نعبد ما غیرہ فما اغنت عنکم عبادتکم ایاہ وقد عذبتم معنا فیاذن الرب
تبارک وتعالی للملائکۃ والنبیین فیشفعون فلا یبقی فی النار احد ممن کان
یعبدہ الا اخرجہ حتی یتطاول للشفاعۃ ابلیس لعبادتہ الاولی قال فیقول ربما
یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ پوچھنے ابراہیم سے آیت ربما یود
الذین الخ کی تفسیر پوچھی یعنے اکثر اوقات آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان
ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگوں میں سے کہ فقط اوسی کی عبادت
کرتے تھے اسکے سوا کسی کی عبادت نکرتے تھے اور عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگوں میں سے
کہ خدا تعالے کے سواے غیر کی عبادت کرتے تھے پھر جمع کریگا انکو آگ میں پس عار دلاوینگے
وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اون لوگوں کو کہ خدا کی عبادت کرتے تھے سو کہینگے کہ ہمکو

تو اسواسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوا ہی اوسکی عبادت کی سو نہ دفع کیا تم سے تمہاری عبادت کرنے
نے خدا کو کچھ اور سقر عذاب کیے گئے تم ساتھ ہمارے سو اجازت دیگا اللہ تعالی واسطے فرشتون کے
اور پیغمبرون کے سو شفاعت کرینگے سو نہ باقی رہیگا آگ مین کوی جو اوسکے عبادت کرتا تھا
مگر کہ اوسکو نکالیگا یہانتک کہ گردن دراز کریگا شیطان واسطے پہلی عبادت اپنی کے
کہا پس کہیگا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ الْعَبْسِيِّ
عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رض قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتِنِيْنَ قَدْ اَمْتَحَشَتْهُمُ النَّارُ ترجمہ
حذیفہ سے روایت ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین کچھ لوگ بدبو دار جلا دیا انکو آگ نے یعنے آگ سے نکالکر
بہشت مین داخل کیے جاوینگے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ
اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ
ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ
ذَكَرَ اللّٰهُ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِيْنَ ترجمہ ابی زعراء سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عذاب کریگا اللہ ایک قوم کو
اہل ایمان مین سے بدلے گناہون انکے کے پھر نکالیگا انکو ساتھ شفاعت محمد کے یہانتک کہ نہ رہیگا
دوزخ مین مگر جسکو اللہ نے ذکر کیا کہ کس چیز نے تمکو دوزخ مین ڈالا وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور
نہ تھے کہلاتے محتاج کو اور ہم تھے بات مین گھستے ساتھ گھسنے والون کے اور ہم تھے جھٹلاتے قیامت
کے دن کو یہانتک کہ آ پہنچی ہمکو موت یعنی بات مین گھستے پھر کام مین نہ آویگی انکو سفارش سفارش
کرنیوالون کی محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ قَالَ
يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُؤْتٰى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ غُسْلَ الثَّعَارِيْرِ

ثم يدخلون الجنة فيسمون الجهنميين ثم يطلبون إلى الله تعالى فيذهب ذلك الاسم عنهم ۔ محمد

قال أخبرنا أبو حنيفة عن شداد بن عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري بمثل ذلك

ترجمہ ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ حجت بسے بیچارہ ان الجنبکر تو طلب بیٹھے کہ بنا ہو مشکانا اپنا دوزخ مرید اور مین نے مجکو اس آیت کو پوچھا اور کہہ بات جاگتا رہو ساتھہ نماز کے کر وہ زیادتی ورجہ کی ہے واسطے تیرے عنقریب ہے کہ اٹھا وے تجھکو خدا تیرا اسرا بیے مقام مین اور ہی کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہا عذاب کریگا خدا ایک قوم کو اہل ایمان سے بسبب گناہون اونکے کے پہر نکالیگا اون کو ساتھہ شفاعت حضرت محمد کے ساتھ اونکو ایک نہر مین ڈالا جاوے گا کہ اوسکو آب حیات کہتے ہین سو اوس مین ہنا دیے جاوینگے مانند بہانے شاریکی پہر داخل کیے جاوینگے بہشت مین لوگ اون کا نام جہنمی کہینگے پہر التجا کرینگے طرف اللہ کے سو خدا اون کا یہ نام دور کر دیگا امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبد الرحمن سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے ۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن صهيب الفقير

أنه قال له الفقير عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال سألته عن الشفاعة فقال يعذب الله قوما من أهل الإيمان ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم قال قلت فأين قول الله تعالى يريدون أن يخرجوا من النار وما هم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم فقال اقرأ ما قبلها إن الذين كفروا ترجمہ یزید فقیر سے روایت ہے کہ مین نے جابر بن عبد اللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچھا اوسنے کہا اللہ عذاب کریگا ایک قوم کو اہل ایمان مین سے پہر نکالیگا اونکو ساتھہ شفاعت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے کہا پس کہان ہے یہ آیت کہ ارادہ کرینگے نکلنے کا دوزخ سے اور نہین وہ نکلنے والے اوس مین سے اور واسطے اونکے عذاب ہے ہمیشہ رہنے والا سو اوسنے مجہکو کہا کہ یہ اون لوگون کی حق مین ہے جو کافر ہوئے اور اوس سے پہلے کی آیت پڑہ ۔ باب القضاء والقدر تقدیر کے بیان کا بیان محمد قال أخبرنا أبو

حنيفة قال حدثنا أبو الزبير عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سأله سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي فقال يا رسول الله أخبرنا عن عمرتنا هذه ألعامنا هذا أم للأبد فقال للأبد قال أخبرنا عن ديننا كأنا خلقنا له أفي شيء العمل الذي جرت به الأقلام وثبتت به المقادير أم في شيء

مقام محمود سے مراد شفاعت ہے

نستأنف فيه العمل قال في شيء قد جرت به الاقلام وثبتت به المقادير قال ففيم
العمل يا رسول الله فقال اعملوا فكل عامل ميسر من كان من اهل الجنة يسر
لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل النار يسر لعمل اهل النار ثم تلا هذه الاية
فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب
بالحسنى فسنيسره للعسرى ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے سراقہ بن مالک نے حضرتؐ سے پوچھا سو
عرض کی کہ یا حضرتؐ خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس عمرہ سے کہ فقط اسی سال کے لیے ہیں یا واسطے ہمیشہ
کے حضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہمیشہ کو درست ہے اوس نے
کہا خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس دین سے گویا کہ ہم اوسکے لیے پیدا کیے گئے ہیں کس چیز میں ہے عمل اوس چیز
میں کہ جاری ہوئیں ساتھ اوسکے قلمیں اور ثابت ہوئیں تقدیریں کیا اوس چیز میں کہ ہم اوس میں
ابتدا سے عمل کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا عمل اس چیز میں ہے کہ جاری ہوئیں ساتھ اوسکے قلمیں اور
ثابت ہوئیں ساتھ اوسکے تقدیریں اوس نے کہا پس کس چیز میں ہے عمل یا حضرتؐ اور کس حساب میں
ہے یعنی جب ہر چیز مقدر ہو تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت سو حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک
شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو بہشتیوں میں سے ہوگا اوسکو بہشتیوں
کا عمل آسان معلوم ہوگا اور جو دوزخی ہوگا تو اوسکو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر حضرتؐ نے
یہ آیت پڑھی سو جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج پہنچاویں گے آسانی
میں اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج پہنچاویں گے سختی
میں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبد العزيز بن رفيع عن مصعب بن سعد
بن ابي وقاص عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس الا قد كتب
الله مدخلها ومخرجها وما هي لاقية فقال رجل من الانصار ففيم العمل يا رسول الله
قال كل من كان من اهل الجنة يسر لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل النار
يسر لعمل اهل النار فقال الانصاري الان حق العمل ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں مگر کہ خدا نے لکھی ہے جگہ داخل ہونے اوسکی کی اور
جگہ نکلنے اوسکے کی اور جس چیز کو وہ ملنے والی ہے سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کس چیز میں ہے

یا حضرت فرمایا جو بہشتی ہوگا اوسکے بہشتیون کا عمل آسان ہوگا اور جو دوزخی ہوگا اوسکو دوزخیون کا
عمل آسان معلوم ہوگا یعنے یہ نیک عمل ہی تقدیر ہی کا اثر ہے اسکو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو سوال صحابی
نے کہا کہ اب ثابت ہوا عمل محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا علقمة بن مرثد
الحضرمي عن يحيى بن يعمر قال بينا نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
إذ دائيت ابن عمر رض قاعد في جانبه فقلت لصاحبي هل لك أن تأتي ابن عمر فنسأله
عن القدر فقال نعم فقلت دعني حتى أكون أنا الذي أسأله فإني أعرف به منك
فأتيناه فقعدنا إليه فقلت يا أبا عبد الرحمن إنا قوم نتقلب في هذه الارضين
فربما قدمنا البلد به قوم يقولون لا قدر قال أبلغهم أني منهم بريء وأني
لو أجد أعوانا لجاهدتهم ثم قال نعم أنشأ يحدثنا قال بينا نحن عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه إذا أقبل شاب جميل حسن اللمة طيب الريح
عليه ثياب بياض فقال السلام عليك يا رسول الله السلام عليكم فرد النبي صلى
الله عليه وسلم ورددنا ثم قال أدنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة أو
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال أدنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة أو
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال أدنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة أو
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال أدنو يا رسول الله فقال ادنه حتى جلس فألصق
ركبتيه بركبتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال أخبرني عن الإيمان
ما هو قال الإيمان بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره
وشره من الله قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كأنه يعلم قال فأخبرني
عن شرائع الإسلام ما هي قال إقام الصلوة وإيتاء الزكوة وحج البيت وصوم
شهر رمضان والاغتسال من الجنابة قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كأنه
يعلم قال فأخبرني عن الإحسان ما هو قال تعمل لله كأنك تراه فإن لم تكن
تراه فإنه يراك قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كأنه يعلم قال فأخبرني
عن قيام الساعة متى هو قال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل قال صدقت

فتعجبنا لقوله صدقت فانصرف ونحن نراه اذ قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم علي بالرجل فسرنا في اثره فما ندري اين توجه ولا رأينا منه شيئا فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال هذا جبرئيل اتاكم يعلمكم معالم دينكم ما اتاني صورة قط الا وانا اعرفه فيها قبل هذه الصورة ترجمہ یحیے بن یعمر سے روایت ہی کہ جس حالت مین کہ ہم حضرت کی مسجد مین بیٹھے تہے کہ ناگاہ مین نے ابن عمر کو مسجد کی ایک طرف مین بیٹھے دیکھا سو مین نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر پاس آوے اور اس تقدیر کا مسئلہ پوچہے اوس نے کہا ہان سو مین نے کہا کہ مجہ کو چہوڑ یہانتک کہ پہلے مین ہی اُس سے پوچہون کہ مین زیادہ رفیق ہون اوسکا تجہہ سے سو ہم اوسکے پاس آئے اور اسکے پاس بیٹھے سو مین نے اس سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن ہم ایک قوم مین کہ ان زمینون مین پہرتے ہین سو اکثر اوقات ہم ایک شہر مین جاتے ہین کہ اسمین کچہ لوگ ہوتے ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر نہین ابن عمر نے کہا کہ سو پہنچا دے انکو یہ بات کہ مین انسے بیزار ہون اور اگر مین مددگار پاؤن تو اون سے جہاد کرون پہر ہمسے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ جس حالت مین کہ ہم کچہ اصحاب مین حضرت کے پاس بیٹھے تہے کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بو اور سپید کپڑے تہے سو اوس نے کہا کہ سلام ہو آپ کو یا حضرت سلام تمکو سو حضرت صلی الله علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بہی دیا پہر اوسنے کہا کہ یا حضرت کیا مین آپسے قریب ہوؤن آپنے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پہر آپ کی تعظیم کو کہڑا ہوا پہر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپسے نزدیک ہوؤن حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پہر آپ کی تعظیم کو کہڑا ہوا پہر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپسے نزدیک ہوؤن آپنے فرمایا قریب ہو یہانتک بیٹہ گیا اور اپنے دونون زانو حضرت کے زانو سے ملائے پہر کہا کہ مجہہ کو ایمان کی حقیقت تبلایے کہ کیا ہے حضرت نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے الله کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور اسکی پیغمبرون کو اور پچہلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو بہلی ہو یا بری الله کیطرف سے ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اوس نے کہا کہ آپ مجہکو اسلام کے اصول تبلایے وہ کیا ہین حضرت نے فرمایا نماز کا اچہی طرح پڑہنا اور زکوۃ کا دینا اور مہینے رمضان کا روزہ رکہنا اور خانے

کیسے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا اوس نے کہا تم نے سچ کہا سو ہمنے تعجب کیا اوسکا اس قول سے کہ آپنے سچ
کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پہر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلایئے وہ کیا ہے
حضرتؐ نے فرمایا احسان یہی کہ تو اسکی ایسی عبادت کرے جیسیکہ اوسکو دیکہہ رہا ہے سو اگر اسطرح کا دیکہنا
تجہسے نہ ہو سکے تو یون جان کہ وہی تجہکو دیکہتا ہے اوس نے کہا آپنے سچ کہا سو ہم نے اوسکے اس قول
سے تعجب کیا کہ آپنے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پہر اون سے کہا کہ آپ مجھکو قیامت کا حال بتلایئے
کہ کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچہ زیادہ تر نہین جانتا یعنے قیامت
کے نجاننے مین مین اور تم دونو برابر ہین اوس نے کہا آپنے سچ فرمایا سو ہم نے اوس کے اس قول سے
تعجب کیا کہ آپنے سچ کہا سو وہ پہرا اور ہم اوسکو دیکہتے تہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس
پہیر لاؤ سو ہم اوس کے پیچہے گئے سو ہم نہین جانتے کہ کہان گیا اور نہ ہم نے اوس سے کوئی چیز دیکہی
سو ہم نے یہ بات حضرتؐ سے ذکر کی حضرتؐ نے فرمایا یہ جبرئیل تہا تمہارے پاس آیا تہا تمکو دین سکہانے
کو وہ کبہی کسی صورت مین میرے پاس نہین آیا مگر کہ مین اوسکو پہچانتا ہون پہلے اس صورت کے **ف**
اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہین یعنے سب حدیثون کی جڑ ہے سو اسطرح کہ جو مطالب اور حدیثون
مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے
خدا کو یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیون سے موصوف ہے اسکے
سوای کوئی لائق عبادت کے نہین اور فرشتون کو یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے
ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت خدا کے حکم سے
ساری عالم کا انتظام کرتے ہین اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اون مین ہے
سو سچ ہے اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو
اپنی کمال حکمت سے اونسون کیطرف بہیجا کہ نیک راہ بتلاوین انکا دین اور دنیا سنوارین اور ان کو
قسم قسم کے معجزات دیکر کہ انکی مانند کوئی عاقل آدمی نہ لاسکے وہ سب گناہون سے پاک
مین صغیرے ہون یا کبیرے نبوت سے پہلے ہی ہو یا پیچہے بہی اور یہی مذہب ٹہیک ہے اور قیامت
کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرتؐ
نے فرمایا سو سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پہونکنا اور مردون کا جینا اور حساب کتاب اور عمل

کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب خبریں حق
ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہو گا
بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اوسکی خواہش کے نہ کوئی پتا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے
آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکی سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر
کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ گفتگو کرنی اسمیں بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہماری میں
اتنی سمائی طاقت سے کہ کارخانہ خدا کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث سے منع
فرمایا یہ ایمان فصل ہے محمدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عُبَیْدِ الْاَعْلٰی التَّیْمِیِّ عَنْ
اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَیْنَا هُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِالْجَابِیَةِ اِذْ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ
اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ فَقَالَ قِسٌّ مِنْ تِلْكَ الْقُسُوْسِ مَا یَقُوْلُ اَمِیْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ قَالُوْا یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ فَقَالَ بَرْكَسْتُ اللّٰهُ
اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّضِلَّ اَحَدًا فَبَلَغَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَذَبْتَ بَلِ اللّٰهُ اَضَلَّكَ وَ
اللّٰهِ لَوْلَا عَهْدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ ترجمہ عبدالاعلی سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت
عمر خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ ناگاہ اونھوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ بیشک
خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سو یہودیوں کے ان عالموں میں سے
ایک عالم نے کہا کہ امیر المومنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا
ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے اس یہودی نے کہا کہ ہمیں برگیا اللہ زیادہ عادل ہے اس
سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات انکی
حضرت عمر کو پہنچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھکو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد
نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا محمدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ [illegible] یُحَدِّثُهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَكُوْنُ النُّطْفَةُ
فِی الرَّحِمِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَقَةً اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ مُضْغَةً اَرْبَعِیْنَ
یَوْمًا ثُمَّ یُبْعَثُ مَلَكٌ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰی شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ وَمَا رِزْقُهٗ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ الشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِهٖ ترجمہ عبداللہ بن مسعود

سے روایت ہے کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی
ہوجاتا ہے پھر چالیس مین گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہے
کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی کتنی ہے یعنے محتاج
ہوگا یا مالدار امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ مین
بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جسنے غیر سے نصیحت پکڑی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تقدیر حق ہے اور نیک بخت ہونا اور بدبخت ہونا مقدر ہوچکا ہے **بَابُ مَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْحُرِّ
مِنَ التَّزْوِیْجِ** آزاد مرد کو کتنی عورتین نکاح کرنی درست ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِیُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؓ فِیْ قَوْلِ
اللّٰہِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ
مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ اُحِلَّ لَکُمْ اَرْبَعٌ وَحُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھَاتُکُمْ اِلٰی اٰخِرِ
الْاٰیَۃِ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمُحْصَنٰتُ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ بَعْدَ الْاَرْبَعِ **ترجمہ** حضرت
علی سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ حرام ہوئین تمپر نکاح بندہ مین عورتین مگر جنکے مالک ہوجاوین
تمہارے ہاتھ کہا تھے کہتے کہ نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتون سے دو دو تین تین چار چار حضرت
علی نے کہا حلال ہوئین تمکو چار عورتین اور حرام ہوئین تمپر تمہاری مائین آخر آیت تک کہا حرام ہوئین
تمپر نکاح بندہ مین عورتین مگر جنکے مالک ہوجاوین تمہارے ہاتھ پیچھے چار عورتون کے یعنے آزاد
عورتین چار سے زیادہ درست نہین لیکن اگر چار کے بعد لونڈی کا مالک ہو تو درست ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا نَکَحَ الرَّجُلُ الْاَمَۃَ عَلَی الْحُرَّۃِ
فَنِکَاحُ الْاَمَۃِ فَاسِدٌ وَاِذَا نَکَحَ الْحُرَّۃَ عَلَی الْاَمَۃِ اَمْسَکَھُمَا جَمِیْعًا وَیَقْسِمُ لِلْحُرَّۃِ لَیْلَتَیْنِ
وَلِلْاَمَۃِ لَیْلَۃً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد آزاد عورت پر لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہے
اور جب لونڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونو کو رکھے اور تقسیم کرے واسطے آزاد عورت کے
دو راتین اور واسطے لونڈی کے ایک رات امام محمدؒ نے کہا اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ

لِلْحُرِّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْکَاتٍ اَوْ ثَلٰثًا اَوْ اِثْنَتَیْنِ وَوَاحِدَۃً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَهٗ
اَنْ یَّتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَاۗءِ مَا یَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کو نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور ایک
سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اوسکو نکاح کرنا لونڈیوں سے وہ چیز کہ جائز ہے
اوسکو آزاد عورتوں سے یعنے جتنی آزاد عورتوں سے اوسکو نکاح کرنا درست ہے اوتنی لونڈیوں سے بھی
نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب مَا یَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ** غلام کو
کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَیْنِ اَوْ مَمْلُوْکَتَیْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو نکاح کرنا
مگر دو آزاد عورتوں سے یا دو لونڈیوں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا
یَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ یَّتَسَرّٰی وَلَا یَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِکَاحٍ یُزَوِّجُهٗ مَوْلَاهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو
یہ کہ لونڈی رکھے اور نہیں حلال ہے اوسکو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے کہ اوسکا مالک اوس سے نکاح کر دے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْمَکِّیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا یَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوْکَاتِ اِلَّا مِنِ ابْتَاعَ اَوْ وَهَبَ اَوْ تَصَدَّقَ اَوْ
اَعْتَقَ جَازَ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ الْمَمْلُوْکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ یَعْنِیْ اَنَّ الْمَمْلُوْکَ لَا یَحِلُّ
لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِکَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا
کہ نہیں حلال کوئی فرج لونڈیوں میں سے مگر جو خریدے یا ہبہ کرے یا خیرات کرے یا آزاد کرے تو
جائز ہے یعنے غلام کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنے نہیں حلال ہے غلام کو کوئی فرج
مگر ساتھ نکاح کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف یعنے جسکو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اسی کو لونڈی حلال ہے یعنی آزاد
مرد کو چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اوسکو لونڈی حلال نہیں مگر ساتھ نکاح کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال لا یصلح للعبد ان یتسری ثم تلا ہذہ الآیۃ
الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فلیست لہ بزوجۃ ولا ملک یمین قال محمد
وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام
کو یہ کہ لونڈی رکھے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بیبیوں پر یا اون پر کہ اونکے ہاتھ مالک ہوئے سو نہ اوسکی
بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی العبد اذا زوجہ مولاہ
فالطلاق بید العبد واذا تزوج العبد بغیر اذن مولاہ فالطلاق بید مولاہ و
یاخذ من المرأۃ ما اخذت من عبدہ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں جبکہ نکاح کردے اوسکو مالک اوسکا کہا کہ
طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اسکی
مالک کے ہاتھ میں ہے اور لیوے عورت سے جو لیا اوس نے غلام سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم قال اذا تزوج العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ فاسد وان اذن لہ بعد
ما تزوج فنکاحہ ثابت قال محمد وبہ ناخذ وانما یعنی بقولہ ان اذن لہ بعد
ما تزوج یقول ان اجاز ما صنع فہو جائز وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اسکا نکاح فاسد
ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دی تو اوسکا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اوسکا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **باب الرجل یزوج ام ولدہ** اگر کوئی اپنی ام ولد لونڈی کو کسی سے
نکاح کردے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال ولد ام الولد من غیر سیدہا اذا ولدتہ وہی ام ولد بمنزلتہا قال
محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام
ولد اپنی مالک کے سوا کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد کے

ہے یعنے اوسکا بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یزوج ام ولدہ
عبدا فتلد اولادا ثم یموت قال ہی حرۃ واولادھا احرار وہی بالخیار ان شاءت
کانت مع العبد وان شاءت لم تکن **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ولھا الخیار ایضا وان کانت تحت حر ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنے
ام ولد کو غلام سے نکاح کردے پس اولاد جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے
اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے
تو نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا اور اگر وہ آزاد کے نکاح میں ہو تو بھی اوسکو اختیار ہے **باب الرجل یتزوج
وبہ العیب وللمراۃ** اگر کوئی مرد نکاح کرے اور وہ عیبدار ہو یا عورت عیبدار ہو تو اوسکا
کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم انہ قال
فی الرجل یتزوج وھو صحیح او یتزوج وبہ بلاء لم تخیر امراتہ ولا اھلھا انھا
امراتہ ابدا لا یجبر علی طلاقھا قال وان تزوجھا وہی ھکذا لھی بتلک المنزلۃ
ترجمہ ابراہیم نے کہا اس مرد کے حق میں کہ نکاح کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اسمیں
کوئی عیب ہو تو نہ اوسکی عورت کو اختیار ہے اور نہ اوسکے گھر والوں کو وہ ہمیشہ اوسکی عورت
ہے نہ جبر کیا جاوے اوسکو اوسکے طلاق دینے پر اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت
عیبدار ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں
سو اگر عورت میں کوئی عیب ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر مرد میں کوئی عیب ہو
اور عیب اوٹھایا جاتا ہو تو اسکا حکم بھی نزدیک ہمارے وہ ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر عیب اوٹھایا
نہ جاتا ہو تو وہ بجائے ذکر لیے ہوئے اور نامرد کے ہے اوسکی عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو
اوسکے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اوس سے جدا ہوجاوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یتزوج المراۃ وبھا عیب او داء انھا امراتہ ان طلق
او امسک ولا تکون فی ھذا بمنزلۃ الاماء ان یردھا من عیب وقال ارایت لو کان

بِالرَّجُلِ عَیْبٌ لَکَانَ لَهَا اَنْ تَرُدَّهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّ الطَّلَاقَ بِیَدِ الزَّوْجِ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَکَ اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ لَوْ وَجَدَهَا رَتْقَاءَ لَمْ یَکُنْ لَهٗ خِیَارٌ لِاَنَّ الطَّلَاقَ بِیَدِهٖ وَلَوْ وَجَدَتْهُ مَجْبُوْبًا کَانَ لَهَا الْخِیَارُ لِاَنَّ الطَّلَاقَ لَیْسَ بِیَدِهَا وَکَذٰلِکَ اِذَا وَجَدَتْهُ مَجْنُوْنًا مُوَسْوَسًا یُخَافُ عَلَیْهَا قَتْلُهٗ اَوْ وَجَدَتْهُ مَجْذُوْمًا مُنْقَطِعًا لَا تَقْدِرُ عَلٰی الدُّنُوِّ مِنْهُ وَاَشْبَاهُ هٰذَا مِنَ الْعُیُوْبِ الَّتِیْ لَا تُحْتَمَلُ فَهٰذَا اَشَدُّ مِنَ الْعِنِّیْنِ وَالْمَجْبُوْبِ وَقَدْ جَاءَ فِی الْعِنِّیْنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّهَا تُؤَجَّلُ سَنَةً ثُمَّ تُخَیَّرُ وَجَاءَ اَیْضًا فِی الْمُوَسْوَسِ اَلرَّجُلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَجَّلَهَا ثُمَّ خَیَّرَهَا وَکَذٰلِکَ الْعُیُوْبُ الَّتِیْ لَا تُحْتَمَلُ هِیَ اَشَدُّ مِنَ الْمَجْبُوْبِ وَالْعِنِّیْنِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اوس عورت مین عیب ہو یا بیماری ہو کہ وہ اسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکھے اور وہ عورت اس مین بجای لونڈیون کے نہ ہوگی کہ اوسکو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلا تو اگر مرد مین کوئی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اوسکو رد کرے یعنے جیسے درست نہین ویسے وہ بھی درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسلیے کہ طلاق خاوند کے ہاتھ مین ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور اگر چاہے تو رکھے کیا نہین دیکھتا تو کہ اگر اوسکو رتقا پاوے کہ اوس سے جماع نکر سکے واسطے بند ہونے فرج اوسکے کے تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ طلاق اوسکے ہاتھ مین ہے اور اگر عورت اوسکو مجبوب پاوے تو اوسکو اختیار نہ ہوگا اسواسطے کہ طلاق اوسکے ہاتھ مین ہے اور اسیطرح جبکہ پاوے اوسکو مجنون موسوس جنون کیا جاوے اوس پر قتل اوسکے کا یعنے خوف کرتی ہو کہ مجکو قتل کر ڈالے گا یا پاوے اوسکو کوڑھی منقطع کہ اوسکے نزدیک جانے پر قادر نہ ہو اور مانند انکے عیبون سے کہ محتمل نہ ہون پس یہ سخت تر ہے نامرد سے کہ اسکا ذکر کٹا ہوا ہو اور تحقیق آیا ہے عنین کے حق مین کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی جاوے پھر اختیار دیا جاوے جس سے چاہے نکاح کرے اور موسوس کے حق مین بھی حضرت عمر سے روایت آئی ہے کہ اونہون نے اوس عورت کو مہلت دی پھر اوسکو اختیار دیا اور اسیطرح وہ عیب کہ محتمل نہ ہون زیادہ تر سخت ہین مجبوب سے اور عنین سے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ

عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یتزوج المرأة فیجدها مجذومة او برصاء قال هی امرأته ان شاء طلق وان امسک قال محمد وبه نأخذ لان الطلاق بیده ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو کوڑہی یا برص والی پاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ اوسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ طلاق اوسکی ہاتہہ مین ہے

باب ما نهی عنه من التزویج واستیمار البکر

ممنوع نکاح اور کواری عورت سے اجازت لینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عبد الملک بن عمیر عن رجل من اهل الشام عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اتاه رجل فقال یا رسول الله اتزوج فلانة فنهاه عنها ثم اتاه ثلاث مرات فنهاه ثم قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سوداء ولود احب الی من حسناء عاقر انی مکاثر بکم الامم حتی ان السقط لیظل محبنطئا یقال له ادخل الجنة فیقول لا حتی یدخل ابوای ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا مین فلانی عورت سے نکاح کرون سو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس سے پہر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے خوبصورت عورت سے کہ بانجہ ہو مین زیادتی چاہنے والا ہون ساتہہ تمہارے اور امتون سے یہانتک کہ کچا بچہ جہگڑنے والا ہوگا خدا سے اوسکو کہا جاویگا کہ بہشت مین داخل ہو سو وہ کہے گا مین داخل نہین ہونگا یہانتک کہ میرے ماباپ داخل ہون

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا تنکح البکر حتی تستأمر ورضاها سکوتها وقال وهی اعلم بنفسها لعل بها عیبا لا یستطیع لها الرجال معه قال محمد وبه نأخذ الا تری ان لا تزوج البکر البالغة الا باذنها زوجها والدها وغیره ورضاها سکوتها وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه ...... ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیجاوے کنواری عورت یہانتک کہ اس سے اجازت لیجاوے اور رضامندی اسکی چپ رہنا ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید

اوس میں کوئی عیب ہو کہ اوسکے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کی طاقت نہ رکھے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ نہ نکاح کیا جاوے کنواری بالغہ کا مگر ساتھ اجازت اسکی
کے اوسکا باپ اوسکا نکاح کرائے یا کوئی غیر اور رضامندی اوسکی سکوت اوسکا ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ** اگر کوئی
مرد نکاح کرے اور عورت کے لیے مہر مقرر نہ کرے یہاں تک کہ مر جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَسَأَلَهُ
عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ مَا بَلَغَنِي
فِي هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ قَالَ فَقُلْ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ
أَرَى لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلًا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ
قَضَيْتَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ
وَاشِقٍ الْأَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا لِمُوَافَقَةِ
رَأْيِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَجِبُ لَهَا
الْمِيرَاثُ وَالْعِدَّةُ حَتّٰى يَكُونَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَدَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَالرَّجُلُ
الَّذِي قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا قَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعود کے پاس آیا اور
اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لیے مہر مقرر نہ کیا
اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ مر گیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھکو اس باب میں حضرت سے کوئی
چیز نہیں پہونچی اوس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اسکا حکم کہہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ میری رائے
میں اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہے اور اسپر عدت ہے سو ایک مرد نے
انکے ہمنشینوں سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ اسکے ساتھ قسم کھائی جاتی ہے حکم کیا تو نے ساتھ
حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے بروع بنت واشق کے حق میں کیا سو خوش ہوا
عبداللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کبھی ایسے خوش نہ ہوا تھا واسطے موافق پڑنے
رائے اسکی کے حضرت کی حدیث کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں [illegible]

اور عدت یہانتک کہ ہو دے پہلے اس سے مہر بیٹھے اور اگر پہلے مہر ہو تو تو میراث اور عدت واجب نہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبداللہ بن مسعود رض سے کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسیطرح حکم کیا وہ معقل بن سنان ہیں اور وہ حضرت کے اصحاب میں سے ہیں

باب

مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فِیْ عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا اگر کوئی عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو
طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فِیْ عِدَّتِهَا ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَالَ لَا یَقَعُ عَلَیْهَا طَلَاقُهٗ وَ
اِنْ قَذَفَهَا لَمْ یُجْلَدْ وَلَمْ یُلَاعِنْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو طلاق دیوے
ابراہیم نے کہا کہ اوسکی طلاق اوسپر واقع نہیں ہوتی اور اگر اوسکو حرامکاری کی تہمت
لگاوے تو نہ کوڑا مارا جاوے اور نہ لعان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
فِی امْرَاَةٍ تُزَوِّجَتْ فِیْ عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ اِنِ ادَّعَاهُ الْاَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ نَفَاهُ الْاَوَّلُ
فَادَّعَاهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ شَكَّا فِیْهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا یَرِثُهُمَا وَیَرِثَانِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرٰی اِذَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا غَیْرُهٗ فِیْ عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا
وَاِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ سَنَتَیْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهُوَ ابْنُ الْاَوَّلِ
وَاِنْ كَانَ لِاَكْثَرَ مِنْ سَنَتَیْنِ فَهُوَ ابْنُ الْاٰخَرِ وَكَانَ اَبُوْحَنِیْفَةَ یَقُوْلُ نَحْوًا مِنْ
ذٰلِكَ فِی الطَّلَاقِ الْبَائِنِ اَیْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک عورت کے حق میں کہ اپنی عدت
میں نکاح کی جاوے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اوسکا دعوی کرے تو وہ اسیکا لڑکا ہے اور
اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اسکا دعوی کرے تو وہ اسکا لڑکا ہے اور اگر اس
میں دونو شک کریں تو دونوں کا بیٹا ہے وہ دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اسکے
وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہمارے رائے یہ ہے کہ جب اوس کو
طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے سو اگر وہ بچہ
لاوے کم میں دو برس سے اوس وقت سے کہ صحبت کی ساتھ اوسکے پچھلے خاوند نے تو پہلے خاوند کا

بیٹا ہے اور اگر دو برس پیچھے بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابوحنیفہ بھی اسی طرح کہتے تھے طلاق
بائن مین محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراہیم عن علی بن ابی طالب
انه قال فی المرأة تتزوج فی عدتها قال یفرق بینهما وبین زوجها الآخر ولها الصداق
منه بما استحل من فرجها وتستکمل ما بقی من عدتها من الاول وتعتد من الآخر
عدة مستقلة ثم یتزوجها الآخر ان شاء قال محمد وبهذا کله ناخذ الا
انا نقول تستکمل عدتها من الاول وتحتسب بما مضی من ذلک من عدة الآخر الی
ان تستکملها عدة الاول وتعتد ما بقی من عدة الآخر ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی
نے کہا اوس عورت کے حق مین کہ عدت مین نکاح کیا تو علی نے اوس سے کہا کہ جدائی کیجاوے درمیان اوسکو
اور درمیان پہلے خاوند کے اور واسطے اوسکے مہر ہے اوس سے اس سبب سے کہ اوس نے اوس عورت
کی شرمگاہ سے نفع اٹھایا اور اسکے پہلے خاوند کی عدت سے جو باقی ہو سو پوری کرے اور دوسرے خاوند سے
علیحدہ عدت بیٹھے پھر نکاح کرے اوس کو دوسرا اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
مگر ہم کہتے ہین کہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور اوسکی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے
تک جتنے دن گذرین انکو دوسرے کی عدت سے بھی شمار کرین یعنے ان دنون کو دونون کی عدتون
مین شمار کرے پہلی کی عدت مین بھی تو دوسرے کی عدت مین بھی اور وہ دن پہلے کی عدت کا تتمہ
اور دوسرے کی عدت کا ابتدا اور جو دوسرے کی عدت سے باقی ہو سو عدت گذارے محمد
قال اخبرنا سعید بن ابی عروبة عن ابی معشر عن ابراہیم النخعی قال اذا دخلت
عدة فی عدة کانت عدة واحدة وهو قول ابی حنیفة قال محمد وبهذا
ناخذ وهو تفسیر قولنا فی الحدیث الاول ترجمہ ابی معشر سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت مین داخل ہو یعنے دو عدتین جمع ہو جاوین تو وہ ایک ہی عدت
ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمة والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کی پہلی حدیث مین **باب** ما اذا دخلت المرأتان کل
واحدة منهما علی زوج صاحبتها جب داخل کیا دین دو عورتین ہر ایک دونو مین سے
اپنے صاحب کے خاوند پر تو انکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن

عن حماد عن ابراهيم قال اذا اُدخلت المرأتان كل واحدة منهما على اخي زوجها
فوطئت كل واحدة منهما فانه ترد كل واحدة منهما الى زوجها ولها الصداق بما
استحل من فرجها ولا يقربها زوجها حتى تنقضي عدتها **قال محمد** وبهذا كله
ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب داخل کیجاویں
عورتیں ہر ایک دونوں میں سے اپنے خاوند کے بھائی پر یعنے شب بسری اور صحبت کیجاوے ہر
ایک اون دونوں میں سے تو پس تحقیق شان یہ ہے کہ پھیری جاوے ہر ایک اون دونوں میں سے
طرف خاوند اپنے کی اور واسطے ہر ایک کے مہر ہے اوس سبب سے کہ اوسکی شرمگاہ حلال کی
گئی اور نہ صحبت کرے اس سے خاوند اسکا یہاں تک کہ گذر جاوے عدت اوسکی امام محمد نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **باب** من تزوج مختلعة او مطلقة یعنی
کوئی خلع یا طلاق والی عورت سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان المولى منها والمختلعة ان زوجها لا يقدر على ان يراجعها
الا بنكاح جديد فان ماتا لم يتوارثا لان الطلاق بائن ولكنه ما دامت في العدة
قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ایلا
اور خلع والی عورت کا خاوند نہیں قادر ہے اسپر کہ رجوع کرے اس سے مگر ساتھ نکاح جدید کے اور
اگر دونو مر جاویں تو وہ آپس میں وارث نہیں ہونگے اسواسطے کہ طلاق بائن ہے ولیکن وہ طلاق دیجاوے
بالفعل دیجاوے جبتک کہ عدت میں ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے اندر جورو کا خرچ
خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند کو خرچ دینا امام
شافعی کے نزدیک واجب نہیں اور امام اعظم کے نزدیک واجب ہے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا تزوج الرجل المختلعة والمولى منها فا
التي اعتقت في عدتها ثم طلق قبل ان يدخل بها فلها الصداق **قال محمد**
وهذا قول ابي حنيفة وكذلك في قوله كل امرأة كانت في حمل في عدة من
نكاح جائز او فاسد او غير ذلك مثل عدة ام الولد فيتزوجها في عدتها منه

ثم يطلقها قبل ان يدخل بها تطليقة فعليه الصداق كاملا والتطليقة يملك
فيها الرجعة عليها والعدة مستقبلة من يوم طلقها قال محمد ولسنا ناخذ
بهذا ولكنه اذا طلقها قبل ان يدخل بها فلها عليه نصف الصداق ولا رجعة
له عليها وتستكمل ما بقي من عدتها وهو قول الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح
واهل الحجاز ورواه بعضهم عن الشعبي ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
نکاح کرے کوئی مرد خلع والی یا ایلا والی عورت سے اور یہ ہے کہ آزاد کی جاوے اپنی عدت مین
پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ دخول کرے ساتھ اسکے تو اوسکے لیے مہر ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح اوسکے قول ہین کہ جو عورت
کہ کسی مرد کی عدت مین ہو نکاح جائز سے یا فاسد سے یا غیر اس سے مثل عدت ام ولد کی پھر
نکاح کرے اوس سے اپنی عدت مین پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ صحبت کرے ساتھ اسکو
ایک طلاق تو اوسپر پورا مہر دینا آتا ہے اور اسکو اس طلاق مین رجع کرنا درست ہو اور عدت اسدن
دن سے شروع ہوگی جسدن کہ اوسنے طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ولیکن
جب اوسکو طلاق دیوے پہلے صحبت کرنے سے تو اوسکے لیے اوسپر آدھا مہر ہے اور نہین جائز ہے
اسکو رجوع کرنا اوسیا اوسکے اور جو عدت اوسکی باقی ہو سو پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور
عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبی سے

باب من تزوج اليهودية والنصرانية انها لا تحصن

اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اوسکو محصن نہین کرتی
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا باس بنكاح اليهودية
والنصرانية على الحرة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ڈر ہے ساتھ نکاح کرنیکے یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے آزاد عورت پر
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن حذيفة بن اليمان انه تزوج يهودية بالمدائن
فكتب اليه ... عمر بن الخطاب ان خل سبيلها فكتب اليه احرام هي يا امير
المؤمنين فكتب اليه اعزم عليك ان لا تضع كتابي حتى تخلي سبيلها فاني اخاف

اَنْ تُفْتَتِنَ بِکَ الْمُسْلِمُوْنَ فَیَخْتَارُوْا نِسَاءَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لِجَمَالِهِنَّ وَکَفٰی بِذٰلِکَ فِتْنَةً لِنِسَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرَاهُ حَرَامًا وَلٰکِنَّا نَرٰی اَنْ تُخْتَارَ عَلَیْهِنَّ نِسَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حذیفہ بن الیمان نے مدائن مین یہودی عورت سے نکاح کیا سو حضرت عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکی راہ چھوڑدی سو حذیفہ نے اوسکی طرف لکھا کہ کیا حرام ہے ای امیر المؤمنین سو عمرؓ نے اوسکی طرف لکھا کہ مین قسم دیتا ہون تجھکو یہ کہ نہ رکھیو تو خط میرا یہانتک کہ چھوڑ دے تو راہ اوسکی پس تحقیق مین خوف کرتا ہون کہ پیروی کرین تیری مسلمان اور اختیار کرین عورتین اہل ذمہ کو واسطے خوبصورتی انکی کے اور کافی ہوگا ساتھ اوسکی فتنہ واسطے عورتون مسلمانون کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ اون سے نکاح کرنا حرام نہین لیکن ہماری رای یہ ہے کہ مسلمانون کی عورتین اونپر اختیار کی جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یُحْصِنُ الْمُسْلِمَ بِالْیَهُوْدِیَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّةِ وَلَا یُحْصِنُ اِلَّا بِالْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین محصن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانیہ کے اور نہین محصن ہوتا مگر ساتھ آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابٌ مَنْ تَزَوَّجَ فِی الشِّرْکِ ثُمَّ اَسْلَمَ اگر کوئی کفر کیحالت مین نکاح کرے پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الَّذِیْ یَتَزَوَّجُ فِی الشِّرْکِ وَیَدْخُلُ بِامْرَاَتِهٖ ثُمَّ اَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَزْنِیْ اَنَّهٗ لَا یُرْجَمُ حَتّٰی یُحْصِنَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے کفر کی حالت مین اور صحبت کرے اپنی عورت سے پھر بعد اوسکے مسلمان ہووے پھر زنا کرے کہ اسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہانتک کہ محصن ہو ساتھ عورت مسلمان کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا کَانَا یَهُوْدِیَّیْنِ اَوْ نَصْرَانِیَّیْنِ فَاَسْلَمَ الزَّوْجُ فَهُمَا عَلٰی نِکَاحِهِمَا اَسْلَمَتِ الْمَرْاَةُ اَوْ لَمْ تُسْلِمْ فَاِذَا اَسْلَمَتْ

الْمَرْأَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ أَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَا مَجُوسِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ كَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت دونوں یہودی ہوں یا نصرانی سو عورت مسلمان ہو جاوے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں جب عورت مسلمان ہو وے یا نہ ہو وے اور جب پہلی عورت مسلمان ہو وے تو خاوند پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر مسلمان ہو جاوے تو اسکو پہلے نکاح سے اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جاوے اور اگر میاں بی بی دونوں مجوسی ہوں اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر اسلام لاوے تو وہ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھی جاویں اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے تو دونوں میں تفریق کی جاوے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ يُسْلِمَانِ أَوِ النَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالَ هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ إِذَا أَسْلَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت سے کہ اسلام لاویں یا نصرانی مرد اور عورت سو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں جدا کرتا انکو اسلام اگر یکبارگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ وَزَوْجَتُهُ مَجُوسِيَّةٌ عُرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَتْ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَإِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ

قَبلِ الزَّوجِ کَانَ ذٰلِکَ طَلَاقًا وَکَانَ لَھَا نِصفُ الصَّدَاقِ لِاَنَّہٗ ھُوَ الَّذِی اَبَی الاِسلَامَ وَاِذَا کَانَتِ المَرأَۃُ ھِیَ الَّتِی اَبَتِ الاِسلَامَ فَالفُرقَۃُ مِن قِبَلِھَا فَلَا شَیءَ لَھَا مِنَ الصَّدَاقِ وَلَیسَت فُرقَتُھَا بِطَلَاقٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسلمان ہووے مرد پہلے اس سے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اوس پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر وہ مسلمان ہووے تو وہ اسکی عورت رہیگی اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور اسکو مہر نہیں ملیگا اسواسطے کہ جدائی اوسکی طرف سے واقع ہوئی ہے کہ اوس نے اسلام سے انکار کیا اور اگر اپنے خاوند سے پہلے اسلام لاوے اور نہ دخول کیا ہو اوس نے ساتھ اوسکے تو پیش کیا جاوے خاوند پر اسلام پس اگر اسلام لاوے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر اسلام سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور وہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ اگر جدائی خاوند کی طرف سے آوے تو وہ طلاق ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا اسواسطے کہ اسی نے اسلام سے انکار کیا اور اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اسکیطرف سے ہے تو اسکو کچھ مہر نہیں ملیگا اور اسکی جدائی طلاق نہیں **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِیفَۃَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاھِیمَ قَالَ اِذَا جَاءَتِ الفُرقَۃُ مِن قِبَلِ الرَّجُلِ فَھِیَ طَلَاقٌ وَاِذَا جَاءَت مِن قِبَلِ المَرأَۃِ فَلَیسَت بِطَلَاقٍ فَاِن کَانَ دَخَلَ بِھَا فَلَھَا المَھرُ کَامِلًا وَاِن لَم یَکُن دَخَلَ بِھَا فَلَا صَدَاقَ لَھَا اِن کَانَتِ الفُرقَۃُ مِن قِبَلِھَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب جدائی مرد کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اوسکو پورا مہر دینا آوے گا اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اوسکو مہر نہیں ملیگا اگر اسکی طرف سے جدائی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مگر ایک حکم میں اسواسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکی عورت اوس سے بائن ہو جاویگی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق نہیں ہے اور یہی قول ہے ابراہیم کا

باب

الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الاَمَۃَ ثُمَّ یَشتَرِیھَا اَو تُعتَقُ اگر کوئی مرد کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اوسکو خرید لیوے یا آزاد کیجاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِیفَۃَ عَن حَمَّادٍ عَن

اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا قَالَ يَطَأُهَا وَاِنْ اَعْتَقَهَا
فَلَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے
حق مین کہ لونڈی سے نکاح کرے پہر اوسکو ایک طلاق دیوے پہر اوسکو خرید لیوے ابراہیم نے کہا کہ اس سے
صحبت کرے اور اگر اسکا مالک اسکو آزاد کردے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اوس کو
دو طلاقان دیوے پہر اوسکو خرید لیوے تو نہین حلال ہے اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا طَلَّقَ الْحُرُّ الْاَمَةَ تَحْتَهُ فَاِنَّهَا تَبِيْنُ بِتَطْلِيْقَتَيْنِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ
اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيْضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَ
اِنْ طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلٰثٍ مِنْهُ وَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ اِنْ كَانَتْ
تَحِيْضُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيْضُ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ
اَلطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب
لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح مین ہو اور وہ اسکو طلاق دیوے تو وہ جدا ہوتی ہے اس سے ساتھ
دو طلاقون کے اور عدت اوسکی دو حیض ہین اگر اسکو حیض آتا ہو اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو اوسکی عدت
ڈیڑہ مہینا ہے اور نہین حلال ہوتی اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے اور اگر آزاد عورت
کسی غلام کے نکاح مین ہو تو وہ تین طلاق کے ساتھ بائن ہوتی ہے اور عدت اوسکی تین حیض ہوتی
ہے اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض اوسکو نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے مین امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ طلاق بہی عورتون کی ساتھ ہے اور عدت بہی عورتون کے ساتھ ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ
بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَلطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ فِيْهِنَّ اَنَا خُذُ نَقُوْلُ
اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ حُرَّةً فَطَلَاقُهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ اَيُّكَانَ زَوْجُهَا
حُرًّا اَوْ عَبْدًا وَاِنْ كَانَتْ اَمَةً فَطَلَاقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ اِنْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا
اَوْ عَبْدًا ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتون کی

ساتھ ہے یعنے جب عورت آزاد ہو تو اوسکی طلاق تین طلاقین ہین اور اوسکی عدت تین حیض ہین خواہ
اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی ہو تو اوسکی طلاق دو طلاقین ہین اور اسکی عدت دو حیض
ہین خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِى الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ فَتُعْتَقُ قَالَ تُخَيَّرُ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِىَ امْرَاَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ
نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهٗ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْهُ فَعِدَّتُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا
وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ وَلَا مِيْرَاثَ لَهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد
کے حق مین کہ نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کیجاوے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ ختیار
دیجاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار
کرے تو اسکے خاوند کو اوس پر کوئی راہ نہین اور اگر اسکا خاوند مرجاوے اسحال مین کہ اوس نے اپنے
خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اسکو میراث ملیگی اور اگر مر
جاوے اسحال مین کہ اوس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اوسکی عدت تین حیض ہین اور اسکو
میراث نہین ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا۔
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اُعْتِقَتِ الْمَمْلُوْكَةُ
وَلَهَا زَوْجٌ خُيِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا
فَلَهَا الصَّدَاقُ لِمَوْلَاهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ
لَهَا صَدَاقٌ وَلَا لِمَوْلَاهَا لِاَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَلَمْ تَكُنْ فُرْقَتُهَا طَلَاقًا وَلَهَا
اَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْ يَوْمِهَا اِنْ شَاءَتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جاوے اور اسکا خاوند ہو تو اس
لونڈی کو اختیار دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونو اپنے اوسی نکاح
پر ثابت رہینگے اور اگر اوس نے اس سے صحبت کی ہو تو اسکے مالک کو اسکا مہر ملیگا اور اگر وہ
اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو انکے درمیان جدائی کیجاوے
اور نہ اسکو مہر ملیگا اور نہ اوسکے مالک کو اسواسطے کہ جدائی اسکیطرف سے واقع ہوئی ہے اور اسکی

جدا ئی طلاق نہیں ہوگی اور جائز ہے اوس لونڈی کو نکاح کرنا اس سے اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ
اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَمَةِ يَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتُعْتَقُ فِيْ عِدَّتِهَا اِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْاَمَةِ
وَلَا تَرِثُ فَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اُعْتِقَتْ اِعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْاَمَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس لونڈی کے حق میں
کہ اسکا خاوند مرجاوے پھر وہ اپنی عدت میں آزاد کی جاوے کہ وہ لونڈی کی عدت بیٹھے اور اپنے خاوند
کی وارث نہیں ہوگی اور اگر خاوند نے اسکو دو طلاقیں دی ہوں پھر آزاد کی جاوے تو وہ لونڈی
کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
وَ اَسَدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ وَلِيْدَةً لِعَمِّيْ فَوَلَدَتْ لِيْ جَارِيَةً
وَاِنَّ عَمِّيْ يُرِيْدُ بَيْعَهَا فَقَالَ كَذَبَ لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَيْسَ لَهُ اَنْ
يَبِيْعَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ فَهُوَ حُرٌّ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک مرد عبداللہ بن مسعود کے
پاس آیا سو اوس نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا تھا سو اس نے میرے لیے ایک لڑکی
جنی اور وہ اسکے بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا کہ اوسکو اسکا
بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اسکو بیچنا اسکا جو
کسی ناتے دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ
فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعُتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کو اسکا خاوند طلاق دیوے ایسی طلاق کہ اس میں رجوع کا مالک
ہو پھر آزاد کی جاوے یعنی عدت میں تو عدت اسکی عدت آزاد عورت کی ہے اور اگر اسکا
خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور آزاد کی جاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ تَزَوَّجَ خَمْسًا

اگر کوئی نکاح کرے پہر دونوں مین سے ایک زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب قال اذا تزوج الرجل المرأة و
لم یدخل بها ثم زنی جلد ولا امسک امرأته وان زنت هی ولم یدخل بها حتی یقام
علیها الحد فرق بینهما **قال محمد** واما فی قول ابی حنیفة وما علیه العامة فهی
امرأته علی کل حال ان شاء طلق وان شاء امسک وهو قولنا **ترجمه** ابراہیم سے روایت
ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نکرے پہر زنا
کرے تو اسکو کوڑے مارے جاوین اور اپنی عورت کو روک رکہے اور اگر عورت زنا کرے اور
اوسکے خاوند نے اس سے صحبت نکی ہو یہانتک کہ قائم کی جاوے اوسپر حد تو اونکے درمیان تفریق
کیجاوے **امام محمد** نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اور عام علما کے قول مین تو ہر حال مین وہ اوسیکی عورت
ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو روک رکہے اور یہی قول ہے ہمارا **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال جاء رجل الی علقمة بن قیس فقال
رجل فجر بامرأة اله ان یتزوجها قال نعم ثم تلا هذه الآیة وهو الذی یقبل
التوبة عن عباده ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون **قال محمد** فبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة **ترجمه** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ کے پاس آیا اور کہا کہ
ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اوس نے کہا ہان پہر یہ
آیت پڑہی کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہے گناہون سے
اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب من تزوج المتعة اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن ابن مسعود فی متعة النساء قال انما
رخصت لاصحاب محمد صلی الله علیه وآله وسلم فی غزاة لهم شکوا الیه فیها العزبة
ثم نسختها آیة النکاح والمیراث والصداق **ترجمه** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن
مسعود نے نکاح متعہ کے حق مین فرمایا کہ سوائے اسکے نہین کہ اجازت دی گئی نکاح متعہ کی واسطے
صحابہ محمد کے ایک جہاد مین کہ اوس مین اونہون نے مجرد رہنے اور شہوت غالب آنیکی شکایت کی

پھر اوسکو نکاح اور میراث اور مہر کی آیت نے منسوخ کیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے دن جنگ خیبر کے گوشت گدھے گھر کے پلے ہوؤں سے اور نفع اوٹھانے عورتوں سے اور نہ تھے ہم زنا کرنے والے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ **ترجمہ** سبرہؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے متعہ عورتوں سے دن فتح مکہ کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** سبرہؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے متعہ عورتوں کے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** نکاح متعہ اوسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں بدلے پانچ یا دس روپیہ کے دو روز یا چار روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت وجماعت کی چاروں مذہب میں نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ میں روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکہ کے حضرتؐ نے اوسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرتؐ کے سب اصحاب کا متعہ کو حرام ہونے پر اجماع ہے حضرت عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثیں پہونچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوگئے چنانچہ ترمذی میں مذکور ہے **بَابُ** مَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ مِنَ النِّكَاحِ اوس چیز کا بیان جو حرام ہے مرد پر نکاح سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَفْلَحَ بْنَ اَبِي الْقُعَيْسِ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَاَنَا عَمُّكِ قَالَتْ مِنْ اَيْنَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِيْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا

النبي صلى الله عليه وآله وسلم فذكرت ذلك له فقال يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمه عراق بن مالک سے روایت ہے کہ افلح بن ابی قعیس نے عائشہ کے گھر مین آنے کی اجازت مانگی سو عائشہ نے اوس سے پردہ کیا سو اس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو اور مین تمہارا چچا ہون عائشہ نے کہا کہ کس وجہ سے اوس نے کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے کہ حب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے گھر مین تشریف لائے تو اوس نے یہ حال حضرت سے عرض کیا سو حضرت نے فرمایا کہ جو نسب کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ پینے کے سبب سے بھی حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے ف یعنے جیسے سگی مان اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہین ویسے ہی دودھ کے رشتے سے بھی نکاح درست نہین باقی تفصیل فقہ مین ہے) امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن مسروق قال بيعوا جاريتي هذه اما اني لم اصب منها الا ما يحرمها على ابني من لمس او نظر قال محمد وبه نأخذ الا انا لا نرى النظر شيئا الا ان ينظر الى الفرج بشهوة فان نظر اليه بشهوة حرمت على ابيه وابنه وحرمت عليه امها وابنتها وهو قول ابي حنيفة ترجمه محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو خبردار ہو سو مین نہین پہونچا اوس سے مگر اوس چیز کو کہ وہ حرام کرے اسکو میرے بیٹے پر ہاتھ لگانے سے یا نظر کرنے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے مین مگر یہ کہ ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہین مگر کہ شہوت سے اوسکی شرم گاہ کی طرف دیکھے سو اگر شہوت سے اوسکی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جاویگی وہ اوسکے باپ پر اور بیٹے پر اور حرام ہو جاویگی اوسپر مان اوسکی اور بیٹی اوسکی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا قبل الرجل ام امرأته او لمسها من شهوة حرمت عليه امرأته قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمه حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کی مان یعنے ساس کو چومے یا اسکو شہوت سے ہاتھ لگاوے تو حرام ہو جاتی ہے اوسپر عورت

اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** تزویج السکران نشہ والے کے نکاح کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی السکران یتزوج قال یجوز علیہ کل شیء صنعہ **قال محمد** وبہ ناخذ الا فی خصلۃ واحدۃ اذا ذھب عقلہ من السکر فارتد عن الاسلام ثم صحا وذکر ان ذلک کان منہ بغیر عقل قبل منہ ولم تبن منہ امرأتہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نشہ والے کو حق مین کہ نکاح کرے کہ اوسکو ہر چیز کرنی درست ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب نشہ سے اوسکی عقل دور ہوجاوے اور اسلام سے مرتد ہوجاوے پھر تندرست ہو اور ذکر کرے کہ یہ اس سے بغیر عقل کے ہوا تو قبول کیا جاوے اس سے اور اوسکی عورت اوس سے بائن نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب من تزوج امرأۃ فلم یجدھا عذراء اگر کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو باکرہ نپاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن عائشۃ انھا زوجت مولاۃ لھا رجلا فلم یجدھا عذراء فخرج الرجل لذلک حزینا شدید الحزن حتی عرف ذلک فی وجھہ فرفع ذلک الی عائشۃ فقالت وما یحزنہ ان العذرۃ لیذھبھا الحیض والاصبع والوضوء والوثبۃ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنی لونڈی ایک مرد سے نکاح کردی سو اوس نے اوسکو کواری نپایا سو نکلا وہ مرد اس سبب سے اس حال مین کہ غمناک تھا سخت غمناک یہانتک کہ اوسکے چہرے مین یہ غم پہچانا گیا سو یہ بات عائشہ کو پہونچی اوس نے کہا کہ کیا چیز غمناک کرتی ہے اوسکو البتہ دور ہوجاتے ہے بکارت حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال اذا قال الرجل لامرأۃ قد تزوجھا لم اجدھا عذراء فلا حد علیہ **قال محمد** وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اس عورت سے کہے کہ اس سے نکاح کیا ہو کہ مین نے اوسکو کواری نہ پایا تو اوسپر حد نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** تزویج الاکفاء وحق الزوج علی الزوجۃ ہم قوم سے نکاح کرنے کا بیان اور خاوند کا حق بیوی پر

کیا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَاَمْنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا تَزَوَّجَتِ الْمَرْاَةُ غَيْرَ كُفُوءٍ فَرَفَعَهَا وَلِيُّهَا اِلَى الْاِمَامِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ

حضرت عمر رضی سے روایت ہیکہ اونہوں نے کہا کہ البتہ مین منع کرونگا شرمگاہین حسب والی عورتونکی مگر ہم قوم سے یعنے جو عورت اشراف قوم اور اعلی خاندان کی ہو اسکا نکاح ہم قوم مین سے کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اسکا ولی اوسکو حاکم کی طرف لیجاوے تو جدائی کیجاوے درمیان انکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ زِيَادٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِمْرَاَةً خُطِبَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَقَالَتْ مَا اَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ حَتّٰى اَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ قَالَ اِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ مِنْهُ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ يَلْعَنُهَا وَالْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ الْاَمِيْنُ تخزنه الرحمة ومخزنه العذاب حَتّٰى تَرْجِعَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ قَالَ اِنْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا اَنْ تَمْنَعَهُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ قَالَ اِنْ غَضِبَ فَلْتُرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَتْ مَا اَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ بَعْدَ مَا اَسْمَعُ ترجمہ حکم بن زیاد سے روایت ہے کہ کسی نے ایک عورت کے باپ کیطرف نکاح کا پیغام کیا سو اس عورت نے کہا کہ مین نکاح نہین کرونگی یہانتک کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملون اور آپ سے پوچھون کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون اجازت خاوند کے اپنے گہر سے نکلے تو ہمیشہ لعنت کرتا ہے اوسکو اللہ اور فرشتے اور جبرئیل اور فرشتے رحمت کے اور عذاب کے یہانتک کہ پہر آوے اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو تو نہین جائز ہے اوسکو منع کرنا خاوند کا یعنے سوائے عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع کرنا درست نہین پہر اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر خاوند غصے ہو تو چاہیے کہ راضی کرے اوسکو سو ایک مرد نے قوم مین سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تو بھی اوسکو راضی کرے اس عورت نے کہا کہ مین نکاح نہین کرونگی بعد اسکے کہ مین سنا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال
أتت امرأة النبي صلى الله عليه وآله وسلم معها ابن رضيع وابن هي آخذته بيد
وهي حبلى فلم تسأله شيئا إلا أعطاها إياه رحمة لها فلما أدبرت قال حاملات
والدات مرضعات رحيمات بأولادهن لولا ما يأتين إلى أزواجهن دخلن مصلياتهن
الجنة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی کہ اوسکے پاس ایک لڑکا شیر خوار تھا
اور ایک لڑکی کا اوس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی سو اوس نے حضرت سے کوئی چیز نہ
مانگی مگر کہ آپ نے اوسکو دی واسطے رحم کرنے کے اوسکے لیے سو جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل اُٹھانے
جننے والی دودھ پلانیوالی عورتیں رحم کرنے والیں ساتھ اولاد اپنی کے اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ آتی ہیں
طرف خاوندوں اپنی کے تو ان میں سے نماز پڑھنے والیں بہشت میں داخل ہوتیں ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے **باب من تزوج امرأة نُعي إليها زوجها** نکاح
کرے کسی عورت سے کہ اوسکے پہلے خاوند کے مرنیکی خبر اوسکو پہونچی ہو محمد قال أخبرنا
أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب في الرجل يُنعى إلى
امرأته فتتزوج ثم يقدم الأول قال يخير الأول فإن شاء امرأته وإن شاء
الصداق قال أبو حنيفة هي امرأة الأول على كل حال وقال محمد وبلغنا نحو
ذلك عن علي بن أبي طالب فيه وبه نأخذ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے اوس مرد کے حق
میں کہ اوسکے مرنیکی خبر اوسکی بیوی کو پہونچی سو وہ عورت عدت کے بعد کسی اور سے نکاح
کرے پھر پہلا خاوند آوے تو حضرت عمر نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جاوے کہ اگر چاہے تو اپنی
عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دیوے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے اور
امام محمد نے کہا کہ ہم کو پہونچی ہے روایت مانند اسکی حضرت علی سے بیچ اسکے اور اسکو ہم لیتے ہیں۔
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة المفقود زوجها قال
بلغنا الذي ذكر الناس أربع سنين والتربص أحب إلي قال محمد وبه
نأخذ وهو قول أبي حنيفة وكذلك بلغنا عن علي بن أبي طالب أنه قال في المفقود
زوجها إنها امرأة ابتليت فلتصبر حتى يأتيها موته أو طلاقه ترجمہ ابراہیم سے

روایت ہے اوس عورت کے حق مین کہ اپنا خاوند گم کرے ابراہیم نے کہا کہ پہونچی ہمکو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگون نے
چار برس یعنے لوگ کہتے ہین کہ چار برس انتظار کرے پیر اوسکی بعد اوسکو اور خاوند سے نکاح کرنا درست
ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حضرت علی سے کہ اونہون نے فرمایا اس عورت کے حق مین کہ اسکا
خاوند غائب ہو جاوے کہ وہ ایک عورت ہے مبتلا کی گئی سو چاہیئے کہ صبر کرے یہانتک کہ اوسکو اسکی
موت یا طلاق کی خبر آوے **باب** العزل وما ينهى عنه من اتيان النساء عزل کا بیان اور
عورتون سے کس چیز مین جماع کرنا منع ہے **ف** عزل اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے جماع کرے جب
منی نکلنے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سی باہر نکالکر انزال کرے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال لا تعزل عن الحرة الا باذنها واما الامة
فاعزل عنها ولا تستأمرها **قال محمد** وبه نأخذ فان كانت الامة زوجة الرجل فلا
تعزل عنها الا باذن مولاها ولا تستأمر الامة في شيء من ذلك وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اوسکی
اجازت سے و لیکن تجہ کو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال کرنا درست ہے اور اسکی اجازت مانگنے
کی کچھ حاجت نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر
چاہیئے مگر اوسکے مالک کی اجازت سے اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه سئل عن
العزل فقال لو اخذ الله عز وجل ميثاق نسمة في صلب رجل فصبها على صفاة
لاخرج الله منها النسمة التي اخذ ميثاقها فان شئت فاعزل وان شئت فدع
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے عبد اللہ
بن مسعود سے عزل کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ
مین لیا ہے اور وہ اوسکو پتھر پر بہاوے تو خدا اوس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اوس نے عہد لیا
تہا پس چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین ......
.... اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جتنی روحون کا پیدا

ہونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح اون میں
سے بچ جاوے پس عزل کرنا بے فائدہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو الهیثم
المکی عن یوسف بن ماهک عن حفصة زوج النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم ان امرأة
اتت النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم فقالت ان لها زوجا یاتیها وهی مدبرة فقال لا
باس به اذا کان ذلک فی صمام واحد **قال محمد** وبه ناخذ وانما یعنی بقوله
فی صمام واحد یقول اذا کان ذلک فی الفرج وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حضرت حفصہ سے
روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی سو اوس نے عرض کی کہ اسکا خاوند مجہ سے پیچھے کی طرف سے صحبت
کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا کچھ ڈر نہیں جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنے اگلے
سوراخ میں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن کثیر الاصم الرماح عن ابی
ذباب عن ابن عباس قال سألته عن هذه الآیة نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم
قال کیف شئت ان شئت عزلا وان شئت غیر عزل قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفة ترجمہ ابی ذباب سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس سے اس آیت کا حکم پوچھا کہ عورتیں
تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو ابن عباس نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو
چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا
دونوں برابر ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
حمید الاعرج عن مجاهد عن ابی ذر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم عن
اتیان النساء فی المحاش ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے عورتوں کے
دبروں میں جماع کرنے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم کان یباشر بعض ازواجه وهی حائض وعلیها
ازار قال محمد وبه ناخذ لا نری به باسا وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدن لگاتے اپنی بعض بی بیوں کے بدن سے اور حال یہ کہ
وہ حائض ہوتیں اور ان پر تہبند ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ اسمین کچھ مضائقہ نہیں

کچھ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد
عن ابراهيم قال اني لالعب على بطن المرأة حتى اقضي شهوتي وهي حائض **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی خواہش پوری
کروں اس حال میں کہ وہ حائض ہے

باب ما يكره من وطي الاختين الامتين وغير ذلك

اس چیز کا بیان کہ مکروہ ہے صحبت کرنی دو لونڈیوں سے کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور انکے غیر سے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان عند الرجل اختان مملوكتان
فوطي احدهما فليس له ان يطأ الاخرى حتى يملك فرج التي وطي غيره بنكاح او غيره
وان كانتا اختين احدهما امرأته فوطي الامة منهما فليعتزل امرأته حتى
تعتد الامة من مائه **قال محمد** وبهذا كله نأخذ الا في خصلة واحدة لا ينبغي
له ان يطأ امرأته اذا وطي اختها حتى يملك فرج اختها عليه غيره بنكاح او ملك بعد
ما تستبرأ بحيضة وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی
مرد کے پاس دو لونڈیاں ہوں کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور وہ دونوں میں سے ایک کے ساتھ صحبت کرے
تو نہیں جائز ہے اوسکو صحبت کرنی دوسری سے یہاں تک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہے کسی غیر کے
ملک کر دے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونوں بہنیں ہوں کہ دونوں میں سے ایک اوسکی
بیوی ہو اور دونوں میں سے لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے
یہاں تک کہ لونڈی اوسکی پانی سے عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے
ہیں لیکن ایک حکم میں کہ نہیں لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اوسکی بہن سے
یہاں تک کہ اوسکی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کے ملک کر دے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے بعد اوسکی
کہ ایک حیض عدت گذاری یعنے دوسری صورت میں محض عدت گذارنا کافی نہیں بلکہ اوسکی ساتھ
یہی شرط ہے کہ اوسکو غیر کے ملک کر دے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنيفة عن العلاء عن ابن عمر انه قال في الامتين الاختين تكونان عند
الرجل فيطأ احدهما انه لا يطأ الاخرى حتى يملك فرج التي وطي غيره **قال محمد** و
[illegible] حنيفة **ترجمہ** [illegible] سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا دو لونڈیوں کے حق میں

کر آپس میں سگے بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے ابن عمر نے کہا کہ
نہ صحبت کرے دوسری سے یہانتک کہ صحبت کردہ شدہ کو غیر کے ملک کردے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراهیم انه کان یکره ان یطأ الرجل امته وابنتها وامته واختها او عمتها او خالتها
وكان يكره من الاماء ما يكره من الحرائر **قال محمد** وبه نأخذ كل شيء يكره من
النكاح فانه يكره من ملك اليمين الا في خصلة واحدة يجمع من الاماء ما احب ولا
يتزوج فوق اربع حرائر واربع من الاماء وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اسکی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اسکی
کی بہن سے یا اسکی پھوپھی سے یا اسکی خالہ سے اور تھے مکروہ رکھتے وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں سے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو سو ہاتھ کی مالک ہونے سے بھی مکروہ
ہے لیکن جیسے کہ اس اثر میں اسکا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اسکی بہن وغیرہ کو صحبت میں جمع کرنا
درست نہیں مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جسقدر جمع کرے درست ہیں اور چار سے زیادہ عورتوں
سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب**
الامة تباع او توهب ولها زوج اگر کوئی لونڈی بیچی جاوے یا بخشی جاوے اور اسکا
خاوند ہو تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم عن ابن
مسعود في المملوكة تباع ولها زوج قال بيعها طلاقها **قال محمد** ولسنا نأخذ
بهذا ولكنا نأخذ بحديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين اشترت عائشة
بريرة فاعتقتها فخيرها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بين ان تقيم زوجها او
تختار نفسها فلو كان بيعها طلاقا ما خيرها وبلغنا عن عمر وعلي وعبد الرحمن بن
عوف وسعد بن ابي وقاص وحذيفة انهم لم يجعلوا بيعها طلاقا لها وهو قول ابي
حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بیچی جاوے اور وہ خاوند والی ہو ابن مسعود
نے کہا بیچنا اسکا طلاق اسکی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم حضرت کی حدیث
کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اسکو آزاد کیا تو حضرت نے اختیار دیا اسکو

خاوند پاس ہے یا اپنی جان کو اختیار کرے سو اگر اوسکی بیع طلاق ہوتی تو اوسکو اختیار نہ دیتے اور پہونچی ہمکو روایت حضرت عمر سے اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ انہوں نے اوسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ اُهْدِيَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَهُ فَكَتَبَ اِلٰى صَاحِبِهَا بَعَثْتَ اِلَيَّ جَارِيَةً مَشْغُوْلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ بَيْعُهَا وَلَا هَدِيَّتُهَا طَلَاقًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجے گئے حضرت علی کو ایک لونڈی خاوند والی کہ اوسکا خاوند اونکا عامل تھا سو حضرت علی نے اوسکے مالک کیطرف لکھا کہ تو نے مجھکو ایسی لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مِنِ امْرَاَتِهٖ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّهٗ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا فَهِيَ اَحَقُّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَقْرَبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَدَّهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِيْ بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ اَوِ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مِثْلُ هٰذَا وَنَحْوِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدی اور زینب نے اوسپر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جاوے تو میں زیادہ ترحقدار ہوں ساتھ اسکے ساتھ مول اوسکے کے یعنے اگر تجھکو اوسکی حاجت نہ رہے اور اسکو بیچے تو اسکو مول دیکر خریدنے کی میں زیادہ ترحقدار ہوں سو ابن مسعود عمر سے ملے اور اس سے یہ قصہ ذکر کیا اوس نے کہا کہ مجھکو خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اوسکی شرط یعنے اسواسطے کہ وہ بیع صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آئی سو عبد اللہ بن مسعود پھرے اور وہ لونڈی پھیر دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اسمیں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اوسکی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الطَّلَاقِ الْعِدَّةِ طلاق اور عدت کا بیان **ف** طلاق کے معنی لغت میں

کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے اور طلاق تین قسم ہے احسن
اور حسن اسکو سنی بہی کہتے ہین اور بدعی احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے اوس عورت کو اوس طہر مین
کہ جماع نہ کیا ہو اوس مین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی نہ پہر طلاق دے
اور نہ صحبت کرے اس سے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو انمین
اگر ہو عورت مدخل بہا اور غیر مدخل بہا کے لیئے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور
صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ
تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوس مین اگر ہو مدخل بہا یا طلاق
دی اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اس مین یا طلاق دے اسکو حیض مین اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ
اسکے اور عدت کے معنے لغت مین گننے کے ہین اور شرع مین عدت کہتے ہین عورت کے ٹھیرنے
کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد دور ہونے نکاح کے کہ اسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو ایام مقررہ تک
آزاد عورت کی عدت تین حیض ہین اور ام ولد جب آزاد کیجاوے یا اوسکا مالک مرجاوے تو اسکی
عدت تین حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین اور لونڈی کی عدت دو
حیض ہین ورنہ ڈیڑہ مہینا اور خاوند مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین **محمد** قال
اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهُ
لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ
يَتْرُكُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً حَتَّى يُطَلِّقَهَا
ثَلَاثًا قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اوسکو چھوڑ دے یہانتک
کہ اوسکو حیض آوے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پہر اوسکو ایک طلاق دیدے بدون جماع کے پہر
چھوڑ دیوے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی پہر اگر چاہے تو اوسکو تین طلاقین دے ہر
طہر مین ایک طلاق دیوے یہانتک کہ اسکو تین طلاقین دیدے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا
حماد عن ابراهيم عن عبد الله [illegible] انه قال [illegible]

ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طُهْرِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا وَلٰكِنَّهَا يُطَلِّقُهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَةٍ أُخْرٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پس معیوب سمجھا گیا اوسپر طلاق دینا حیض میں سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنے طلاق کو باطل کرکے پھر اوس کو جورو بنایا پھر اوسکو طہر میں طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ طلاق دے اوسکو اوس حیض کے طہر میں کہ اوسمیں اسکو طلاق دی تھی ولیکن جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو اسوقت اسکو طلاق دیوے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ غُرَّةِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُوحَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَطَلَاقُ الْحَامِلِ لِلسُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَاحِدَةٌ يُطَلِّقُهَا فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ أَوْمَتٰى شَاءَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضـ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اوسکو ہر چاند چڑھتے کے وقت طلاق دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اوسکو ہر چاند کی ابتدا میں ایک طلاق دیوے یا جب چاہے پھر اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ وہ بچہ جنے اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حسن بصری اور جابر بن عبداللہ سے اور عبداللہ بن مسعود کے

باب

مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا إِنْ كَانَتْ حُبْلٰى أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ أَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى حَتّٰى تَضَعَ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ عِنْدَ الْخُلْعِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی کی عورت کے حق میں کہ اگر حاملہ یا غیر حاملہ ہو تو اوسکے لیے نفقہ ہے اور گھر رہنے کو یہانتک کہ بچہ جنے مگر یہ کہ خلع والی کا خاوند خلع کے وقت شرط کرلے کہ اسکو نفقہ نہیں دونگا تو نفقہ نہیں ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے

ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** طلاق الجاریة التی لم تحض وعلیها جب اسکو
حیض نہ آیا اوسکی طلاق اور عدت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم
قال اذا طلق الرجل امراته وهی جاریة لم تحض فلتعتد بالشهور فان حاضت قبل
ان تنقضی الشهور لم تعتد بالشهور واعتدت بالحیض **قال محمد** وبه ناخذ **باب**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو اسکو
حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے سو اگر اسکو حیض آوے پہلے گذرنے مہینوں
کے سے تو مہینوں کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں **باب** من طلق ثم تزوجت امراته ثم رجعت الیه اگر کوئی مرد طلاق دیوے
پھر اوسکی عورت دوسرے سے نکاح کرے پھر اوسکی طرف پھر آوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن سعید بن جبیر قال کنت جالسا عند عبد الله بن
عتبة بن مسعود اذ جاءه رجل اعرابی یسأله عن رجل طلق امراته تطلیقة او تطلیقتین
ثم انقضت عدتها فتزوجت زوجا غیره فدخل بها ثم مات عنها او طلقها ثم
انقضت عدتها واراد الاول ان یتزوجها علی کم هی عنده قال فقال لی اجبه
ثم قال ما یقول ابن عباس فیها قال فقلت له یهدم الواحدة والثنتین والثلث
قال سمعت من ابن عمر فیها شیئا قال فقلت لا قال اذا لقیته فاسأله قال فلقیت
ابن عمر فسألته عنها فقال فیها مثل قول ابن عباس **قال محمد** وبهذا کان
یاخذ ابو حنیفة واما فی قولنا فهو علی ما بقی من طلاقها اذا بقی منه شیء فهو قول
عمر وعلی بن ابی طالب ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وعمران بن حصین وابی هریرة
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عتبہ پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اوسکے پاس ایک گنوار
آیا اس حال مین کہ پوچھتا تھا اوسکو حکم ایک مرد کا کہ اوس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق
یا دو طلاقین پھر اوسکی عدت گذر گئی سو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر خاوند نے اس سے
صحبت کی پھر وہ مر گیا یا اوس نے طلاق دی پھر اوسکی عدت گذر گئی اب پہلے خاوند نے اس سے نکاح
کا ارادہ کیا کہ وہ عورت کتنی طلاقون پر ہو نزدیک اوسکے یعنی پھر کتنی طلاقون سے جدا ہو سکے گی

ایک سو یا دو سو یا تین سو سو عبد اللہ بن عتبہ نے مجھ سے کہا کہ اوسکو جواب دے پھر اوس نے کہا کہ ابن عباس اس میں کیا کہتے ہیں سو میں نے اس سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈہا دیتا ہے ایک طلاق کو اور دو کو اور تین کو یعنے پھر از سر نو تین طلاق کے بعد حلالہ پڑے گا اوس نے کہا کہ تو نے ابن عمر سے اس میں کوئی چیز سنی ہے میں نے کہا نہیں اوس نے کہا جب تو اس سے ملے تو اوس سے پوچھیو اوس نے کہا سو میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اوس سے پوچھا سو اوس نے اوس میں ابن عباس کی طرح کہا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو وہ اس چیز پر ہے جو باقی رہے طلاق اوسکی ہے جبکہ باقی ہو طلاق اوسکی سے کوئی چیز یعنے وہ صرف اوسے طلاق کا مالک ہے کہ تین میں سے باقی ہو جب وہ دیگا حلالہ پڑ جاوے گا اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدِ انْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا اِسْتَانَفَتِ الْعِدَّةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیوے پھر اوس سے رجوع کرے تو ڈہہ جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو عدت اوسکی سے اور اگر اسکو پھر طلاق دیوے تو ابتدا سے عدت شروع کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر اوس سے رجوع کرے تو عورت کس وقت سے عدت بیٹھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَلَمْ يُرَاجِعْ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً اُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ اَوَّلِ التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَاِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُسْتَقْبِلَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور نہ رجوع کرے پھر اوسکو اور طلاق دیوے یعنے پہلی طلاق کی عدت میں تو عدت اوسکی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دیوے پھر رجوع کرے عدت میں پھر طلاق دیوے تو عدت اوسکی از سر نو ہے یعنے عدت اوسکی دوسری طلاق سے شروع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

اگر کوئی عورت کو پہلے تین طلاقین دیدے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَمِيعًا بَانَتْ مِنْهُ جَمِيعًا وَكَانَتْ حَرَامًا عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِذَا فَرَّقَ بَانَتْ بِالْأُوْلٰى وَوَقَعَتِ الثَّانِيَةُ عَلٰى غَيْرِ امْرَأَتِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین اکٹھی دیدے یعنے کہے کہ مین نے تجھکو تین طلاق دین تو وہ سب طلاقون سے بائن ہوجاتی ہے یعنے سب طلاقین اسپر پڑجاتی ہین اور وہ عورت اوسپر حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدی جدی ہر طلاق دیوے تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہوجاتی ہے اور دوسری طلاق اوسکی عورت کے سوا اور پر واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ فِي مَرَضِهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَوْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا اگر کوئی مرد اپنی بیماری مین صحبت سے پہلے یا پیچھے طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَإِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَعَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ أَبْعَدُ الْأَجَلَيْنِ مِنْ ثَلَاثِ حِيَضٍ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَ وَمِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مِنْ يَوْمِ مَاتَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس بیمار کے حق مین کہ اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے پہلے مرجاوے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی وہ مری خاوند والی عورت کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہین جبکہ اوس نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس مین رجعت کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اوسکی عدت بعید تر دونون مدتون کی ہے تین حیض سے اس دن سے کہ طلاق دی ہو اور چار مہینے اور دس دن سے اوس دن سے کہ مرا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** دونون مدتون سے بعید تر مدت چار مہینے اور دس دن ہین تو عدت چار مہینے اور دس دن عدت بیٹھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَا ... قَالَ

اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيْضٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا
نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيْرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو ایک طلاق
یا دو یا تین طلاقیں دیوے اس حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدھا مہر ملیگا اور
نہ اوسکے لیے میراث ہے اور نہ اوسپر عدت امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِيْ عِدَّةٍ وَتَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا
زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي الصِّحَّةِ ثُمَّ مَاتَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ
الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دیوے کہا کہ وہ آپس میں ایک
دوسرے کے وارث ہوتے ہیں جبتک وہ عورت عدت میں ہو اور مرے خاوند والی کی عدت چار مہینے
دس دن ابتدا سے شروع کرے اور اگر اوسکو صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر وہ مرد مرجاوے
تو اوسکی عدت وہ طلاق دی گئی کی عدت ہے تین حیض امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ
رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِيْ مَرَضٍ فَاِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا
وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ
لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ
اِذَا وَرِثَتْ تَعْتَدُّ اَبْعَدَ الْاَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بیماری میں تین طلاقیں دیوے سو
اگر وہ اسی بیماری سے مرجاوے اوسکی عدت گذرنے سے پہلے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اور مرے
خاوند والی کی عدت بیٹھے اور اگر اوسکے مرنے سے پہلے اوسکی عدت گذر جاوے تو وہ اوسکی وارث
نہیں ہوگی البتہ اسپر عدت ہے. امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت
میں کہ جسے وارث ہووے تو وہ دونوں عدتوں سے بعیدتر عدت بیٹھے جیسے کہ میں نے تیرے لیے بیان کیا

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
قال اذا اختلعت المرأۃ من زوجھا وھو مریض مات من مرضہ فلا میراث لھا قال
محمد وبہ نأخذ لانھا ھی التی ملکت ذلک من زوجھا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار
ہو اور وہ اسی بیماری سے مرجاوے تو اس عورت کو میراث نہیں ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اس واسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔
باب عدۃ المطلقۃ التی قد یئست من الحیض اگر طلاق دیگئی عورت حیض سے ناامید
ہو تو اسکی عدت کیا ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال
اذا طلق الرجل امرأتہ وقد یئست من الحیض اعتدت بالشھور فان ھی حاضت
بعد ذلک احتسبت بما مضی من حیضھا الاول قال محمد وبھذا کلہ نأخذ وھو
قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
اور وہ حیض سے ناامید ہو چکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت کاٹے اور اگر بعد اسکے اسکو حیض
آوے تو جو مدت گذری ہو سو پہلے حیض سے شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
اذا طلق الرجل امرأتہ فاعتدت شھرا او شھرین ثم حاضت حیضۃ او ثنتین
ثم یئست استقبلت الشھور وان حاضت بعد ذلک اعتدت بما مضی من الحیض
قال محمد وبھذا کلہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیدے اور وہ ایک یا دو مہینہ عدت کاٹے پھر اوسکو ایک یا
دو حیض آوے پھر ناامید ہو جاوے تو سرے سے مہینوں کی عدت شروع کرے اور اگر اوسکے بعد اوسکو
حیض آوے تو جو حیض گذرا ہو اوسکے ساتھ عدت میں یعنے اوسکو شمار کرے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب عدۃ المطلقۃ التی قد
ارتفع حیضھا** جس عورت کو طلاق دی اور اسکا حیض بند ہو جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ انہ طلق امرأتہ تطلیقۃ

فحاضت حیضۃ ثم ارتفعت حیضتہا ثمانیۃ عشر شہرا ثم ماتت فذکر ذلک لعبد
اللہ بن مسعود قال ھذہ امرأۃ حبس اللہ علیک میراثہا فکلہ قال محمد وبہ ناخذ
تعتد بالحیض ابدا حتی تئیس من الحیض و تعتد بالشہور ویرثہا زوجہا ما کانت فی
عدتہا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی
سو اسکو ایک حیض آیا پھر اٹھارہ مہینے تک اسکا حیض بند رہا پھر مرگئی پھر کسی نے یہ قصہ عبداللہ بن
مسعود سے کہا اونہوں نے کہا کہ خدا پاک نے اس عورت کی میراث تجھ سے بند کی امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ ہمیشہ حیض سے عدت کاٹے یہانتک کہ حیض سے ناامید ہو سو جب حیض سے ناامید ہو
تو مہینوں سے عدت کاٹے اور اسکا خاوند اوسکا وارث ہوگا جب تک کہ عدت میں ہو اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **باب عدۃ المطلقۃ الحامل** اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو اوسکی عدت
کیا ہے **ف** حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے تک ہے مطلق خواہ خاوند نے اوسکو طلاق دی ہو
یا اسکا خاوند مرگیا ہو آزاد ہو یا لونڈی جب جنے گی عدت سے نکل جاوے گی **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال نسخت سورۃ
النساء القصری کل عدۃ فی القرآن واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن
قال محمد وبہ ناخذ اذا طلقت او مات زوجہا فولدت بعد ذلک بیوم او
اقل او اکثر انقضت عدتہا وحلت للرجال من ساعتہا وان کانت فی نفاسہا
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ منسوخ کیا چھوٹے
سورہ نساء نے ہر عدت کو کہ قرآن میں ہے یعنے اس آیت نے کہ جنکے پیٹ میں بچہ ہے انکی عدت
یہ ہے کہ جنیں یعنی پیٹ کا بچہ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی عورت
طلاق دیجاوے یا اسکا خاوند مرجاوے اور اسکے بعد ایکدن یا کم و بیش میں بچہ جنے تو اسکی
عدت گذرجاتی ہے اور اسی گھڑی سے مردوں کیلیے حلال ہوجاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس
میں ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم قال اذا طلق الرجل امرأتہ ثم اسقطت فقد انقضت عدتہا
قال محمد وبہ ناخذ ولا یکون السقط عندنا سقطا حتی یستبین شیء من خلقہ

شعرًا او ظفرٍ وغیر ذلک فاذا وضعت شیئًا لم یتبین خلقہ لم تنقض بذلک العدۃ
وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
پھر کچا بچہ ڈالے تو اوسکی عدت گذر جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور بچہ کچے سے
تو یہ کہ کچہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش اوسکی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر
کوئی چیز جنے کہ اوسکی پیدایش ظاہر نہ ہوئی ہو تو اوس سے اوسکی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب عدۃ المستحاضۃ** خون استحاضہ والی عورت کی عدت کا بیان **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یطلق امراتہ وھی مستحاضۃ قال
تعتد بایام اقرائھا قال وکذلک اذا استحیضت بعد ما یطلقھا **قال محمد** وبہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
اس حال میں کہ اسکو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور اسیطرح اگر
اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال تعتد
المستحاضۃ اذا طلقت بایام اقرائھا ثم قد حلت للرجال **قال محمد** وبہ ناخذ
وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب استحاضہ والی کو طلاق ہو
تو اپنے حیض کے دنوں پر عدت کاٹے سو جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے واسطے مردوں
کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب من طلق**
ثم راجع فی العدۃ اگر کوئی طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کر لیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم ان عمر بن الخطاب اتتہ امراۃ
فقالت طلقنی زوجی فحضت حیضتین ودخلت فی الثالثۃ حتی انقطع دمی ودخلت
مغتسلی ووضعت ثوبی فاتانی فقال قد راجعتک قبل ان اقوم علی رجلی فقال عمر
لعبد اللہ بن مسعود قل فیھا فقال یا امیر المومنین اراہ احق برجعتھا ما لم
بعد لم تحل لھا الصلوۃ قال عمر وانا اری ذلک فردھا علی زوجھا [illegible]
منا **قال محمد** [illegible]

حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ أَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلٰوةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيْهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی سو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھکو طلاق دی اور میں دو حیض بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہانتک کہ میرا خون بند ہوا اور میں اپنے غسل خانے میں گئی اور میں نے اپنے کپڑے اوتار رکھے تو میرا خاوند آیا سو اوس نے کہا کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا پہلے اس سے کہ میں اپنے بدن پر پانی ڈالوں سو عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ اسکا حکم کہو اوس نے کہا کہ اے امیر المومنین میری رای یہ ہے کہ وہ اسکی رجعت کا مالک ہے اسواسطے کہ وہ ابھی حیض میں ہے اوسکو نماز پڑھنے درست نہیں ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے سو اسکو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیا بھرا ہوا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ مرد حقدار ہے ساتھ رجعت عورت اپنی کے یہانتک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہاوے اور اگر نہانے میں دیر کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے جسمیں کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہوجاتی ہے اور اور مردوں کے لیے حلال ہوجاتی ہے اور اسپر نماز واجب ہوجاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کرے اور عورت کو معلوم نہ ہو یہانتک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَأَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ إِلٰى زَوْجِهَا فَأَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَتَبَ إِلٰى عَامِلِهِ إِنْ أَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ وَجَدْتَهُ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا إِلٰى عَامِلِ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَعَلِمَ أَنَّهُ جَاءَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابوکنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور اوس نے کسیکو اسکی رجعت پر گواہ کیا اور اسکو رجعت کی خبر نہ پہونچی یہانتک کہ اوس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا سو ابوکنف آیا اس حال میں کہ اسکو اسکے خاوند کیطرف رخصت کرنے کو تیار کیا تھا سو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے

یہ حال کہا سو حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کیطرف لکھا کہ اگر تو اسکو اس حال مین پاوے کہ اوس نے اوس سے
صحبت نکی ہو تو پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور اگر تو اوسکو پاوے اس حال مین کہ وہ
اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ اسکی عورت ہے کہا کہ اوس نے اوسکو بنا کی رات مین پایا یعنے جس رات
مین کہ دولہن خاوند کے گھر بھیجی جاتی ہے سو دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے
عامل کیطرف گیا اور اسکو خبر دی سو اوس نے معلوم کیا کہ وہ امر مین لایا **محمدؒ** قال اخبرنا
ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب رض انه کان یقول اذا
طلق الرجل امراته ثم اشهد علی رجعتها قبل ان تنقضی عدتها ولم یعلمها ذلک
حتی انقضت عدتها وتزوجت فانه یفرق بینها وبین زوجها الآخر ولها الصداق
بما استحل من فرجها وهی امراة الاول ترد الیه ولا یقربها حتی تنقضی عدتها من
الآخر **قال محمد** وبقول علی رض ناخذ وهو احب الینا من القول الاول وهو قول ابی
حنیفة رحمه الله تعالی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے پہلے اوسکی رجعت پر گواہ کرے اور اوسکو اوسکی خبر نہ دی یہانتک کہ
اوسکی عدت گذر جاوے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو تحقیق شان یہ ہے کہ اوسکے اور دوسرے
خاوند کے درمیان جدائی کیجاوے اور واسطے اوسکے مہر ہے بسبب اس چیز کے کہ حلال کی اوس نے
شرمگاہ اوسکی سے اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اوسکی طرف پھیری جاوے اور وہ اس سے صحبت
نکرے یہانتک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے
ہین اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول سے یعنے عمرؓ کے قول سے کہ اسمین وہ عورت صحبت
کی سبب پہلے خاوند کو نہین ملتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا کہ وہ ہر حال مین پہلے خاوند کی عورت
ہے خواہ دوسرے نے اوس سے صحبت کی ہو یا نکی ہو **باب** من طلق ثلثا او طلق واحدة
وهو یرید ثلثا اگر کوئی مرد تین طلاق دیوے یا ایک طلاق دیوے اور اوس سے تین کی نیت
ہو تو اس سے کیا حکم ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة عن عبد الله بن عبد الرحمن
بن ابی حسین عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس رض قال اتاه رجل فقال انی
طلقت امراتی ثلثا قال یذهب احدکم فیتلطخ بالنتن ثم یاتینا اذهب فقد

عَصَيْتَ رَبَّكَ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے کہ ایک
مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا سو آ کے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقین دی ہین یعنے اسکا کیا حکم
ہے اوسنے ابن عباسؓ نے کہا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے اور گندگی سے آلودہ ہوتا ہے پھر ہمارے
پاس آتا ہے چلا جا کہ تونے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تجھپر حرام ہوئی تجھپر عورت تیری نہین حلال
ہے تجھکو یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور عام علماء کا نہین اختلاف اسمین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِيْ ثَلٰثًا أَوْ يُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَنْوِيْ وَاحِدَةً قَالَ
إِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَ
لَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** ابراہیم
سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ ایک طلاق دیوے اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاقین دیوے
اور اوسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اوسکی
نیت کوئی چیز نہین اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہونگی اور اوسکی نیت کچھ چیز نہین یعنے اس
زبان سے ہے نیت کا کچھ اعتبار نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ** طلاق مین رجوع کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ
فِيْهِ فَلَهَا أَنْ تَتَشَوَّفَ رَجَاءَ أَنْ يُرَاجِعَهَا وَإِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا
فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَتَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِي الْكُحْلَ وَالطِّيْبَ إِلَّا مِنْ أَذًى **قَالَ** مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو طلاق دیوے کہ اوسمین رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید سے
کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اوسمین رجعت کا مالک نہو یعنے طلاق بائن ہو یا اوسکا خاوند مر گیا
ہو تو نہین جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کا رنگا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے
مگر بیماری سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ مِنْ شَهْوَةٍ فِيْ
عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَاِذَا قَبَّلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت
کو عدت مین شہوت سے ہاتھ لگاوے تو یہ رجوع ہے اور جب اوسکو عدت مین چومے تو یہی رجوع ہے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ
طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اگر کوئی مرد لونڈی کو طلاق رجعی دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا
يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ اُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ
فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دیوے جسمین کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد
کیجاوے تو اوسکی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اسکی عدت
لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ**
الْخُلْعِ خلع کا بیان **ف** خلع شرع مین کہتے ہین مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ
لفظ خلع سے اور اگر خاوند کیطرف سے زیادتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بدلے خلع کے
اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جو مہر اوسکو دیا ہو اوس سے زیادہ لینا مکروہ ہے اور خلع امام
ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق بائن اور امام شافعی کے نزدیک فسخ ہے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک
خاوند دو طلاق کا مالک ہے اور شافعی کے نزدیک تین طلاق کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ اُخِذَ عَلَيْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جس طلاق
پر کچھ مال لیا جاوے وہ طلاق بائن ہے اسمین رجعت کا مالک نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے **بَابُ**
الْعِنِّيْنِ عنین کا بیان **ف** عنین نامرد آدمی کو کہتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعِنِّيْنِ اِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عنین کے حق میں کہا جبکہ جدائی کیجاوے درمیان عورت اوسکی کے
کہ وہ طلاق بائن ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا اسمٰعیل بن مسلم المکی
عن الحسن عن عمر بن الخطاب رض ان امرأۃ اتتہ فاخبرتہ ان زوجھا لا یصل الیھا فاجلہ
حولا فلما انقضی الحول ولم یصل الیھا خیرھا فاختارت نفسھا ففرق بینھما عمر وجعلھا
تطلیقۃ بائنۃ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رض ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ ایک
عورت حضرت عمر رض کے پاس آئے اور انکو خبر دی کہ اوسکا خاوند اس سے صحبت نہیں کرسکتا سو عمر رض نے اوسکو ایک
سال مہلت دی کہ وہ اسمین اپنی دوا کراوے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نکرسکا تو
حضرت عمر رض نے اس عورت کو اختیار دیا سو اوس نے اپنے تئیں اختیار کیا اور حضرت عمر نے انکی درمیان
جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نکرسکے اوسکو ایک
سال مہلت دیجاوے کہ وہ اس میں اپنی دوا کراوے پہر اگر سال تک اچہا نہووے تو انکے درمیان جدائی
کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے **باب** الرجل یطلق ثم یجحد
اگر کوئی مرد طلاق دیوے پہر انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم فی امرأۃ سمعت ان زوجھا طلقھا ثلثا قال تخاصمہ فان ھو حلف
ما فعل افتدت بمالھا فان ابی ان یقبل بمالھا ھربت فان قدر علیھا لم تاتہ الا
مغصوبۃ مقھورۃ ولا تستلذ فیہ ولا تشوف ولا تطیب **قال محمد** وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس عورت کے حق میں جو سنی کہ اوسکے خاوند نے اسکو
تین طلاقیں دیں ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اوس سے جہگڑے سو اگر وہ مرد قسم کہاوے کہ میں نے
طلاق نہیں دی تو اپنا مال بدلا دیکر چہوٹے سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بہاگ
جاوے سو اگر وہ اسپر قادر ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر کہ مغلوب ومجبور کی گئی اور نہ فائدہ اوٹہاوے اور نہ
زینت کرے اور نہ خوشبو ملے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہیں ہوتی اور پہر
وہ عورت اوسپر حلال نہیں ہوتی **باب** من طلق لا جنبیۃ اگر کوئی کہیلی یا اجنبی کی بابت

طلاق دیدی تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّهٗ قَالَ لَعِبُ النِّكَاحِ وَجِدُّهٗ سَوَاۤءٌ كَمَا اَنَّ لَعِبَ الطَّلَاقِ وَجِدَّهٗ سَوَاۤءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَرْبَعٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ وَالْعِتَاقُ ترجمہ ابراہیم نخعی روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا کہ نکاح کی کھیل قصداً نوبرابر ہیں جیسے کہ طلاق کی کھیل اسکا قصد برابر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا چار چیزیں ہیں کہ انکا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کرنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا **ف** یعنی خواہ انکے معنے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہوجاتی ہے پس اگر ہنسی ہنسی میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہوجاوے تو نکاح درست ہوجاتا ہے اسیطرح طلاق ہنسی سے واقع ہوجاتی ہے اسیطرح رجوع بھی ہنسی سے ثابت ہوجاتا ہے بخلاف بیع و شرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے اگرچہ دل میں اسکا قصد نہ ہو **بَابُ الطَّلَاقِ الْبَتَّةِ** طلاق بتہ کا بیان یعنے کہے انت طالق البتہ **ف** بت کے معنے قطع کے ہیں یعنے یہ طلاق نکاح کو بالکل توڑ دیتی ہے پس طلاق بتہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق بائن ہے برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نیت نہ کرے اور اگر تین کی نیت ہو تو تین ٹھہرتی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک ایک طلاق رجعی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَتَّةِ اِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰى وَاِنْ نَوٰى ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ فَاِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خلیہ اور بریہ اور بائن اور بتہ کے حق میں کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہونگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور وہ پیام کرنے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہیں ہوگی یعنے کوئی طلاق نہ ٹھہرے گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دیوے یعنے کہے کہ میں نے تجھکو بت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑجاوے گی

اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہین پڑے گی **محمدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ اُبْتُلِيَ بِهَا وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَاَرْسَلَ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ قُلْ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ فَقَالَ قَالَ فِيْهَا عُمَرُ رض وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَمْلَكُ بِهَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رض ثَلٰثٌ قَالَ قُلْ فِيْهَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَا فِيْهَا قَالَ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا قُلْتَ فِيْهَا قَالَ شُرَيْحٌ اَرٰى قَوْلَهٗ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقًا قَدْ خَرَجَ وَاَرٰى قَوْلَهُ الْبَتَّةَ بِدْعَةً فَقِفْ عِنْدَ بِدْعَتِهٖ فَاِنْ نَوٰى ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھ اوسکے یعنے اوس نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تہا سو اوس نے کوئی آدمی شریح کیطرف بہیجا اور کہا کہہ اس مرد کے حق مین جو اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ یعنے تجہکو بتہ طلاق ہے سو شریح نے کہا کہ حضرت عمر رض نے اسمین کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اسمین رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی رض نے کہا کہ وہ تین طلاقین ہین عروہ نے کہا کہ تو بہی اوسمین کچہ کہہ یعنے تیرے نزدیک اسکا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اسکا حکم کہہ چکے ہین عروہ نے کہا کہ مین تجہکو قسم دیتا ہون مگر یہ کہ تو اوس مین اپنی راے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری راے تو یہ ہے کہ اوسکی قول انت طالق مین ایک طلاق پڑتی ہے اور مین دیکہتا ہون کہ اوسکا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر سو اگر اوس نے تین طلاق کی نیت لی ہے تو تین پڑینگی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنیوالا ہے یعنے اسکو اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے بہی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ مین طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہین پڑے گی

بَابُ مَنْ كَتَبَ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ

اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق لکہ بہیجے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهَا زَوْجُهَا بِطَلَاقِهَا وَهُوَ يَنْوِي الطَّلَاقَ فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنْ كَانَ كَتَبَ اِلَيْهَا اِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ لَمْ تُطَلَّقْ حَتّٰى يَاْتِيَهَا الْكِتَابُ وَاِنْ كَانَ كَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ

فَهِيَ طَالِقٌ حِينَ كَتَبَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
اپنی عورت کیطرف طلاق لکھے اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اوسکو طلاق پڑجاتی ہے جسوقت کہ
طلاق لکھے امام محمد نے کہا کہ اگر اوسکی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجکو پہونچے تو تجھکو طلاق ہے
تو نہیں طلاق پڑتی یہانتک کہ وہ خط اسکے پاس پہونچے اور اگر یہ لکھے کہ حمد اور صلوۃ کے بعد حال تو
یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جسوقت لکھے اسیوقت سے طلاق پڑجاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى
امْرَأَتِهِ إِذَا جَاءَكِ كِتَابِي هَذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ قَالَ فَإِنْ أَتَاهَا الْكِتَابُ فَهِيَ طَالِقٌ
يَوْمَ يَأْتِيهَا وَإِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ أَوْ مُحِيَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَإِنْ كَتَبَ أَمَّا بَعْدُ فَأَنْتِ طَالِقٌ وَقَعَ
الطَّلَاقُ يَوْمَ كَتَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کی طرف لکھی کہ جب تجکو میرا خط
پہونچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اوسکے پاس پہونچ جاوے تو جسدن اوسکو وہ خط
پہونچے اوسیدن اسکو طلاق پڑیگی اور اگر وہ خط راہ میں ضائع ہوجاوے یا لکھکر مٹایا جاوے تو
اوس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور اگر یہ لکھے کہ بعد حمد وصلوۃ کے حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی
ہے تو جسدن طلاق لکھی اوسیدن سے پڑجاویگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا بَابُ طَلَاقِ الْمُبَرْسَمِ السَّكْرَانِ وَالنَّائِمِ بیہوش اور نشے والے اور سونے
والی کی طلاق کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ طَلَاقُ
الْمُبَرْسَمِ بِشَيْءٍ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ چیز نہیں یہانتک کہ ہوش
میں آوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ اگر برسام والا ہے اور ایک بیماری مشہور ہے اپنی
عورت کو طلاق دیوے تو طلاق نہیں پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ طَلَاقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق جائز ہے یعنے اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق
دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ

الشعبی عن شریح قال طلاق السکران جائز قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
قال قال ابراھیم لیس طلاق النائم بشیء قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سونیوالی کی طلاق کچھ چیز نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی
کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند میں طلاق دیوے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال
فی السکران عتقہ وطلاقہ وبیعہ جائز قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے اور اسکا بیچنا اور آزاد
کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من اجبرہ السلطان
علی طلاق او عتاق اگر بادشاہ کسی کو طلاق دینے یا آزاد کرنے پر جبر کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یجبرہ السلطان
علی الطلاق او العتاق فیطلق او یعتق وھو کارہ قال ھو جائز علیہ ولو شاء اللہ
لابتلاہ بما ھو اشد من ذلک وقال یقع کیف ما کان قال محمد وبھذا کلہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر
جبر کرے سو وہ طلاق دیوے یا آزاد کرے اسحال میں کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر جائز ہے اور
اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ سخت تر ہو اس سے اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق
واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا [illegible]
معلوم ہوا کہ اگر کسی سے جبراً طلاق دلائی جاوے تو طلاق پڑجاتی ہے اور یہی حکم ہے [illegible]
اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں مکرہ کی جائز نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ اسکی طلاق
جائز ہے اور جو حدیث کہ عدم جواز میں آئی ہے وہ محمول ہے حالت کفر پر **باب** [illegible]
من الطلاق کونسی طلاق مکروہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن

ابراهيم في قول الله تعالى ولا تمسكوهن ضرارا قال يطلق الرجل تطليقة ثم يدعها حتى اذا حاضت ثلث حيض قبل ان تفرغ من الثالثة ثم يقول لها قد راجعتك ثم يفعل مثل ذلك بها حتى يحبسها تسع حيض قبل ان تحل للرجال فهذا الضرار قال محمد لسنا نرى له ان يصنع هذا وان يطول عليها العدة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو اس آیت کی تفسیر مین کہ مت بند کر رکھو اونکے ستانیکو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ جب تین حیض گذر چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پھر اوس کو کہے کہ مین نے تجھسے رجوع کیا پھر اسیطرح اوسکے ساتھ کرے یہانتک کہ اوسکو نو حیض تک بند رکھے پہلے اس سے کہ حلال ہووے واسطے مردون کے پس یہ ضرر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ اسطرح ذکر کرے کہ اوسکی عدت دراز کرے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال ليس شيء مما احل الله ابغض الى الله من الطلاق **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزون مین خدا کے نزدیک طلاق سے زیادہ تر دشمن کوئی چیز نہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بیشک طلاق نہ دیوے کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تر ہے سب حلال چیزون سے

باب من قال ان تزوجت فلانة فهي طالق اگر کوئی مرد کہے کہ اگر مین فلانی عورت سے نکاح کرون تو وہ طلاق والی ہے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن محمد بن قيس عن ابراهيم وحماد عن الاسود بن يزيد انه قال لامراة ذكرت له ان تزوجتها فهي طالق فلم ير الاسود ذلك شيئا وسئل اهل الحجاز فلم يروا ذلك شيئا فتزوجها ودخل بها وذكر ذلك لعبد الله بن مسعود فامره ان يخبرها انها املك بنفسها قال محمد وبقول عبد الله بن مسعود ناخذ ونرى لها مثل نصف صداق الذي تزوجها عليه وصداق مثلها بدخوله بها وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم اور حماد سے روایت ہو کہ اسود بن یزید نے ایک عورت سے کہا کہ جسنے اوسکے پاس اوسکا ذکر کیا تھا کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہے سو اسود نے اسمین کوئی چیز نہ دیکھی اور اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچھا سو اونہون نے بھی کہا کہ اسمین کوئی طلاق نہین پھر سو اسود نے اوس سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی سو کسی نے یہ حال عبد اللہ بن مسعود سے کہا سو اونہون نے کہا کہ اوس عورت

قولنا فإذا قال لها أمرك بيدك فإن اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فإن نوى
واحدة فهي واحدة بائن وإن نوى ثلثا فهي ثلث وإن نوى اثنتين فهي واحدة
بائن لا يكون أبدا إلا واحدة بائنا أو ثلثا إن نوى ذلك وإن لم ينو طلاقا وكان ذلك
في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وإن كان في غير
غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه وهذا كله قول أبي حنيفة **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے اگر
تو چاہے تو تجھ کو طلاق پڑ جاویگی اور نہ چاہے تو نہ پڑیگی تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ اختیار کرے
مگر ایک طلاق کو اور اگر مرد کہے کہ میرے ہاتھ میں طلاق نہیں سو وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ عورت
کے ہاتھ ہوگی حکم کری عورت اپنی مجلس میں پہلے جدا ہونے سے سو اگر ایک طلاق کہے تو ایک طلاق
پڑیگی اور اگر دو طلاقیں کہے تو جو چیز وہ کہے سو ہی پڑیگی امام محمد نے کہا کہ ہمارے قول میں تو
یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئین اختیار
کرے تو وہ وہ چیز ہے کہ خاوند نے نیت کی سو اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن
پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی
نہ ہوگا یہ کہنا اسکا کبھی مگر ایک طلاق بائن یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت
نہ کی ہو یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اور یہ غصے میں کہا ہو تو نہ تصدیق کیا جاویگا قضا
میں اور تصدیق کیا جاویگا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اوسکا غصے میں نہ ہو تو اوسکے ان
سب حکموں میں تصدیق کیجاوے ساتھ قسم کے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **محمد**
قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته اختاري أو
أمرك بيدك قال هما سواء قال محمد وبه نأخذ ونحن نقول إن ذلك لها ما دامت في مجلسها
ما لم تأخذ في عمل غير ذلك فإن أخذت في عمل ذلك أو قامت من مجلسها بطل
خيارها فإن اختارت نفسها فرق القولان أما قوله اختاري إذا أراد طلاقا
فهي تطليقة بائنة على كل حال إن أراد ثلثا أو غيرها وهذا كله قول أبي حنيفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئین اختیار کر یا

تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ دونوں قول اختیار میں برابر ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونو برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جبتک کہ اوس مجلس میں ہو اور اسکے سوا کسی اور کام میں شروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام میں شروع ہوجاوے یا اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہووے تو اسکا اختیار باطل ہوجاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو دونو قول حکم میں جدا ہونگے ایک یہ کہتا اوسکا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنے عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جابر نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اپنے مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر نے روایت کی ہے وہ ابن زید ابو الشعثاء ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ امْرَاَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَزَوْجُهَا اَمْلَكُ بِهَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے اور اگر وہ اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ امْرَاَتُهٗ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَهِيَ عَلَيْهِ [illegible] حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ

وَاحِدَةٌ وَالزَّوْجُ أَمْلَكُ بِهَا وَإِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اوس سے کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور وہ اسکی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہونگی
اور وہ حرام ہوجاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب
وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں
اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اسمیں رجوع نہیں **محمد**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا طَلَاقًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** إِنَّا
نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الَّتِي رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِقَوْلِ عُمَرَ وَ
ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهَا إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَأَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا
فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ہم کو
حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہمپر طلاق نہ گنی گئی **امام محمد**
نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک
طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْإِيلَاءِ

ایلا کا بیان **ف** ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کہاوے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کرونگا چار مہینے
یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور چار مہینے گذر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بمجرد گذر جانے
چار مہینے کے نزدیک اکثر صحابہ کے بلکہ ایلا کرنیوالے کو ٹہیرایا جاوے یعنے حاکم اوسکو حبس کرے
اوسلئے یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دیوے اپنی قسم کا یا طلاق دیوے یہ مذہب امام مالک
اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دلوادے امام اعظم کے نزدیک اگر چار مہینے
کے اندر صحبت کرلیوے تو ایلا ساقط ہوجاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینے کے
اندر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ

عن ابراهيم قال اذا آلى الرجل من امرأته فوقع عليها في الاربعة الاشهر فعليه الكفارة
قال محمد وبه نأخذ وقد بطل الايلاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے کی اندر اوس سے صحبت کرلیوے تو اوسپر
کفارہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ اسپر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال آلى عبد الله
بن انس النخعي من امرأته ثم غاب عنها خمسة اشهر ثم قدم فوقع عليها فخرج على
اصحابه ورأسه يقطر من الجنابة فقالوا له اصبت من فلانة قال نعم قالوا أولم
تكن آليت منها قال بلى قالوا انا نتخوف عليك ان تكون قد بانت منك فانطلقوا
به الى علقمة فلم يجدوا عنده فيها شيئا فانطلق به علقمة الى عبد الله بن مسعود
فذكر له امره فامره ان يأتيها فيخبرها بانها قد بانت منه ويخطبها فأتاها فاخبرها
ثم خطبها على مثاقيل فضة قال محمد وبه نأخذ ونرى عليه صداقا بوقوعه عليها
قبل النكاح الثاني وهو قول ابي حنيفة وابراهيم النخعي وحماد بن ابي سليمان ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن انس نے اپنی عورت سے ایلا کیا پھر پانچ مہینے اوس سے غائب رہا
پھر آیا اور اس سے صحبت کی سو اپنے یارون کی طرف نکلا اس حال مین کہ اوسکے سر سے پانی ٹپکتا تھا
غسل جنابت کے سبب سے سو اونھون نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اوس نے
کہا ہان اونھون نے کہا کہ کیا تو نے اوس سے ایلا نہین کیا تھا اوس نے کہا کیون نہین اونھون نے
کہا ہم ڈرتے ہین کہ وہ عورت تجھ سے جدا ہوگئی ہو سو وہ اسکو علقمہ کے پاس لے گئے سو اونھون نے
اوسکے پاس اسمین کچھ چیز نہ پائی یعنے وہ اسکا حکم نہ بتلا سکا سو علقمہ انکو عبد اللہ بن مسعود کے
پاس لے گیا اور اسکا قصہ اونسے کہا سو عبد اللہ بن مسعود نے اسکو حکم کیا کہ اس عورت کے پاس جاوے
اور اسکو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہوگئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اسکو نکاح کا پیغام
کرے پھر وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر اوسکو نکاح کا پیغام کیا چاندی کی چند مثقالون
پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کرنے
کے بدلے اسپر مہر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابراہیم نخعی اور حماد کا **محمد**

قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن عبد اللہ بن مسعود
قال اذا آلی الرجل من امراته فمضت اربعة اشهر بانت بتطلیقة وکان خاطبا یخطبها
فی العدة ولا یخطبها فی عدتها غیره قال محمد وبه ناخذ عزیمة الطلاق انقضاء
الاربعة الاشهر والفیء الجماع فی الاربعة الاشهر لا یوقف بعدها وهو قول ابی
حنیفة ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا
کرے اور چار مہینے گذر جاویں تو وہ عورت ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر خاوند نکاح
کا پیغام کرنیوالا ہو تو اسکو عدت میں پیغام کرے اور اوسکا غیر اوسکو عدت میں پیغام نہ کرے
امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینوں کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے
بعد طلاق پڑجاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا صفت کی غنیمت ہے اوسکے بعد ٹھہرا نہ کیا
جاوے اسواسطے کہ ایلا ساقط ہو جاتا ہے اور طلاق پڑجاتی ہے بمجرد گذر جانے چار مہینوں کے
پھر حبس کرنیکی کوئی حاجت نہیں رہتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان رجلا ولدت امراته فقالت لزوجها لا تقربنی
حتی افطم ابنی هذا فانی اخاف ان احمل علیه فحلف ان لا یقربها حتی تفطمه قال
فسالت ابراهیم عن ذلک فقال اخاف ان یکون ایلاء وارجو ان لا یکون ایلاء
قال محمد فسالت ابا حنیفة عن ذلک فقال هو ایلاء قال محمد وبه ناخذ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا سو اسنے اپنے خاوند سے کہا کہ نہ صحبت
کرو مجھسے یہانتک کہ میں اپنے بیٹے کا دودھ چھوڑاؤں اسواسطے کہ میں حمل سے ڈرتی ہوں سو
اس مرد نے قسم کی کہ میں اس سے صحبت نہ کرونگا یہانتک کہ اوسکا دودھ چھوڑاوے اوس نے
کہا کہ میں نے ابراہیم سے اسکا حکم پوچھا اوس نے کہا میں ڈرتا ہوں یہ کہ ایلا ہو اور میں امید کرتا
ہوں کہ ایلا نہ ہو امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے اسکا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ یہ ایلا ہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو
العطوف عن الزهری ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم آلی من نسائه شهرا فلما
مضی تسعة وعشرون یوما ارسل الی عائشة ان تعالی فارسلت الیه انک آلیت منی

ولم أزل أعدّ الأيام والليالي فإنه بقي من الشهر يوم فأرسل إليها أن تعالي فإن
الشهر ثلثون وتسع وعشرون قال محمد وبه نأخذ إذا كان بالأهلة وإذا كان
بغير الأهلة فالشهر ثلثون وهو قول أبي حنيفة ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ایلا کیا حضرتؐ
نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینا سو جب انتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہؓ پاس بھیجا کہ تو ہمارے
پاس آ۔ عائشہؓ نے انکو کہلا بھیجا کہ آپ نے مجھ سے ایک مہینا ایلا کیا ہے اور ہمیشہ میں دن اور راتیں
گنتی ہوں اور تحقیق نشان یہ ہے کہ مہینے سے ایک دن باقی ہے سو حضرتؐ نے انکو کہلا بھیجا کہ تو آجا
کہ مہینا تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی ہوتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں جبکہ ایلا چاندوں کے ساتھ ہو اور اگر چاندوں کے غیر کے ساتھ ہو تو مہینا تیس دن کا ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد
عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته إن قربتك فأنت طالق فتركها أربعة أشهر
قال بانت بالإيلاء وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے
کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تو طلاق والی ہے پھر اوسکو چار مہینے چھوڑ دیوے تو وہ عورت
ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب من آلى ثم طلق** اگر کوئی ایلا
کرے پھر طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن
إبراهيم قال إذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها فالطلاق يهدم الإيلاء قال
محمد ولسنا نأخذ بهذا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر
اوسکو طلاق دیوے تو طلاق ایلا کو ڈھا دیتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے **محمد**
قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن الشعبي قال إذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها
فهما كفرسي رهان إن جاءت الأربعة الأشهر وهي في عدة من طلاقها وقعت
تطليقة الإيلاء مع التطليقة التي طلق وإن انقضت العدة قبل أن تجيء وقت
الأربعة الأشهر سقط الإيلاء قال محمد فقلت لأبي حنيفة بأي القولين تأخذ
قال بقول عامر الشعبي قال محمد وبه نأخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ شعبی نے کہا کہ جب
کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اوسکو طلاق دیوے تو وہ دونوں گویا دو گھوڑے دوڑ کے گھوڑوں کی طرح

ہین کہ ایک دوسرے کے آگے بڑہنا چاہتے ہین جو آگے بڑہے سو بار لیوی اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے بڑہجاوے اور اسکی کچہ عدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کے ساتہہ اوس طلاق کے کہ اوس نے ایلا کے بعد دی یعنے دو طلاقین پڑینگی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گذر جاوے تو ایلا ساقط ہوجاویگا اسواسطے کہ مہینے گذر گئے اور وہ اسکی بیبی نہین امام محمد نے کہا کہ مین نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنے ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین گہر دوڑ کے گہوڑون کے ساتہہ انکو اسواسطے تشبیہ دی کہ وہ دونو بہی گہوڑون کیطرح ہین ایک دوسرے سے حد کیطرف بڑہنا چاہتے ہین **بَابُ الظِّهَارِ** ظہار کا بیان **ف** ظہار اسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دیوے اپنی بیبی کو یا اوس کے اس عضو کو کہ تعبیر کی جاتی ہو کل کیساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دے اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اس عضو محرم کے کہ حرام ہے دیکہنا اوسکا جیسے کہے بیبی کو کہ تو مجہپر حرام ہے مانند پیٹہ ماں میری کی یا سر تیرا یا نصف تیرا مانند پیٹہ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹہ بہن میری کے ہے پس اگر کوئی اسطرح اپنی بیبی کو کہے تو اس سے صحبت کرنے حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو نہین لازم آتا اوسپر کچہ سوای استغفار اور پہلے کفارہ کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَيْهِ اَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چار عورتون سے ظہار کرے تو اسپر چار کفارے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ يُرِيْدُ التَّغْلِيْظَ اَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ قَالَ وَكَذٰلِكَ الْيَمِيْنَاتِ فَاِذَا اَرَادَ الْاُوْلٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کے ہے تم اوس سے مراد اوسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اسپر دو کفارے ہین اور اسیطرح دو قسمون کا بہی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراهيم في الرجل يظاهر من امرأته ثم يطلقها ثم يتزوجها بعد ما تنقضي العدة
قال الظهار كما هو لا يقربها حتى يكفر **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر اوسکو طلاق دیوے
پھر عدت گذرنے کے بعد اوس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک
کہ کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا ظاهر الرجل من امرأته لم يقربها
حتى يعتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين
مسكينا فان لم يجد فلا يقربها حتى يكفر بعض هذه الكفارات **قال محمد** و
به نأخذ ولا يدخل في ذلك ايلاء وان طال وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک
کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پاوے تو روزہ رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اوس
سے یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلا دے اگر یہ بھی نہ پاوے تو اوس سے صحبت
نہ کرے یہانتک کہ ان کفارون مین سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم
لیتے ہین اور اسمین ایلاء داخل نہین ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہوجاوے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يظاهر
من امرأته ثم يقربها قبل ان يكفر قال قد اساء ولا يعود **قال محمد** وبه
نأخذ لا يعودن حتى يكفر ولا يجب عليه الا كفارة واحدة وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے
سے پہلے اوس سے صحبت کر لیوے تو گنہگار ہوتا ہے اور پھر اوس سے صحبت نہ کرے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ کفارہ دیوے اور نہین
واجب ہے اوس پر مگر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يقع الظهار اذا ظاهر الرجل من امرأته الا

بِذَاتِ مَحْرَمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ محرمات کے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف صاحب حرمت کی وہ عورت ہے جسکو
ساتھ اوس مرد کا کبھی نکاح درست نہ ہووے جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ
اپنی عورت کو تشبیہ دیوے جس سے کہ اسکا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے
اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اوسکو تشبیہ دیوے جس سے اوسکا نکاح درست ہے تو اوس سے ظہار واقع
نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ
یُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یُجَامِعُهَا بِاللَّیْلِ وَهُوَ یَصُوْمُ قَالَ یَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ
فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّهَا وَهُوَ یَصُوْمُ فَسَدَ صَوْمُهٗ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات
کو اوس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتدا سے روزے شروع کرے اور جو روزے
کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہوے وہ اسکے کفارے میں شمار نہ ہونگے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ خدا نے فرمایا کہ روزے رکھنے دو مہینے کے ہیں پورے لگاتار پہلے
اس سے کہ وہ دونو آپس میں چھوئیں سو جب اس سے چھووے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اوسکے روزے فاسد
ہو جاتے ہیں اور پھر سرے سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ
الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ
اِنْ قَرَبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ قَالَ اِنْ تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْاِیْلَاءِ وَاِنْ
وَقَعَ عَلَیْهَا فِی الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَقَعَتْ عَلَیْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر
میں تجھ سے صحبت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے
تو وہ عورت ایلاء سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کر لیوے تو پھر
ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ظِهَارِ الْاَمَةِ لونڈی کی ظہار کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الظِّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ**
يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا
لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِّسَائِهِمْ فَلَيْسَتِ الْاَمَةُ بِزَوْجَةٍ يَقَعُ
عَلَيْهَا الظِّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُجَاهِدٍ وَعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اسپر ظہار واقع ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اُسکا خاوند اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اوسکا مالک اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہیں ہوتا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ظہار کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو سو لونڈی بی بی نہیں کہ اوسپر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا **ف** یعنے اس آیت میں اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی کو بی بی نہیں کہتے پس اس سے ظہار واقع نہ ہوگا

بَابُ الدِّيَاتِ وَمَا يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ وَالْمَوَاشِيْ

دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے **ف** دیت اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے جان کے یا ہلاک کرنے کسی کے عضو کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک تین قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ یعنے بچہ لیکر سب حاملہ ہوں اور یہ دیت قتل شبہ عمد میں دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی ہو تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کی دے بیس ابن مخاض بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا وغیرہ میں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ مِنَ الدِّيَةِ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ

بِالْاِبِلِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں
پر دیت میں دس ہزار درہم دینے آتے ہیں اور سونے والوں پر ہزار دینار دینے آتے ہیں اور گائیں والوں پر
دو سو گائیں دینی آتی ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ دینے آتے ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار
بکریاں دینی آتی ہیں اور حلوں والوں پر دو سو حلہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام
کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ انہیں سے اونٹوں اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے ف حلہ کہتے
ہیں تہبند اور چادر کو **باب دِیَۃِ مَا کَانَ فِی الْاِنْسَانِ مِنْہُ وَاحِدًا** جو عضو کہ آدمی کے بدن میں صرف
ایک ایک ہے اوسکی دیت کیا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ
فِی اللِّسَانِ اِذَا قُطِعَ مِنْہُ شَیْءٌ فَامْتَنَعَ مِنَ الْکَلَامِ اَوْ قُطِعَ مِنْ اَصْلِہٖ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زبان کو کچھ کٹ جاوے
اور کلام سے عاجز ہو جاوے یا جڑ سے کٹ جاوے تو اوس میں دیت دینی آتی ہے یعنی پوری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
قَالَ کُلُّ شَیْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِذَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اِلَّا شَیْءٌ وَّاحِدٌ فَاُصِیْبَ خَطَأً فَفِیْہِ الدِّیَۃُ کَامِلَۃً
الْاَنْفُ وَالذَّکَرُ وَاللِّسَانُ وَالصُّلْبُ وَذَھَابُ الْعَقْلِ وَاَشْبَاھُہٗ وَمَا کَانَ فِی
الْاِنْسَانِ اِثْنَیْنِ فَفِیْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا نِصْفُ الدِّیَۃِ الثَّدْیَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ وَالْعَیْنَیْنِ
وَاَشْبَاہِ ذٰلِکَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ خطا سے کٹ جاوے
تو اوس میں پوری دیت ہو اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا
اور مانند انکے اور چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی
دیت ہو اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مانند ان کے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا اُصِیْبَ مِنْ ذٰلِکَ مِنْ شَیْءٍ عَمَدًا فَفِیْہِ الْقِصَاصُ
مَا لَمْ یُسْتَطَعْ فِیْہِ الْقِصَاصُ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ اِنْ کَانَ خَطَأً خَمْسَۃُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ اِنْ کَانَ شِبْہَ الْعَمَدِ فَاَرْبَعَۃُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ
وَشِبْہُ الْعَمَدِ فِی الْجِرَاحَاتِ کُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدَ ضَرْبَہٗ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِہٖ وَلَمْ یُسْتَطَعْ فِیْہِ الْقِصَاصُ فِیْہِ

الدِّیَةُ مُغَلَّظَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ کَانَ یَاْخُذُ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَحْنُ اَیْضًا اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ مَا کَانَ مِنْ شِبْهِ الْعَمَدِ فَثَلٰثَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ مِنَ الْحِقَاقِ سِنٌّ وَمِنَ الْجِذَاعِ سِنٌّ وَسِنٌّ ثَالِثٌ مَا بَیْنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا کُلُّهَا خَلِفَةٌ وَکَانَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ یَقُوْلُ اَرْبَعَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَاَمَّا الْخَطَاُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُهٗ فِیْهِ وَاحِدٌ خَمْسَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنِی الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا قُلْنَا فِیْ شِبْهِ الْعَمَدِ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ خَطَاِ الْعَمَدِ قَتِیْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِیْهِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ مَا بَیْنَ ثَنِیَّةٍ اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا کُلُّهَا خَلِفَةٌ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَرْفَعُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا وَبَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجہکر ان مین سے کوئی چیز کاٹے تو اس مین بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسیکا پاؤن کاٹے تو اوسکے بدلا اوسکا پاؤن کاٹا جاوے اور اگر اسمین بدلا نہ لے سکو تو اوسمین دیت ہے یعنے خونبہا سو اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور شبہ عمد کے معنی یہ ہین کہ جان بوجہکر اوسکو ہتیار وغیرہ سے مارا ہو اور اسمین قصاص لینے کی طاقت نہ رکہتا ہو اسمین دیت مغلظہ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ابوحنیفہ لیتے تہے اور ہم بہی اسیکو لیتے ہین مگر ایک صورت مین کہ اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ دینے آتے ہین ایک قسم تین تین برسکے اونٹنیون مین سے اور ایک قسم چار چار برسکی اونٹنیون مین سے اور تیسرے قسم ثنیہ جو پانچوین برس مین لگی ہون آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیان اور امام ابوحنیفہ کہتے تہے کہ اسمین چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم دو دو برسکی اونٹنیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی اونٹنیون سے اور ایک قسم چار

چار برس کی اونٹنیون سے اور یہ قتل خطا سو اونٹ ہین ہمارے اور اسکا قول ایک یہ ہے کہ پانچ قسم کی اونٹنیان
دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی بوتون سے اور ایک قسم ایک ایک برسکی بوتیون سے اور ایک
قسم دو دو برسکی بوتیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی بوتیون سے اور ایک قسم چار چار برسکی بوتیون
سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مسعود کا اور حضرت سے بھی شبہ عمد مین یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ
حضرت نے فتح مکہ کے دن خطبہ مین فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقتول خطا عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹھی کا ہے
اوسکی دیت سو اونٹنیان دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ ثنیہ یا پانچوین برس مین
لگے ہون آٹھہ برس تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت
عمر سے کہ چالیس انمین سے زیادہ عمر کے ہون کہ انکے پیٹ مین بچے ہون اور اسیطرح روایت پہونچی
ہمکو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسی اور زید بن ثابت سے اور اسیکو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ
لِحْيَةَ الرَّجُلِ فَلَا تَنْبُتُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پھر
وہ نہ اوگے تو اوسپر دیت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ دِيَةِ الْاَسْنَانِ وَالْاَشْفَارِ وَالْاَصَابِعِ دانتون اور پلکون اور اونگلیون کی دیت
کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَصَابِعُ الْيَدَيْنِ
وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ فِي كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو ہاتھہ اور پاؤن کی اونگلیان برابر
ہین ہر اونگلی مین دیت کا دسوان حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیطرح ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ فِي كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر
ہین ہر دانت مین بیسوان حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

فِي السِّمْحَاقِ وَالْبَاضِعَةِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ إِذَا كَانَ خَطَأً أَوْ عَمْداً لَا يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ فَفِيهِ
حُكُومَةُ عَدْلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور مانند اسکے میں جبکہ خطا سے ہو یا عمد سے جو سبین کہ قصاص کی طاقت
نہ رکھتا ہو تو معتبر اوس میں حکم کرنا عادل مرد کا ہے یعنے اوسکی دیت منصف آدمی کی رائے پر موقوف ہے جو
وہ کہے سو ہی دیت دینی آویگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ فِي الْجَائِفَةِ
ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَإِذَا ذَهَبَ الْعَقْلُ فَالدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ
عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْمُوضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي سَائِرِ ذَلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ
حُكْمُ عَدْلٍ وَلَا تَكُونُ الْمُوضِحَةُ إِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ وَلَا تَكُونُ الْجَائِفَةُ إِلَّا فِي الْجَوْفِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْآمَّةُ مِنَ الشِّجَاجِ كُلُّ
شَجَّةٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَةُ مَا نُقِلَ مِنْهَا الْعِظَامُ وَالْمُوضِحَةُ مَا أَوْضَحَتْ مِنَ الْعَظْمِ
وَالْهَاشِمَةُ مَا هَشَمَتِ الْعَظْمَ وَحُكْمُ مِنْهَا عُشْرُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالسِّمْحَاقُ
دُونَ الْمُوضِحَةِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمُوضِحَةِ جِلْدَةٌ رَقِيقَةٌ وَفِيهَا حُكْمُ عَدْلٍ بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَكَمَ فِيهَا أَرْبَعاً مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَاضِعَةُ دُونَ السِّمْحَاقِ وَهِيَ الَّتِي تَبْضَعُ
اللَّحْمَ وَفِيهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَالدَّامِيَةُ دُونَ الْبَاضِعَةِ وَهِيَ الَّتِي تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِيهَا حُكْمُ
عَدْلٍ وَالْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ اللَّحْمَةُ تُوَرِّمُ مَوْضِعَهَا أَوْ يَحْمَرُّ وَلَا يَدْمَى وَلَا يَجْتَمِعُ فَفِيهَا حُكْمُ
عَدْلٍ وَتَرَى كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ دُونَ الْمُوضِحَةِ تَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ وَهُوَ فِي مَالِ
الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جائفہ یعنے پیٹ کا زخم میں تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور امہ یعنے پوست مغز سر کے زخم میں بھی تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور
اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہو جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے اور منقلہ یعنے اوس زخم میں کہ ہڈی
سرک گئی ہو دسواں اور بیسواں حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور موضحہ یعنے اوس زخم میں کہ ہڈی کھل
گئی ہو بیسواں حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور ان سب زخموں میں تجویز مرد عادل کا ہے اور نہیں ہوتا
زخم موضحہ مگر منہ اور سر میں اور نہیں ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ میں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم

لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور آمہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہونچی اور منقلہ وہ زخم ہے کہ
اس سے ہڈیاں سرک جاویں اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو کھولدیوے اور ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی
توڑ دیوے اور حکم اوسکا دسواں حصہ دیت کا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اوسکی اور موضحہ کے درمیان ایک پتلی سی کھال ہے اور معتبر اوسمیں حکم عادل مرد کا ہے
اور پہونچی ہمکو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسمین چالیس اونٹون کا حکم کیا ہو اور باضعہ سمحاق
سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑ دیوے اور خون نہ نکلے اور اسمین حکم کرنا معتبر
مرد کا ہے اور دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ کھال کو پھاڑ دیوے اور معتبر اوسمین حکم کرنا عادل
مرد کا ہے اور ملطا حمیدہ وہ زخم ہے کہ اوس سے جگہہ سیاہ یا سرخ ہو جاوے اور خون نہ نکلے اور نہ گوشت
کھلے تو معتبر اوسمین حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخمون مین سے جو زخم کہ موضحہ
سے کم ہو سب اوسکی دیت ندیوین اور وہ اوس مرد کے مال مین ہے اگرچہ خطا سے ہو **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ اَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً اِذَا لَمْ
تَنْبُتْ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ رُبْعُ الدِّيَةِ وَفِي الْجُفُوْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ جَفْنٍ مِّنْهَا
رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھون کے
پلکون مین پوری دیت دینی آتی ہے جبکہ نہ اوگین اور ہر ایک مین انمین سے چوتہائی دیت کی دینی
آتی ہے اور جفون مین یعنے آنکھہ کی پوشش مین پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن مین انمین سے
چوتہائی دیت کی دینی آتی ہے اور دونون ہونٹون مین دیت دینی آتی ہے اور ہر ایک مین اون
دونون مین سے آدہی دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **بَابُ مَا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ** جب زخم میں قصاص کی طاقت نہ ہو اسمین کیا
کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَعْمٰى يَفْقَأُ عَيْنَ
الصَّحِيْحِ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ
فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هِيَ الْعَمَدُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی اندھا درست آنکھہ والی کی آنکھہ پھوڑ دیوے تو اوسپر دیت دینی آتی ہے اوسکے مال میں

عمد ہے اور قتل کی پہلی چار قسموں سے قاتل محروم ہوتا ہے میراث مقتول سے نہ اخیر میں محمد قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن رجل عن ابی بکر الصدیق فی رجل
رمی رجلا بسہم فانفذہ فجعل فیہ ثلثی الدیۃ قال محمد وبھذا کلہ ناخذ فی
الجائفۃ ثلث الدیۃ فان نفذت الی الجانب الآخر ففیھا ثلث الدیۃ وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حضرت ابو بکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اوس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اسکو
زخم کیا سو حضرت ابو بکر نے اسکو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
کہ جائفہ زخم میں تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جاوے تو اسمیں بھی تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال کل شیء کان دون النفس یتعمد الانسان ضربہ بحدیدۃ
او بعصا او بید او بحصیۃ او بغیر ذلک فھو عمد وفیہ القصاص وان کان لا یستطاع
فیہ القصاص فھو علی الذی جنی فی مالہ فان ذھبت منہ النفس فکان بحدیدۃ
او بسلاح ففیہ القصاص وان کان بغیر ذلک ففیہ الدیۃ علی العاقلۃ قال محمد
وبھذا کلہ کان یاخذ ابو حنیفۃ وبہ ناخذ نحن ایضا الا فی خصلۃ واحدۃ اذا
ضربہ بغیر سلاح فیھم موقع السلاح ففیہ القود وھو فی قول ابی یوسف وھو قولنا
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اوسکو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کسیا پتھر
وغیرہ سے مارے سو وہ عمد میں داخل ہے اور اسمیں بدلا آتا ہے اور اگر اسمیں قصاص ممکن نہ ہو تو
دیت جنایت کرنے والی کے مال پر ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جاوے اور وہ لوہے یا ہتیار
سے ہو تو اوس میں قصاص آتا ہے اور اگر لوہے یا ہتیار کے غیر سے ہو تو اوسمیں عاقلہ پر دیت آتی
ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسکو لیتے تھے اور ہم بھی اسکو لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ
جب اوسکو بغیر ہتیار سے مارے کہ وہ ہتیار کی جگہ واقع ہو تو اوسمیں بدلا ہے اور یہ ابو یوسف کا قول
میں ہے اور یہی ہمارا قول ہے **باب دیۃ الخطاء وما تحمل العاقلۃ** خطا کی دیت کا بیان اور
عاقلہ پر کیا واجب ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی دیۃ
الخطاء وشبہ العمد فی النفس علی العاقلۃ علی اھل الورق فی ثلثۃ اعوام لکل عام

الثلث وما كان من الجراحات الخطاء فعلى العاقلة على اهل الديوان ان بلغت
الجرسة ثلثي الدية ففي عامين وان كان النصف ففي عامين وان كان الثلث ففي
عام وذلك كله على اهل الديوان قال محمد وبه نأخذ وذلك في اعطية المقاتلة
دون اعطية الذرية والنساء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے حکم دیت خطا
اور شبہ عمد کے جان مارنے مین عاقلہ پر چاندی والو نپر تین برس مین ہے ہر برس مین ایک تہائی دیت
کی دینی آتی ہے اور وہ چیز کہ ہو جراحات خطا سے تو اوسکی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر ہو پہنچے
جرح ہیو دو تہائی دیت کو تو اوسکی دیت دو برس مین دینی آتی ہے اور اگر آدہی دیت ہو تو بھی دو
برس مین دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس مین دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہ دیت اوسکی عصبون بالغون پہ دینی آتی ہے سوا
چہوٹے بچون اور عورتون کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال لا تعقل العاقلة في اقل من الموضحة قال محمد وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین آتی دیت عاقلہ پر
کم زخم مین موضحہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا تعقل العاقلة عمدا ولا صلحا و
لا اعترافا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہین دیت آتی عاقلہ پر نہ قتل عمد مین نہ صلح مین اور نہ اقرار
مین محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما كان من صلح او
اعتراف او عمد فهو في مال الرجل قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ ہو صلح سے یا اقرار سے یا عمد سے تو آدمی کے مال پر
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا شهدوا انه ضربه وهو صحيح فلم يزل
صاحب فراش حتى مات جازت شهادتهم ولم يكلفوا غير ذلك وقال ابراهيم في
الرجل يضرب فيموت فيشهد الشهود انه لم يزل صاحب فراش حتى مات قال
اقيد منه واخذ له من العاقلة الدية ان كان خطأ قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول

ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیوین کہ اوسنے اوسکو مارا اور
حال مین کہ وہ تندرست تھا سو ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہانتک کہ مرگیا تو انکی گواہی جائز ہے اور انکو
اسکے سوای اور تکلیف نہ پہنچاوی اور ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق مین کہ مارا جاوے پس مرجاوے
اور گواہ گواہی دین کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہانتک کہ مرگیا کہا کہ اوسکی فدیہ لیا جاوے اور اسکی
عاقلہ سے دیت لی جاوی اگر قتل خطا ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال تعقل العاقلۃ الخطاء کلہ
الا ما کان دون الموضحۃ والسن مما لیس فیہ ارش معلوم قال محمد وبھذا کلہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا سب کے زخمونکی دیت عاقلہ دیوے مگر
جو موضحہ اور دانت سے کم ہون جنمین کہ کوئی دیت معلوم نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن
ابراھیم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العجماء جبار والقلیب جبار والرجل
جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس قال محمد وبھذا ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ والجبار الھدر اذا سار الرجل علی الدابۃ فنفحت برجلھا وھی تسیر
فقتلت رجلا او جرحتہ فذلک ھدر ولا یجب علی عاقلتہ ولا غیرھا والعجماء الدابۃ
المنفلتۃ لیس لھا سائق ولا راکب توطئ رجلا فتقتلہ فذلک ھدر والمعدن
والقلیب الرجل یستاجر الرجل یحفر لہ بئرا او معدنا فیسقط علیہ فیموت فذلک
ھدر ولا شیء علی المستاجر ولا علی عاقلتہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جانورون کی مار کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور
جانورونکے پاؤن کا بدلا نہین اور اگر کان کھودنے مین مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور کافرونکی گڑے
خزانے پائی مین پانچوان حصہ خدا کے لیے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور جبار کے معنے ہدر ہین یعنے معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار ہوا چلا جاتا
ہو اور وہ جانور چلنے کی حالت مین اپنا پاؤن مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف
ہے نہ عصبہ پر تاوان ہے اور نہ غیرون پر اور عجماء وہ جانور ہے جو چھٹا ہوا ہو نہ کوئی سوار ہو اور نہ

ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیوین کہ اوس نے اوسکو مارا اور
حال یہ ہے کہ وہ تندرست تھا سو ہمیشہ وہ بچھونے پر بیمار رہا یہانتک کہ مر گیا تو انکی گواہی جائز ہے اور انکو
اسکے سوای اور تکلیف نہ دیجاوے اور ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں کہ مارا جاوے پس مرجاوے
اور گواہ گواہی دین کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر بیمار رہا یہانتک کہ مر گیا کہا کہ اوس سے قصاص لیا جاوے اور اسکو
عاقلہ سے دیت لی جاوے اگر قتل خطا ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَۃُ لِمَا دُوْنَ
اِلَّا مَا کَانَ دُوْنَ الْمُوْضِحَۃِ وَالسِّنِّ مِمَّا لَیْسَ فِیْهِ اَرْشٌ مَعْلُوْمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نہیں ضامن ہوتے زخمون کی دیت عاقلہ دیوے مگر
جو موضحہ اور دانت سے کم ہون جنمین کہ کوئی دیت معلوم نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْقَلِیْبُ جُبَارٌ وَالرِّجْلُ
جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلَی الدَّابَّۃِ فَنَفَحَتْ بِرِجْلِهَا وَهِیَ تَسِیْرُ
فَقَتَلَتْ رَجُلًا اَوْ جَرَحَتْهُ فَذٰلِکَ هَدَرٌ وَلَا یَجِبُ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ وَلَا غَیْرِهَا وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّۃُ
الْمُنْفَلِتَۃُ لَیْسَ لَهَا سَائِقٌ وَلَا رَاکِبٌ تُوْطِئُ رَجُلًا فَتَقْتُلُهٗ فَذٰلِکَ هَدَرٌ وَالْمَعْدِنُ
وَالْقَلِیْبُ الرَّجُلُ یَسْتَاْجِرُ الرَّجُلَ یَحْفِرُ لَهٗ بِئْرًا اَوْ مَعْدِنًا فَیَسْقُطُ عَلَیْهِ فَیَمُوْتُ فَذٰلِکَ
هَدَرٌ وَلَا شَیْءَ عَلَی الْمُسْتَاْجِرِ وَلَا عَلٰی عَاقِلَتِهٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جانورون کی مار کا بدلا نہیں اور کنوان کھودنے میں اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور
جانور کے پاؤن کا بدلا نہین اور اگر کان کھودنے میں مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور کافرون کی گڑے
خزانے پانے میں پانچوان حصہ خدا کے لیے ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور جبار کے معنے ہدر ہین یعنے معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار ہو اچلا جاتا
ہو اور وہ جانور چلنے کی حالت میں اپنا پاؤن مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف
ہے نہ عصبہ پر تاوان ہے اور نہ غیرون پر اور عجما چھوٹا ہوا جانور ہے جسکا نہ کوئی سوار ہو اور نہ

خریج کہتے تھے کہ دانت اور موضحہ مین عورت مرد کے برابر ہے پھر اوسکے سوا اور زخمون مین آدہون
آدہ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونون برابر ہین یعنے جن زخمون مین تہائی
دیت دینی آتی ہے اونمین مرد اور عورت دونو برابر ہین اور اسکے سوا مین آدہون آدہ تھے یعنے مثلاً مرد کے جس زخم مین تہائی دیت آوے
عورت کو اس زخم مین چھٹا حصہ دیت دینی آویگی حضرت علی کا قول جسمین آدہا ہو آدہ ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في حلمة ثدي المرأة نصف الدية وفي الحلمتين الدية قال
محمد وبه نأخذ وفي حلمتي الرجل حكومة عدل وهذا كله قول ابي حنيفة رحمه الله ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے پستان کی نوک مین آدہی دیت دینی آتی ہے اور دونو نوکون
مین پوری دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مرد کی دونو نوکون مین حکم
کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **باب جراحات العبيد** غلامون کے
زخمون کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في سن
العبد نصف عشر ثمنه وقال جراحات العبد قال محمد اظنه قال على جراحات
الحر من قيمته قال محمد فبهذا كان يأخذ ابو حنيفة واما في قولنا فذلك كله
على ما نقص العبد من قيمته ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت مین اوسکی قیمت
کا بیسوان حصہ دینا آتا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم آزاد کے زخمون کیطرح ہین اوسکی قیمت سے یعنے
جیسے کہ مثلاً آزاد کے موضحہ مین تہائی دیت کی دینی آتی ہے تو غلام کے موضحہ مین تہائی اوسکی قیمت
کی دینی آویگی اور اسیطرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاد کے زخمون مین دیت کی نصف یا ثلث و
غیرہ کا لحاظ کیا جاویگا اور غلام کے زخمون مین اوسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکھا جاوے
گا امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسیکو لیتے تھے اور اپنے ہمارے قول مین یہ سب چیز یہ ہے کہ کم ہو
قیمت اوسکی سے یعنے جسقدر اوسکی قیمت کم ہو وہ لی جاوے محمد قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم في العبد يقتل عمدا قال فيه القود فان قتل خطأ
ففيه قيمته ما بلغ غير انه لا يجعل مثل دية الحر وينقص منه عشرة دراهم وان اصيب
من العبد شيء يبلغ ثمنه دفع العبد الى صاحبه وغرم ثمنه كاملا قال محمد و
هذا كله كان يأخذ ابو حنيفة وبه نأخذ الا في خصلة واحدة اذا اصيب من العبد

مَا يَبْلُغُ ثَمَنُهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَسْلَمَهُ بِرُمَّتِهٖ وَاَخَذَ قِيْمَتَهُ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهُ وَاَخَذَ مَا نَقَصَهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق مین کہ قتل کیا جاوے جان بوجھکر کہا کہ اسمین بدلا ہے اور اگر خطا سے مارے تو اوسکی قیمت دیجاویگی اونکی جہانتک کہ پہونچی لیکن وہ آزاد کی دیت کی مثل نہ کیجاوے بلکہ اوس سے دس درہم کم کیے جاوین اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اوسکی مول کو پہونچے تو غلام اپنے مالک کو دیا جاوے اور مارنے والے پر اوسکا پورا مول ڈانڈ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اسکی قیمت کو پہونچے مثل دو نو آنکھون اور دونو ہاتھ پاؤن کے سو اوسکے مالک کو اختیار ہو اگر چاہے تو اوسکو جانیکی سپرد کرے اور اس سے اوسکی قیمت بھر لیوے اور اگر چاہے تو اوسکو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لیوے محمد قال

اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمْدًا دُفِعَ الْعَبْدُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا وَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا فَاِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ اِلٰى مَوْلَاهُ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصداً مار ڈالے غلام (مارنیوالا) مقتول کے وارثون کو دیا جاوے چاہے معاف کرین چاہو اسے قتل کرین اگر معاف کرین تو غلام مالک کو دیا جاوے کیونکہ انکو لیئے قصاص تھا نہ دیت

بَابُ جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَرٰى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِيْ قِيْمَتِهٖ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْاَقَلُّ مِنْ اَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيْمَتِهٖ وَاَمَّا الْمُدَبَّرُ وَاُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلٰى الْاَقَلُّ مِنْ اَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب اور مدبر اور ام ولد کی جنایت مالک پر ہے یعنے اگر کوئی قصور کرین تو اونکا ڈانڈ انکے مالک پر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین لیکن ہماری راے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اوسی پر اوسکی قیمت مین ہے کہ اوسپر جو کم دیت جنایت سے اور اوسکی قیمت سے یعنے اوسکی دیت اور قیمت دونو

سے جو کم ہو سو بچا وے اور اسپر مدبر اور ام ولد ہیں انکا تاوان مالک پر ہو کم دیت جنایت اور قیمت اوسکی سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
فی ام الولد والمعتق عن دبر یجنیان قال یضمن سیدهما جنایتهما لان العتاقة قد
جرت فیهما فلا یستطیع ان یدفعهما ولا تعقلهما العاقلة لانهما مملوکان قال
محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد اور مدبرہ کے
بیان میں کہ دو جنایت کریں کہا کہ انکی جنایت کا ضامن مالک ہوگا اسواسطے کہ آزادی ان دونو
میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا ہے کہ دفع کرے انکو طرف ولی مقتول کے اور نہیں ادا کرتے
دیت انکی عاقلہ اسواسطے کہ وہ دونو غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا
ہے محمد عن ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن شریح قال المکاتب فی الحدود
والشهادة عبد ما بقی علیه درهم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه
اللہ تعالی ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے شریح سے کہا کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جبتک کہ اسپر ایک درہم
باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب دیة المعاهد

معاہد کافر کی دیت کا بیان ف معاہد عام ہے خواہ ذمی ہو یا حربی مستامن اور ذمی وہ کافر ہے
کہ مطیع اسلام ہو کر جزیہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دے اور حربی مستامن وہ ہے جو عہد و پیمان
کرے امام سے امن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دار الاسلام میں آوے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن الهیثم بن ابی الهیثم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وابا بکر وعمر وعثمان رض قالوا
دیة المعاهد دیة الحر المسلم ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رض
نے فرمایا معاہد کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
قال اخبرنا حماد عن ابراهیم انه قال دیة المعاهد دیة الحر المسلم
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ معاہد کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے محمد
قال اخبرنا ابو حنیفة عن ابی العطوف عن الزهری عن ابی بکر وعمر وعثمان انهم
جعلوا دیة النصرانی ودیة الیهودی مثل دیة الحر المسلم قال محمد وبهذا
ناخذ وکذلک المجوسی عندنا وهو قول ابی حنیفة ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر

اور عمر اور عثمان گردانی دیت نصرانی اور یہودی کی مانند دیت آزاد مسلمان کے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارے اوسکی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی
قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان رجلا
من بکر بن وائل قتل رجلا من اھل الحیرۃ فکتب فیہ عمر بن الخطاب ان یدفع الی
اولیاء القتیل فان شاءوا قتلوا وان شاءوا عفوا فدفع الرجل الی المقتول الی رجل
یقال لہ حنین من اھل الحیرۃ فقتلہ فکتب فیہ عمر بعد ذلک ان کان الرجل لم یقتل
فلا تقتلوہ فراوا ان عمر اراد ان یرضیھم بالدیۃ **قال محمد** وبہ ناخذ اذا قتل
المسلم المعاھد عمدا قتل بہ وھو قول ابی حنیفۃ وکذلک بلغنا عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انہ قتل مسلما بمعاھد وقال انا احق من وفی بذمتہ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ ایک مرد نے قبیلہ بکر بن وائل سے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ سے (ایک قبیلہ کا نام ہے) پس
حضرت عمر نے اسمیں لکھا یہ کہ دفع کیا جاوے قاتل طرف ولیوں مقتول کی سو اگر چاہیں قتل اوسکو قتل
کریں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیویں سو دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اسکا نام حنین تھا اہل
حیرہ سے سو اوس نے اسکو مار ڈالا سو حضرت عمر نے بعد اسکے اسمیں لکھا کہ اگر قاتل کو نہیں مارا گیا تو
اوسکو نہ مارو سو اونہوں نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ انکو دیت دیکر راضی کر دیں امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے اوسکو
قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح سے پہنچی ہمکو روایت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو بدلہ عہد والے کافر کے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنے والوں
میں سے زیادہ حقدار ہوں ساتھ پورا کرنے عہد کے **باب** المرتدۃ المراۃ عن الاسلام
اگر کوئی عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن ابن عباس قال لا یقتل النساء اذا ھن ارتددن
عن الاسلام ولکن یحبسن ویجبرن علیہ **قال محمد** وبہ ناخذ ولکنا نحبسھا فی السجن حتی
تموت او تتوب الی الاسلام وان کان امۃ قد احتاج الیھا موالیھا اجبرناھا علی
الاسلام فان ارتدت دفعناھا الی موالیھا فاستخدموھا واجبروھا علی الاسلام عن

قَتَلَ الْمُرْتَدَّةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ وَلَا قِيمَةٍ وَلٰكِنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ
لَهُ فَإِنْ رَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُؤَدِّبَهُ أَدَّبَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن
عباسؓ نے کہا کہ اگر عورتین اسلام سے مرتد ہو جاوین تو انکو قتل نہ کیا جاوے اور نیز اسلام کے قبول کرنے مین
جبر کیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین ولیکن ہم اوسکو قیدخانے مین قید رکھینگے یہانتک
تک کہ مرجاوے یا توبہ کرے مگر لونڈی کو سو اگر اوسکے مالک اوسکی خدمت کے محتاج ہون تو اوسپر اسلام
کے قبول کرنے مین جبر کیا جاوے سو اگر انکار کرے تو ہم اسکو اوسکے مالکون کیطرف سپرد کرینگے سو اوس سے
وہ خدمت لیوین اور اسکو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کرین اور مرتدہ کو کوئی مارنیوالا مارڈالے تو نہ
اوسپر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت برابر ہے کہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ولیکن ہم مکروہ رکھتے ہین
مارنا اوسکا اور سو اگر امام کی راے ہو کہ اوسکو ادب دیوے تو ادب دیوے یعنے اگر امام اوسکو بطور
تادیب کے کچھ تعزیر یا سزا دے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ يُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے
یعنے اسلام سے پھر کر پھر کافر ہو جاوے تو اوسکو قتل کیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے

بَابُ مَنْ قَتَلَ فَعَفَا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ

اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور مقتول کے بعض ولی قصاص
معاف کر دیوین تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَعَفَا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ فَأَمَرَ
بِقَتْلِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَانَتِ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِيعًا فَلَمَّا عَفَا هٰذَا أَحْيَى
النَّفْسَ فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ حَقَّهُ يَعْنِي الَّذِي لَمْ يَعْفُ حَتَّى يَأْخُذَ غَيْرُهُ قَالَ
فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَتَرْفَعَ عَنْهُ حِصَّةَ الَّذِي عَفَا قَالَ عُمَرُ
وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا جسنے کہ جان بوجھکر کسی کو مار ڈالا تھا سو عمرؓ نے اوسکے مارنیکا حکم
کیا سو مقتول کے بعض ولیون نے اپنا حصہ خون معاف کیا سو عمرؓ نے مارنیکا حکم کیا سو عبداللہ بن مسعودؓ
نے کہا کہ قاتل کی جان ان سبکے ہاتھ مین تھی سو جب اس ولی نے اوسکی جان زندہ کی اب جو

معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لیوے حضرت عمرؓ نے کہا
کہ تیری کیا رائے ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اوسکے مال میں دیت
مقرر کر دے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اوسکا حصہ اوس میں سے دور کیا جاوے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے
بھی یہی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو اوس وقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال من عفا من ذی سھم
فعفوہ عفو **قال محمد** وبہ ناخذ ومن عفا من زوجۃ او زوج او ام او اخ من ام
او غیر ذلک فعفوہ جائز وقد بطل الدم وللبقیۃ حصتھم من الدیۃ وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دیوے تو معاف
کرنا اوسکا جائز ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے حصہ اپنا بیوی
ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کیطرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اوسکا معاف کرنا جائز ہے
اور خون بند ہو جاتا ہے یعنے قصاص باطل ہو جاتا ہے اور باقی وارثوں کے لیئے دیت سے حصہ
آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من قتل عبدہ او ذا قرابتہ اگر کوئی اپنے
غلام یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا عبد الکریم عن رجل عن عمر بن الخطابؓ ان اعرابیا قال لام ولد لہ انطلقی
فادعی ھذا البھم فقال انھا اذا ذھبت فلحسبھا فانی اخشی ان تطیف بھا صبیان
الناس قال انک لتھمنا فحک فی سیف یقتلہ فقطع رجلہ فرفع ذلک الی عمر بن
الخطاب فامر بقتلہ فقال معاذ بن جبل انہ لیس بین الاب وبین الابن قصاص
ولکن الدیۃ فی مالہ **قال محمد** وبہ ناخذ من قتل ابنہ عمدا لم یقتل بہ و
لکن الدیۃ علیہ فی مالہ فی ثلث سنین یؤدی فی کل سنۃ الثلث من الدیۃ و
لا یرث من الدیۃ ولا من مال ابنہ شیئا وورثتہ اقرب الناس من الابن بعد الاب
ولا یحجب الاب عن المیراث احدا وھو فی ذلک بمنزلۃ المیت وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ عبدالکریم سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے اپنی لونڈی ام ولد کو کہا کہ تو جا اور بچہ بکری کا پکڑ لا اسکو

بیٹے نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور اسکو روک کہتا ہوں پس مقرین ڈرتا ہوں کہ لوگوں کے غلام اوسکی گرد گھومیں یعنے اسکو چھیڑیں اوس نے کہا کہ تو اوسی جگہ ٹہیر پہر اوسکو قتل کرنیکے لیے تلوار ماری اور اسکا پاؤں کاٹ ڈالا سو یہ معدمہ حضرت عمر کیطرف اوٹھایا گیا حضرت عمر نے اوسکے مارنے کا حکم کیا سو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے میں قصاص نہیں یعنے اگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اسکو اوسکے بدلہ نہ مارا جاوے لیکن اوسکے مال میں دیت آتی ہے کہ تین برس میں ادا کرے ہر سال میں دیت کی تہائی ادا کرے اور نہ وہ دیت سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اسکا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگوں میں اوسکو قریب تر ہوا اور باپ میراث سے کسی کو محروم نہیں کرتا اور وہ بجای مردے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ عَمَدًا قَالَ يُدْفَعُ اِلٰى اَوْلِيَائِهٖ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهٖ قِصَاصٌ وَلٰكِنَّ السَّيِّدَ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَيُسْتَوْدَعُ السِّجْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد جان بوجھکر اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکو اوسکے ولیوں کے حوالے کیا جاوے اگر چاہیں تو قتل کریں اور اگر چاہیں تو معاف کریں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے کہ مالک اور اسکے غلام کے درمیان بدلا نہیں ولیکن مالک کو مار سے تکلیف دیجاوے اور قیدخانے میں قید کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

بَابُ مَنْ وُجِدَ فِىْ دَارِهٖ قَتِيْلٌ

اگر کسی کے گھر میں مقتول پایا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يُوْجَدُ مَقْتُوْلًا فِىْ دَارِ رَجُلٍ مُتَّهَمًا فَيَدَّعِىْ صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ قَاتَلَهٗ وَاَنَّهٗ كَابَرَهٗ فَلِذٰلِكَ قَتَلَهٗ قَالَ يُنْظَرُ فِى الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا اُتِّهِمُوْا بِالسَّرِقَةِ بَطَلَ دَمُهٗ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِىْ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ اَدَّعٰى صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عَلٰى بَطْنِ امْرَاَتِهٖ فَلِذٰلِكَ قَتَلَهٗ قَالَ يُنْظَرُ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا اُتِّهِمَ بِالزِّنَا بَطَلَ الْقِصَاصُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِىْ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُعْلَمُ فِيْهِ اِلَّا خَيْرًا قُتِلَ هٰكَذَا بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا

كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي السَّرِقَةِ وَأَمَّا الْفُجُورُ فَلَا أَحْفَظُ ذَٰلِكَ عَنْهُ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق میں کہ رات کو کسی مرد کے گھر میں جاوے اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا
دعوی کرے کہ وہ اس کے گھر آیا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اسواسطے اوس نے اوسکو قتل کیا ابراہیم نے
کہا کہ مقتول میں دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اسکا خون
باطل ہو جاتا ہے اور اسپر دیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم
ہو اوس سے مگر بہتری تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعوی کرے کہ اوس نے اوسکو اپنی
عورت کے پیٹ پر پایا اسواسطے اوسکو قتل کیا تو اوسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت
لگایا جاتا ہے تو بدلا باطل ہو جاتا ہے اور اسپر دیت آتی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ
متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوائے کچھ معلوم نہ ہو تو اوسکو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چوری میں اور بدکاری گناہ سو اس سے معلوم
نہیں

بَابُ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لعان اور بچہ سے انکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي رَجُلٍ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَلَاعَنَ
فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَقَذَفَهُ أَبُوهُ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ قَالَ إِنْ قَذَفَهُ أَبُوهُ
الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ فَإِنَّهُ يُجْلَدُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
لَا يُجْلَدُ فِي قَذْفِ الْأُمِّ مَنْ قَذَفَهَا لِأَنَّ مَعَهَا وَلَدًا لَا نَسَبَ لَهُ وَمَنْ قَذَفَ الْوَلَدَ
فِي نَفْسِهِ خَاصَّةً فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ضُرِبَ الْحَدَّ وَكَذَٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بچے سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے اور انکو درمیان
جدائی کیجاوے پھر اوس بچے کو حرامکاری کی تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا اوسکی
ماں کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اوسکا باپ اوسکو تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار
کیا تھا یا کوئی غیر اور لوگوں میں سے یا اوسکی ماں کو زنا کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے مارے جاوینگے
اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی ماں کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے نہ مارے
جاوینگے اسواسطے کہ اوسکے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں اور اگر کوئی خاص کر
اوس لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوے اور اسکو کہے کہ اے زانیہ کے بیٹے تو اوسکو کوڑے مارے جاوینگے اور اسیطرح

کہا امام محمد نے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا قذف
الرجل امراتہ وقد حد جلدتہ حدا او قذفہا وقد جلدت حدا فلا لعان بینہما
ولا حد علیہ وقال من لا شہادۃ لہ فلا لعان لہ وھذا قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ
حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگاوے اور حد میں کوڑے مارا گیا ہو یا اسپر تہمت لگاوے اور وہ
ماری گئی ہو تو انکے درمیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا کہ جسکی شہادت مقبول نہیں اوسکے
لیے لعان بھی نہیں اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا حماد عن ابراہیم قال اذا قذف الرجل امراتہ ثم توفیت قبل ان یلاعنہا
فانہ یرثہا ولا حد ولا لعان وکذلک اذا قذف الرجل غیر امراتہ فلا حد علیہ لانہ
لا یدری لعل الذی قذفہ یصدقہ واذا قذف زوجہا ثم مات ورثتہ لانہ لم
یکن لاعن وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر
کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مرجاوے تو وہ مرد اوسکا وارث
ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسیطرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے
تو اسپر بھی حد نہیں آتی اوسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید جسکو اوسنے قذف کی وہ اسکی تصدیق کرے
اور اگر اسکا خاوند اوسکو زنا کی تہمت لگادے پھر مرجاوے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اوسواسطے کہ اوسنے
لعان نہیں کیا تھا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن مجالد
بن سعید عن عامر الشعبی عن عمر بن الخطاب قال اذا اقر الرجل بولدہ طرفۃ عین
فلیس لہ ان ینفیہ وھو قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا ایکبار اقرار کرے تو نہیں جائز ہے اوسکو یہ کہ انکار کرے اوس
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
عن شریح قال اذا اقر الرجل بولد ثم نفاہ لزمہ ذلک وتلحقہ الولد قال محمد
وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی
مرد اپنے بچہ سے انکار کرے کہ میرا نہیں ہے بعد اسکے دعوی کرے کہ میرا ہے تو وہ اسکو ملتا ہے اور اسکی نسب
اوس سے ثابت ہوجاتی ہے اور وہ بچہ اوسکے ساتھ لگا دیا جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یقر
بابنہ ثم ینفیہ قال یلاعنہا ویلزم الولد امہ فان کان قد طلقہا ضرب حدا وان
کانت قد ماتت امہ قال محمد وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ وقولنا الا فی خصلۃ واحدۃ
اذا اقر بابنہ ثم نفاہ وھی امرأتہ لاعنہا ولزم الولد اباہ اذا اقر بہ مرۃ لم یکن
لہ ان ینفیہ کما قال عمر ؓ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بیٹے کا اقرار
کرے پھر انکار کرے کہا کہ وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کے ساتھ لگایا جاوے اور اگر وہ اسکو
طلاق دے چکا تھا تو اوسکو حد ماری جاوے اگرچہ اوسکی ماں مرگئی ہو امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام
ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ
اوسکی عورت ہو تو اوس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب ایکبار اوسکا اقرار
کرے تو پھر اوسکو اوس سے انکار کرنا جائز نہیں جیسے کہ حضرت عمر نے کہا **باب من قذف قوما
جمیعا وحد الحر والعبد** اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکا کیا
حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم قال اذا افتریت علی قوم فقلت یا زناۃ کان علیک حد واحد قال محمد
وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو
زنا کی تہمت لگاوے اور تو کہے کہ اے زانیوں تو تجھ پر صرف ایک حد آویگی امام محمد نے کہا کہ یہی
ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
فی رجل قذف رجلا ثم قذف آخر قال لو قذف اھل الجمعۃ فقذفہم جمیعا
لم یکن علیہ الا حد واحد قال محمد وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ وقولنا لیس
علیہ الا حد واحد حتی یکمل الحد فان قذف انسانا آخر بعد کمال الحد ضرب حدا
مستقبلا الا انہ یحبس حتی یبرأ من الاول ثم یضرب الآخر قال یفرق الحد فی
اعضائہ الا الجلد قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا فی الحدود کلہا
الا انا لا نضرب الرأس والوجہ والفرج والانثیین فانہ لا یفرق فی الاعضاء
کما یفرق فی الحدود ولکنہ یضرب فی مکان واحد وھو اشد الضرب ولا یجرد فی

حَدٍّ وَلَا تَعْزِيرٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کے تہمت لگادے پھر دوسرے کو تہمت لگادے اگر سب جماعت والون کو تہمت لگادے تو نہین ہے اوس پر مگر ایک حد امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول ہمارا ہے اور قول ابوحنیفہ کا کہ نہین ہے اوس پر مگر ایک حد یہانتک کہ حد پوری ہو سو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگادے تو پھر سرے سے حد مارا جاوے لیکن اسکو قید کیا جاوے یہانتک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دوسری حد ماری جاوے اور کہا کہ حد اوسکی اعضا مین متفرق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور قول ہمارا سب جگہ مین مگر چہرہ اور سر اور ستر کو نہین مارتے اور تعزیر مین اعضا مین تفریق نہ کیجاوے جیسے کہ حد مین کیجاتی ہے لیکن ایک جگہ مین ماریجاوے اور وہ سخت مار ہے اور ننگا نہ کیا جاوے نہ حد مین اور نہ تعزیر مین اور ایسے غیر مین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَلزَّانِيْ يُجْلَدُ قَاعِدًا وَتُوْضَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُوْنَ ضَرْبِ الزَّانِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الشَّارِبَ كَمَا يُجَرِّدُ الزَّانِيَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنیوالی کو کوڑے مارے جاوین ایسی مار کہ ہلاک کرنیوالی ہو اور اسکے کپڑے اس سے اتارے جاوین اور تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے اس حال مین کہ اوسکے کپڑے اوس پر ہون اور شراب پینیوالے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جاوے اور انکی مار زانی کی مار سے کم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ایک حکم مین کہ شارب الخمر کو بھی زانی کیطرح ننگا کیا جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ الْحُرَّ فَعَلَيْهِمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ اَرْبَعِيْنَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو انکی حد آزاد کی حد سے آدھی ہے چالیس چالیس کوڑے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَمَةِ [illegible] [illegible] اُسْتُعْتِقَتْ [illegible] كَانَتْ [illegible]

مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ لَا يَرَى عَلَى مَنْ قَذَفَهَا حَدًّا لِأَنَّهَا عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْأَمَةِ
مَا دَامَتْ تَسْعٰى وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَهِيَ حُرَّةٌ إِذَا عَتَقَ بَعْضُهَا عَتَقَ كُلُّهَا وَعَلٰى قَاذِفِهَا الْحَدُّ
وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ اوسکی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد
کیجاوے پہر سعی کرواوے اوسپر جو ہین کہ باقی ہو پہر کوئی مرد اوسکو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو
ابراہیم نے کہا کہ اوسپر کچہ چیز نہین جب تک کہ سعی کرتے رہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا کہ جو اسکو تہمت لگاوے اوسپر حد نہین اسواسطے کہ وہ اوسکے نزدیک بجاے لونڈی کے
ہے جبتک کہ وہ محنت کرتے رہے اور ایسے ہمارے قول مین سو وہ آزاد ہے کہ جب اوسکا بعض آزاد
ہوجاوے تو سب آزاد ہوجاتی ہے اور اسکے قاذف پر حد آتی ہے **ف** زانی کی حد اگر کوارا ہو
تو سو کوڑے ہین اور اگر بیاہا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور زنا کی تہمت لگانیوالے کی حد اور
شراب پینیوالے کی حد اسی کوڑے ہین معنے سعی کروانے کے یہ ہین کہ غلام یا لونڈی کو تکلیف
دیجاوے ساتہ کمانی مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے واسطے شریک کے **بَابُ التَّعْزِيْرِ**
تعزیر کا بیان **ف** حد اوسکو کہتے ہین کہ شارع کیطرف سے مقرر ہو اور تعزیر اوسکو کہ شارع
کیطرف سے مقرر نہو امام جہان جیسے مناسب دیکہے تعزیر لگاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُبْلَغُ بِالتَّعْزِيْرِ
أَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ شعبی نے کہا کہ تعزیر
مین چالیس کوڑون کو نہ پہونچے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ
قَالَ مُحَمَّدٌ فَأَدْنَى الْحَدِّ وَذٰلِكَ أَرْبَعُوْنَ فَلَا يُبْلَغُ بِالتَّعْزِيْرِ أَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً ترجمہ ضحاک
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پہونچے حد کو غیر حد مین تو وہ حد سے بڑہ
جانیوالون مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ ادنے درجہ حد کا چالیس کوڑے ہین سو نہ پہونچے ساتہ تعزیر
کے چالیس کوڑون کو **بَابُ الْقَوْمِ إِذَا اجْتَمَعُوْا فِي حَدٍّ** جب کئی مرد ایک حد مین جمع ہوجاوین
اور قتل کیاجاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ جَمَعْتُ

عَلَی الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ فِیْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَاُخِذَ بِالْقَتْلِ وَاِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ
وَقَدْ قَتَلَ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوٰی ذٰلِکَ لِاَنَّ الْقَتْلَ قَدْ اَحَاطَ بِذٰلِکَ کُلِّهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَاِنَّهٗ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ فَیُضْرَبُ
حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ یُقْتَلُ وَاِنَّمَا الَّذِیْ یُدْرَأُ عَنْهُ الْحُدُوْدُ الَّتِیْ لِلّٰهِ تَعَالٰی ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جاویں جن میں کہ قتل ہو تو قتل کر دیا جاوے اور
باقی سب حدوں کو ساقط کیا جاوے اور جب کئی حدیں جمع ہو جاویں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا
جاوے اور اسکے سوائے سب حدیں دفع کی جاویں اسواسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتی ہے امام
محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر حد قذف میں کہ وہ آدمیوں کے حقوق
میں سے ہے سو پہلے اسکو قذف کی حد ماری جاوے پھر قتل کیا جاوے اور ساقط تو صرف خدا کی
حدیں ہوتی ہیں **بَابُ مَنْ غَصَبَ امْرَاَةً نَفْسَهَا** اگر کوئی زبردستی کسی عورت سے زنا
کرے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ
مَنْ کَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا اَوْ مَمْلُوْکًا غَصَبَ امْرَاَةً نَفْسَهَا فَعَلَیْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَیْهِ
قَالَ وَاِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ اُدْرِئَ الْحَدُّ وَاِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا کُلُّهٗ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے
جبرًا زنا کرے تو اسپر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور
جب حد ماری جاوے تو مہر باطل ہو جاتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے
اور قول ہمارا **بَابُ الشُّهُوْدِ عَلَی الْمَرْاَةِ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا** اگر کئی گواہ عورت
کے زنا کی گواہی دیں جن میں کہ اسکا خاوند بھی ہو تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا شَهِدَ الْاَرْبَعَةُ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا
اُقِیْمَ عَلَیْهَا الْحَدُّ وَاِذَا شَهِدُوْا وَاَحَدُهُمْ زَوْجُهَا جَازَتْ اِنْ کَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا
جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ اِذَا کَانُوْا عُدُوْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا
فَاِنْ کَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَاِنْ کَانَ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں اور ان میں سے

ایک اوسکا خاوند ہو تو اوسپر حد قائم کیجاوے اور جب گواہی دیویں اور ایک اسکا خاوند ہو تو اوسکو سنگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو انکی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا جاوے اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اسکو سو کوڑے مارے جاویں **بَابُ الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ** اگر کوارا کواری سے زنا کرے تو اوسکی کیا حد ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ اِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفْيُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ اگر کوارا کواری سے زنا کرے تو دونو کو کوڑے مارے جاویں اور ایک سال وطن سے نکالے جاویں اور حضرت علی نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَا يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بِقَوْلِهٖ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً اَيْ لَا يُنْفٰى قَالَ نَعَمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے از روئی فتنہ کی یعنے اسمیں بڑا فتنہ ہے امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ ابراہیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکالا جاوے اوس نے کہا ہاں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کو لیتے ہیں **بَابُ حَدِّ اللُّوْطِيِّ** مرد سے زنا کرنے والے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اللُّوْطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُنَا اِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ ضُرِبَ الْحَدَّ مِائَةً **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنیوالے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیاہا ہوا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر بیاہا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوْطِيَّةِ جُلِدَ الْحَدَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُنَا اِذَا بَيَّنَ فَلَمْ يُكَنِّ فَاَمَّا اِذَا قَالَ يَا لُوْطِيُّ فَهٰذِهٖ نِسْبَةٌ اِلٰى غَيْرِ الْقَذْفِ فَلَا نُحِدُّهُ حَتّٰى يُبَيِّنَ **ترجمہ** ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت

لگادے اوسکو حد ماری جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایت نہ کرے
اور اگر وطی کی تہمت لگادے تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سواے قذف کے سو ہم اوسکو حد نہ مارینگے یہانتک
کہ کھولکر کہے **باب** حد الامۃ اذا زنت اگر لونڈی زنا کرے تو اوسکی حد کیا ہے محمدؒ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مُعْقَلَ بْنَ مُقَرِّنِ الْمُزَنِيِّ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ مَسْعُوْدٍ بِاَمَةٍ لَهُ زَنَتْ قَالَ اَجْلِدْهَا خَمْسِيْنَ جَلْدَةً فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا قَالَ فَاِنَّ عَبْدًا لِيْ سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِيْ اٰخَرَ قَالَ لَيْسَ
عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهُ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اَنَامَ عَلٰى فِرَاشِيْ اَبَدًا يُرِيْدُ
الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَمْ اَسْئَلْكَ فَاَمَرَهُ
اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَكَانَ مُوْسِرًا وَاَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا كُلُّهُ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اَلْحَدُّ لَا يُقِيْمُهُ اِلَّا السُّلْطَانُ فَاِذَا زَنَتِ
الْاَمَةُ اَوِ الْعَبْدُ كَانَ السُّلْطَانُ هُوَ الَّذِيْ يَجْلِدُ دُوْنَ الْمَوْلٰى ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ پاس لایا جس نے کہ زنا کیا تھا عبداللہ بن
مسعودؓ نے کہا کہ اسکو پچاس کوڑے مار اوس نے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہیں عبداللہ نے کہا کہ اوسکا اسلام
لانا بجائے بیاہ کے ہے معقل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرا لاوے تو اس کا
کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اوسپر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض میں یعنی
خود اوس کے پاس ہے اور وہ سب تیرا مال ہے معقل نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ بچھونے پر
کبھی نہ سوؤنگا مراد اوس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اے لوگو ایمان لائے
ہو نہ حرام کرو ستھری چیزیں جو کہ حلال کیں اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ
مقرر خدا نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو سو اوس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں
تجھ سے نہ پوچھتا سو حکم کیا اوسکو آزاد کرنے بردے کا اور تھا وہ مالدار اور یہ کہ سووے بچھونے پر
امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت میں کہ حد قائم کرے
کوئی حد کو مگر بادشاہ سو اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو بادشاہ ہی اوسکو حد مارے نہ کہ مالک

باب من اتی جاریۃ بشبھۃ اگر کوئی شبہ سے کسی کے ساتھ زنا کرے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ انہ سئل عن جاریۃ امرأتہ
فقال ما ابالی ایاھا اتیت او جاریۃ عوسجۃ قال وعوسجۃ منکب حیتہ **قال محمد**
وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا جاریۃ امرأتہ وغیرھا سواء الا انہ اذا اتاھا علی
وجہ الشبھۃ درأنا عنہ الحد وکذلک بلغنا عن علی بن ابی طالب و ابن مسعود **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہو کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوس سے صحبت کرنی درست ہے
یا نہیں اوس نے کہا کہ میں نہیں پرواہ کرتا اوسکی کہ اپنی عورت کی لونڈی سے صحبت کروں یا لونڈی
عوسجہ سے کہا اور عوسجہ سنکب ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا کہ
اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کہ ساتھ اس سے صحبت کری تو ہم اوس سے حد
ساقط کر دینگے اور اسیطرح سے ہمکو روایت حضرت علی اور ابن مسعود سے **محمد** قال
اخبرنا سفیان الثوری عن المغیرۃ الضبی عن الھیثم بن بدر عن حرقوص ......
عن علی بن ابی طالب ان امرأۃ اتتہ علینا فقالت ان زوجی وقع علی امتی فقال
صدقت ھی وما لھا لی قال اذھب فلا تعد **قال محمد** یدرأ عنہ الحد لانہا
شبھۃ **ترجمہ** حرقوص سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس ایک عورت آئی سو اوس نے کہا کہ میرے خاوند
نے میری لونڈی سے صحبت کی اوسکے خاوند نے کہا کہ اوس نے سچ کہا وہ اور اسکا مال سب میرا ہے
حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا امام محمد نے کہا کہ ساقط کیجاوے اوس سے حد اسواسطے
کہ وہ شبہ ہے **باب** درء الحدود یعنی حدونکو دفع کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب انہ قال ادرؤا الحدود عن
المسلمین ما استطعتم فان الامام ان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبۃ
واذا وجدتم للمسلم مخرجا فادرؤا عنہ **قال محمد** وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دفع کرو حدونکو مسلمانوں پر جب تک کہ تم سے ہوسکے
پس البتہ [illegible] اوسکے معاف کرنے میں بہتر ہے خطا کرنے اوسکے سے سزا دینے میں سو اگر
پاؤ تم واسطے مسلمانوں کے جگہ خلاصی کی تو دفع کرو اوس سے حد کو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول

ہمارا اور قول ابو حنیفہ کا **ف** یہ خطاب حاکموں کو ہے کہ جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں سے ساتھ تلقین کرنے عذروں کے کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھ لگایا ہے تو نے جیسی کہ وقوع ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ قَوْلُنَا ترجمہ

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور کہے کہ مینے اوسکو کواری نہیں پایا تو اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ لِفُلَانَةَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا لِأَنَّهُ لَمْ يَنْفِهِ مِنْ أَبِيهِ إِنَّمَا قَالَ لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَإِنَّمَا النَّفْيُ الَّذِي يُحَدُّ فِيهِ الَّذِي يَقُولُ لَسْتَ لِأَبِيكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانے عورت کا بیٹا نہیں تو اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اوسپر کچھ حد نہیں ہے اسلئے کہ اوس نے اپنے باپ سے اوسکی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَلَمْ يَحُدَّهُ وَأَمَرَ بِالْبَهِيمَةِ فَأُحْرِقَتْ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائی سے زنا کیا تہا سو اوسکے اوس سے حد ساقط کر دی اور حکم کیا ساتھ چارپایہ کے پس جلایا گیا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَانَتِ الْبَهِيمَةُ لَهُ ذُبِحَتْ وَأُحْرِقَتْ وَلَمْ يُنْتَفَعْ بِهَا فَإِنَّهَا مُثْلَةٌ ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپایہ سے زنا کرے اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا اور اگر ذبح

اوسکا اپنا ہو تو ذبح کر کے جلایا جاوے بدون ذبح کے نہ جلایا جاوے کہ وہ مثلہ ہے جو منع ہے **باب حد السکران** نشے والے کی حد کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عبد الکریم بن ابی المخارق یرفع الحدیث الی النبی صلعم انہ اتی بسکران فامرھم ان یضربوہ بنعالھم وھم یومئذ اربعون رجلا تضرب کل احد بنعلیہ فلما ولی ابو بکر اتی بسکران فامرھم فضربوہ بنعالھم فلما ولی عمر استخرج الناس ضرب بالسوط قال محمد وبھذا ناخذ نری الحد علی السکران من نبیذ کان او غیرہ ثمانین جلدۃ بالسوط یحبس حتی یصحو ویذھب عنہ السکر ثم یضرب الحد ویفرق علی الاعضاء ویجرد الا انہ لا یضرب الفرج ولا الوجہ ولا الراس وضربہ اشد من ضرب القاذف وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عبد الکریم سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو یہ کہ ماریں اسکو اپنے جوتوں سے اور وہ اوسدن چالیس آدمی تھے سو ہر ایک نے اوسکو اپنے دونوں جوتوں سے مارا سو جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اونکے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو ابو بکرؓ نے سو اونہوں نے اسکو اپنے جوتوں سے مارا اور جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کوڑے سے مارا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جاویں برابر ہے کہ کھجور کے نچوڑ سے نشہ ہو یا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہانتک کہ ہوش میں آوے اور اوس سے نشہ دور ہو جاوے پہر حد مارا جاوے اور اور حد اوسکے اعضا پر متفرق کی جاوے اور ننگا کیا جاوے مگر ستر اور منہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور اسکی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لو ان رجلا شرب حسوۃ من خمر ضرب قال واخاف ان تکون السکر مثل ذلک قال محمد یضرب الحد فی الحسوۃ من الخمر فاما من السکر فلا یحد حتی یسکر ولکنہ یعزر وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر یعنے شربت خرما کا بھی یہی حکم ہو جاوے اور کہتے ہیں ہادی اسکی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہانتک کہ نشہ لاوے ولیکن کہ وہ تعزیر دیا جاوے

اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے زمانے مین شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتدا خلافت مین یہی دستور تھا پھر حضرت عمر نے اسی کوڑے مارے اور اسپر سب اصحاب کا اجماع ہوا پس اب کسیکو اوسکی مخالفت کرنی جائز نہین

باب حدّ من قطع الطریق او سرق جو کوئی راہ زنی کرے یا چوری کرے اوسکی حد کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا القاسم بن عبد الرحمن عن ابیه عن عبد الله بن مسعود قال لا تقطع ید السارق فی اقل من عشرة دراهم **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین دس درہم سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا تقطع ید السارق فی اقل من ثمن الحجفة وکان ثمنها عشرة دراهم وقال قال ابراهیم ایضا لا یقطع السارق فی اقل من ثمن المجن وکان ثمنه یومئذ عشرة دراهم ولا یقطع فی اقل من ذلک ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین ڈہال کے مول سے اور اسکا مول اسوقت دس درہم تھے اور اس سے کم مین نہ کاٹا جاوے **ف** امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہیں

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم ابن ابی الهیثم عن الشعبی یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یقطع السارق فی ثمر ولا فی کثر قال محمد وبه نأخذ والثمر ما کان فی رؤس النخل والثمر اذا احرز فی البیوت فلا قطع علی من سرقه والکثر الجمار جمار النخل فلا قطع علی من سرقه وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ میوہ چرانے سے کہ درخت پر ہو اور نہ پیچ چرانے کا جو سفید کھجور کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھرون مین نہ رکھا گیا ہو پس نہیں آتا ہاتھ کاٹنا اوسکے چرانے والے پر اور کثر کھتے ہین کھجور کے گابھے کو اگر کوئی چرا لے تو اوسکا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ہاتھ کاٹنا نہین آتا **ف** امام اعظم کا یہی مذہب ہے اگر کسی میوے سوکھے یا تر کے چرانے مین ہاتھ کاٹنا
نہین آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زرعت کہ کاٹکر خرمن
مین جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزون مین ہاتھ کاٹنا آتا ہے اگر ہووے
محرز اور جو چیزین حقیر ہین مانند لکڑی گھانس نرسل مچھلی وغیرہ کی انمین بھی امام اعظم کے نزدیک ہاتھ
کاٹنا نہین آتا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ
اللهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ
عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ
مِنَ اللهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ اِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا يُزَادُ عَلٰى
ذٰلِكَ شَيْئًا اِذَا كَثُرَ السَّرِقَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے
تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر چوری کرے تو اسکا بایان پاؤن کاٹا جاوے پھر اگر چوری
کرے تو قید خانے مین قید کیا جاوے یہانتک کہ بہتر بات کرے مقرر مین خدا سے شرم کرتا ہون کہ
اوسکو چھوڑون اس حال مین کہ نہ اوسکا ہاتھ ہو جس سے وہ کھاوے اور استنجا کرے اور پاؤن کہ اس سے
چلے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہ کاٹا جاوے چور کا مگر داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن
اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا جاوے جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اسکو تعزیر دیجاوے یہانتک کہ
بہتر بات کہے یعنی توبہ کرے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** پہلے داہنا ہاتھ کاٹنا پھر بایان پاؤن
کاٹنا توسب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار مین بایان ہاتھ اور داہنا پاؤن کاٹنے مین اختلاف
ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار مین کاٹنا درست نہیں
بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيَضْمَنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ
بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ اِلَّا اَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدَّ عَلٰى صَاحِبِهَا وَهُوَ قَوْلُ
عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

اور مال کا بدلا دیوے امام محمد نے کہا کہ ہمکو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو چوری
کا بدلا باطل ہوجاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہ پایا جاوے تو اوسکے مالک کو پھیر دیا
جاوے اور یہی قول ہے شعبی اور ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن يزيد بن ابي كبشة قال اتي ابو
الدرداء بجارية سوداء قد سرقت وهو على دمشق فقال يا سلامة اسرقت قولي
لا فقالت لا فقالوا اتلقنها يا ابا الدرداء فقال اتيتموني بامراة لا تدري ما
يراد بها لتعترف فاقطعها ترجمہ یزید بن کبشہ سے روایت ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک سیاہ
لونڈی لائی گئی کہ اوس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے سو ابو درداء نے کہا کہ کیا
تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہیں اوس نے کہا نہیں سو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اوسکو سکھاتا ہے
اے ابو درداء اوس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتی کہ اوس سے
کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے اور میں اسکا ہاتھ کاٹوں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اتي ابو مسعود الانصاري بسارق فقال اسرقت قل
لا فقال لا فخلى سبيله قال محمد واما نحن فنقول لا ينبغي للحاكم ان
يقول له اسرقت ولكن يكف عنه حتى يقر او يدع وهو قول ابي حنيفة قال
محمد وانما اراهما قالا للسارقين قولا لا لقولهما اسرقتما مخافة ان يجيبا
هما بنعم بمسالتهما اياهما ولم يفعلا وكذلك قال ابو حنيفة في الشاهد يشهد
عند الحاكم لا ينبغي للحاكم ان يقول له اتشهد بكذا وكذا مخافة
ان يقول نعم ولكن يدعه حتى ياتي بما عنده من الشهادة فان كانت شهادة
قاطعة انفذها وان كانت غير قاطعة ردها وكذلك الحدود ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ابو مسعود پاس ایک چور لایا گیا اوس نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی کہہ نہیں اوس
نے کہا نہیں سو اوس نے اسکو چھوڑ دیا امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لائق ہے
حاکم کو یہ کہ اوسکو کہے کہ کیا تو نے چوری کی ولیکن اوس سے چپ رہے یہاں تک کہ اقرار کرے
یا انکار اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا امام محمد نے کہا کہ ہماری [illegible]

یہ ہے کہ ابو درداء اور ابو مسعود نے جو... انکو کہا کہ کہو نہیں جب کہ اوس نے کہا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو
اس ڈر سے کہا کہ شاید وہ انکے سوال کے جواب میں ہاں کہہ بیٹھیں اور چوری نہ کی ہو اور اسیطرح کہا
ہے ابوحنیفہؒ نے گواہ کے حق میں کہ حاکم کے نزدیک گواہی دیوے کہ حاکم کو لائق نہیں کہ اوسکو کہے کہ
کیا تو گواہی دیتا ہے اسطرح اسطرح اس ڈر سے کہ ہاں کہہ بیٹھے ولیکن اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک
کہ جو اوسکے پاس گواہی ہو بیان کرے سو اگر گواہی قاطعہ ہو تو اوسکو جاری کرے ورنہ رد کرے
اور یہی حکم ہے حدود کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَلِلْوَالِي أَنْ يَقْتُلَهُ أَيَّةَ قِتْلَةٍ شَاءَ
إِنْ شَاءَ قَتَلَهُ صَلْبًا وَإِنْ شَاءَ قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صَلْبٍ وَإِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ
مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُ وَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ فَإِنْ
لَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ أُوجِعَ عُقُوبَةً وَحُبِسَ حَتَّى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِنْ قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ
قُتِلَ مَصْلُوبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهُ وَلَا رِجْلُهُ وَإِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَحَدُهُمَا يَأْتِي عَلَى صَاحِبِهِ
بُدِئَ بِالَّذِي يَأْتِي عَلَى صَاحِبِهِ وَتُرِكَ الْآخَرُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب کوئی مرد نکلے اور راہزنی کرے یعنی ڈاکہ مارے اور مال چھین لیوے اور قتل کر ڈالے
تو جائز ہے وارث مقتول کو قتل کرنا اوسکا جسطرح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر مارے اور
اگر چاہے تو بدون قطع اور سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا
کاٹ کے پیچھے اوسکو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لیوے اور کسیکو مارے نہیں تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں
مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لیوے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جاوے مارے اور قید
کیا جاوے یہانتک کہ نیک صاحب ہووے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور اسیکو
ہم لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے اور مال لیوے تو اوسکو سولی چڑھا کر مار ڈالا جاوے
اور اسکا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جاوے اور اگر دو حدیں جمع ہو جاویں ایک دوسرے کے پیچھے آتے
ہوئی تو پہلی کے ساتھ ابتدا کی جاوے اور دوسری دفع کی جاوے جیسے ہاتھ کاٹنا دو بار جب
ہو تو پہلی بار لیجاوے اور پہلی ساقط کی جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ ح

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي سَارِقٍ سَرَقَ فَاُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَاُخِذَ الثَّانِيَةَ قَالَ يُقْطَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى عَلَيْهِ اِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق مین کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر چھوٹ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے مین کہ اوسپر فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اوچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ خفیہ نہین لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

باب حَدِّ النَّبَّاشِ کفن چور کی حد کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ عَنِ الْمَوْتٰى فَسَلَبَهُمْ اَنَّهٗ يُقْطَعُ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يُقْطَعُ لِاَنَّهٗ مَتَاعٌ غَيْرُ مُحْرَزٍ لٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَفْتٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَنْ لَا يَقْطَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کفن چور کے حق مین کہا کہ جب کوئی مردون کی قبرین کھودے اور انکا کفن چرا اوے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ہوا اسطے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت مین نہین لیکن اسکو مارنے کی تکلیف دیجاوے اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے امام محمد نے کہا کہ ہمکو بھی پہونچی ہے روایت ابن عباس سے کہ اونہون نے مروان کو فتوی دیا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا ف امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور ابو یوسف اور تینون اماموں کے نزدیک اسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے

باب شَهَادَةِ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اہل ذمہ کی گواہی مسلمانون پر درست ہے یا نہین

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ كَانَتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ فِی السَّفَرِ
عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَی الْوَصِیَّةِ اِذَا لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَازَتْ شَهَادَةُ اَهْلِ
الذِّمَّةِ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ نُسِخَ ذٰلِكَ فَلَا یَجُوْزُ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ وَلَا غَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت مین کہ اے ایمان والو گواہ تمہارے
اندر جب پہنچے تم مین کسی کو موت جب لگو وصیت کرنے وو شخص معتبر چاہیین تم مین سے یا دو
اور ہون آخر تک کہا کہ منسوخ ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام
ابو حنیفہ رح کا اور سوای اسکے نہین کہ مراد اس سے گواہی سفر مین ہے وقت حاضر ہونے موت
کے وصیت پر جبکہ کوئی مسلمان نہو تو اہل ذمہ کی شہادت مسلمان کی وصیت پر درست ہے یہ حکم
منسوخ ہوگیا ہے پس نہین جائز ہے مسلمان کی وصیت پر اور نہ اوسکی کسی اور کام پر مگر گواہی مسلمانو
کی **باب شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ** جسکو حد ماری جاوے اوسکی شہادت کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ ...... قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ نَصْرَانِیٍّ قَذَفَ
مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهٗ جَائِزُ الشَّهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ لِاَنَّهٗ لَمْ یُضْرَبْ حَدًّا فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک نصرانی کے حق
مین کہ مسلمان عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادی اور حد مارا جاوے پھر اسلام لاوے کہ اسکی
گواہی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اسواسطے
کہ وہ اسلام مین حد مارا نہین گیا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
...... عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا وَقَالَ فِیْ
قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قَالَ یُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ
فَاَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ اَبَدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے تو اوسکی گواہی
کبھی درست نہین اور کہا اس آیت کی تفسیر مین مگر جنہون نے توبہ کی اوسکے پیچھے اور سنوار پکڑی
کہا کہ دور کیا جاوے اون سے نام گناہ کا اور ایسے شہادت سو وہ کبھی جائز نہین امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ

قال حدثنا الهيثم بن ابي الهيثم عن عامر الشعبي قال اجيز شهادة القاذف اذا تاب قال محمد ولسنا ناخذ بهذا

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو مین اوسکی گواہی درست رکھتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہین

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي عن شريح قال اتاه اقطع بني اسد فقال اتقبل شهادتي وكان من خيارهم فقال نعم واراك لذلك اهلا قال محمد وبه ناخذ كل محدود في سرقة او زنا او غير ذلك اذا تاب قبلت شهادته الا المحدود في القذف خاصة لقول الله تعالى ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا

ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہاتھ کٹا قبیلے بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ اون کے برگزیدہ لوگون مین سے تھا سو اوس نے کہا کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اوس نے کہا ہان اور مین تجھکو اسکے لائق دیکھتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر مین حد مارا جاوے پھر توبہ کرے تو اوسکی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف مین حد مارا جاوے اوسکی گواہی نہ قبول کیجاوے سو واسطے کہ خدا تعالی نے فرمایا کہ نہ مانو اونکی گواہی کبھی

باب شهادة الزور جھوٹی گواہی کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم بن ابي الهيثم عمن حدثه عن شريح قال اذا اخذ شاهد زور فان كان من اهل السوق قال للرسول قل لهم ان شريحا يقرئكم السلام ويقول انا اخذنا هذا شاهد زور فاحذروه وان كان من العرب ارسل به الى مسجد قومه اجمع ما كانوا فقال للرسول مثل ما قال في الاول قال محمد وبهذا كان ياخذ ابو حنيفة ولا يرى عليه ضربا واما في قولنا فانا نرى عليه مع ذلك التعزير ولا يبلغ به اربعين سوطا

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب کوئی جھوٹا گواہ پکڑا جاتا اور وہ اہل بازار سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ اونسے کہہ کہ شریح تمکو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمنے یہ جھوٹا گواہ پکڑا سو تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اوسکو اونکی قوم کی مسجد مین بھیجتا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے بہ نسبت سابق کے اور کہتے ایلچی کو مثل اوسکی کہ پہلی بار کہا امام محمد نے کہا کہ اسکو امام ابوحنیفہ لیتے تھے اور اوسپر مار نہین دیکھتے تھے [illegible]

لوگوں میں مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک تو اوسکے ساتھ اوسپر تعزیر بھی باقی ہے اور نہ پہونچے
ساتھ اوسکے چالیس کوڑونکو محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنی رجل عن عامر
الشعبی انه کان یضرب شاهد الزور ما بینه وبین اربعین سوطا قال محمد
وبه ناخذ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارتے تھے جھوٹے گواہ کو وہ مار کہ اوسکی اور چالیس
کوڑوں کی درمیان ہے یعنے چالیس کوڑوں سے کم مارتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

باب شهادة النساء ما یجوز منها وما لا یجوز عورتوں کی کیا گواہی درست ہے اور
کیا درست نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال شهادة
النساء مع الرجال جائزة فی کل شیء ما خلا الحدود قال محمد ونحن نقول ما
خلا الحدود والقصاص وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ عورتوں کی گواہی جائز ہے ساتھ مردوں کے ہر چیز میں سوائے حدود کے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم کہتے
ہیں کہ سوائے حدوں اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہؒ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم انه کان یجیز شهادة المرأة علی
الاستهلال فی الصبی قال محمد وبه ناخذ اذا کانت عدلا مسلمة وکان ابو
حنیفة یقول لا تقبل علی الاستهلال الا شهادة رجلین او رجل وامرأتین فاما
الولادة من الزوجة فتقبل فیها شهادة المرأة اذا کان عدلا مسلمة فهذا عندنا
سوآء ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ تھے ابراہیم جائز رکھتے گواہی عورت کی بچہ کے آواز کرنے پر
امام محمدؒ نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں جبکہ ہو عورت معتبر مسلمان اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ نہ قبول
کیجاوے گواہی بچے کی آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی لیکن
اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ہو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک
برابر ہے یعنے اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اوسکی
گواہی دے تو اوسکی گواہی قبول ہے نزدیک ہمارے اور ابو حنیفہ کے

باب من لا تقبل شهادته القرابة وغیرها کس شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہیں ہو محمد
قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الهیثم عن شریح قال اربعة لا تجوز شهادة بعضهم

لبعض المرأة لزوجها والزوج لامرأته والأب لابنه والابن لأبيه والشريك لشريكه
والمحدود حدا في قذف قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة إلا أنا نقول
تجوز شهادة الشريك لشريكه في غير شركتهما ترجمہ شریح سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ
چار آدمی ہیں جنکی گواہی ایک دوسرے کے لیے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لیے درست
نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے لیے درست نہیں اور باپ کی بیٹے کے لیے درست نہیں اور
بیٹے کی باپ کے لیے درست نہیں اور شریک کی شریک کے لیے درست ہے اور جو قذف میں حد مارا جاوے
امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک
کے شریک کے لیے گواہی درست ہے انکی شرکت کے غیر امر میں **محمد** قال أخبرنا أبو
حنيفة قال حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي أنه قال لا تجوز شهادة المرأة لزوجها
والزوج لامرأته ولا الأب لابنه ولا الابن لأبيه ولا الشريك لشريكه والله أعلم
ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لیے
اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لیے اور نہ باپ کی بیٹے کے لیے اور نہ بیٹے کی باپ کے لیے اور نہ شریک
کی شریک کے لیے

باب شهادة الصبيان نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال كتب هشام إلى
ابن هبيرة يسأله عن خمس عن شهادات الصبيان وعن جراحات النساء والرجال
وعن دية الأصابع وعن عين الدابة والرجل يقر بولد وعند الموت فكتب
إليه أن شهادة الصبيان بعضهم على بعض جائزة إذا اتفقوا وجراحات النساء
والرجال يستويان في السن والموضحة ويختلفان فيما سوى ذلك ودية أصابع اليدين
والرجلين سواء وفي عين الدابة ربع ثمنها والرجل يقر بولد عند الموت أنه
أصدق ما يكون عند الموت قال محمد وبهذا كله نأخذ إلا في خصلتين أحد
شهادة الصبيان عندنا باطل اتفقوا أو اختلفوا لأن الله تعالى يقول في كتابه
وأشهدوا ذوي عدل منكم واستشهدوا شهيدين من رجالكم فإن لم يكونا رجلين
فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء والصبيان ليسوا ممن يوصف أن

يكونوا عدولاً ولا ممن يرضا به من الشهداء والخصلة الأخرى جراحات النساء على النصف من جراحات الرجال في السن والموضحة وغير ذلك وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ شرح یہ روایت ہی کہ ہشام نے پانچ چیز پوچھنے کے لیے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکون کی گواہی سے دوسرے عورتون اور مردون کے زخمون سے تیسرے انگلیون کی دیت سے چوتھے چارپائی کے آنکھہ سے پانچوین اس مرد کی کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے سو ابن ہبیرہ نے اسکی طرف لکھا کہ لڑکون کی گواہی آپس مین ایک دوسرے پر درست ہے جبکہ متفق ہون اور عورتون اور مردون کے زخم اور دانت اور موضحہ مین برابر ہین یعنے جو مرد کے دانت کی دیت ہی سو ہی عورت کے دانت کی دیت ہی اور انکے سوای اور زخمون مین مختلف ہین اور ہاتہہ پاؤن کی انگلیون کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپائے کی آنکھہ پھوڑ دیوے تو اسکے مول کی چوتھائی دینے آتی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اوسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے وقت زیادہ ترسچ کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر دو حکمون مین ایک یہہ کہ لڑکون کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہون یا مختلف ہون اسلیے کہ خدا تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے کہ گواہ کرو دو مرد معتبر اپنے مین سے اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردون مین سے پھر اگر دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین جنکو تم پسند کرتے ہو گواہون مین سے سو لڑکے نہین اون لوگون مین سے کہ اونکو عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگون مین سے کہ انکو گواہون سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتون کے زخمون کی آدہی دیت ہے مردون کے زخمون سے دانت اور موضحہ وغیرہ مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد

قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال اربعة لا تجوز فيها شهادة النساء الزنا والقذف وشرب الخمر والسكر قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزین ہین جن مین عورتون کی گواہی درست نہین زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ما يجوز من الوصية بیان اوس چیز کا کہ جائز ہے وصیت سے وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی

[illegible] إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ
[illegible] عذاب یا آ پہنچے قیامت - یعنے اللہ تعالے کی مہلت
[illegible] دیکھین وہ چیز جس سے ڈرائے گئے تھے یا دنیا مین اور [illegible]
[illegible] فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا
وَّأَضْعَفُ جُندًا [illegible] کہ جہان لڑینگے وہ کس کا زیادہ برا ہے اور کسکی
فوج کمزور ہے - یعنے اون لوگون کو معلوم ہوجائیگا کہ کون بدتر ہے اون دونون گروہون
مین سے درجے مین اور کسکے دوست اور مددگار کم ہین کیونکہ ایمان والون کے لیے جنتون
مین بڑے بڑے درجے ہونگے اور کافرون کے لیے دوزخ کے طبقے اور ایماندارون
کو اللہ تعالے اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے مدد پہونچیگی اور مشرکون کا کوئی یار
اور مددگار نہوگا - وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ اور بڑھاتا جاتا ہے
اللہ سوجھے ہوؤن کو سوجھ - یعنے اللہ تعالے اون لوگون کو زیادہ ہدایت کرتا ہے جو اوسکے
کلام پاک پر ایمان لاتے ہین اور اوسکے احکام کو سچے دل سے ادا کرتے ہین - وَالْبَاقِيَاتُ
الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور رہنے والی نیکیان
بہتر رکھتی ہین تیرے رب کے یہان بدلا اور بہتر پھر جانے کو جگہ - یعنے نیک کام ایماندارون
کے لیے بہت اچھے ہین تیرے پروردگار کے نزدیک ازروے ثواب کے اور بہتر ہین
ازروے بازگشت کے - اور دنیا کی رونق خداے تعالے کے یہان کچھ کام نہ آویگی اون
نیکیان سب باقی رہینگی اور اونکے عوض مین اللہ تعالے بڑے بڑے درجے عنایت کریگا
اور جاے بازگشت یعنے آخرت نیک کام کرنے والون کے لیے بہتر ہے - لکھا ہے کہ حضرت
ابن حارث رضی اللہ عنہ کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا - جب آپنے اوس سے
تقاضا کیا تو اوسنے جواب دیا کہ جب تک آپ دین اسلام ترک کرکے میرا دین نہ اختیار کرینگے
ہرگز ہرگز آپکا قرض نہ دونگا آپنے جواب دیا کہ خدا کی قسم مین دین محمدی کو ہرگز نہ ترک کرونگا

ہم لیتے ہیں کہ موت سے پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز رکھنا کچھ چیز نہیں اور اگر مرنے کے بعد اسکو جائز رکھیں
اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہیں جائز ان کو رجوع کرنا بیچ اسکے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب الرَّجُلِ يُوصِي بِالوَصَايَا أَوْ بِالعِتْقِ** اگر کوئی مرد کئی وصیتیں
کرے یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوا فُلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ
بُدِئَ بِالعِتْقِ وَإِذَا قَالَ أَعْتِقُوا فُلَانًا وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالحِصَصِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوا
فُلَانًا هٰذَا العَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِئَ بِهٰذَا الَّذِي بِعَيْنِهِ مِنَ الثُّلُثِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِيمَا وَصَفْتُ مِنَ العِتْقِ فَأَمَّا إِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا العَبْدَ بِعَيْنِهِ
وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا تَحَاصَّا فِي الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **تَرجمہ** حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص وصیت میں کہے کہ فلان غلام آزاد ہے اور فلانے کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام
آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو آزاد کردو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے مال دیا جاوے
اور اگر کہے کہ فلانے کو یہ غلام دیدو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے تہائی میں سے غلام
دیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اوس چیز میں کہ بیان کی آزاد کرنے سے یعنی
پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اوسکے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کیے
جاوے والا نہیں اور اگر کہے کہ فلانے کو بعینہ یہ غلام دیدو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو
تہائی میں خاص ہونگی یعنے فقط تہائی میں سے دونو کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا
درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ لِعَبْدٍ بِعَيْنِهِ وَيُوصِي لِلآخَرِ بِثُلُثِ مَالِهِ فَإِنَّهُ
يُعْطَى هٰذَا العَبْدَ وَيُعْطَى هٰذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَإِنْ أَوْصَى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ
وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهِ أُعْطِيَ هٰذَا مِائَةً وَلِلآخَرِ مَا بَقِيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا
نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ صَاحِبَيِ الوَصِيَّةِ يَتَحَاصَّانِ فِي الثُّلُثِ بِوَصِيَّتِهِمَا وَلَا يَكُونُ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَحَقَّ بِالثُّلُثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **تَرجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ ایک مرد کسی شخص کو وصیت کرے واسطے کسی مرد کے ساتھ معین غلام کے اور دوسرے کے لیے

تہائی مال کی وصیت کرے کہا کہ پہلے یہ غلام دیا جاوے اور جو تہائی سے باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے
اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک کے سو درہم کی وصیت کی اور ایک کے لیے تہائی مال کے
وصیت کی تو پہلے کو سو درہم دیا جاوے اور جو باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی میں خاص ہونگے اور ان میں سے کوئی
تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنی بلکہ
تہائی میں دونوں شریک ہیں آپس میں دونوں کو حصہ دیا جاوے اور تہائی سے زیادہ دینا
درست نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
في الرجل يعتق ثلث عبده عند الموت وقد اوصى بوصايا قال ابدأ بعتق
ثلث غلامه ولا يعتق منه الا ما اعتق ويستسعى فيما لم يعتق منه فاذا
اوصى مع عتق ثلثه بوصايا وله مال جعل ثلثا سعايته فيما اوصى به ولا
اجعل ذلك للورثة قال محمد وهو قول ابي حنيفة واما في قولنا فاذا عتق
ثلثه عتق كله ويبدء به من ثلث مال الميت قبل الوصايا فان بقي
شيء كان لاصحاب الوصايا بالحصص **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق
میں کہ موت کے وقت اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزوں کی وصیت کی ہو کہا
کہ پہلے اوسکے غلام کی تہائی آزاد کیجاوے اور نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد ہوا
اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز میں کہ نہیں آزاد ہوئی اوس سے یعنے باقی دو حصوں کا مول کما کر
ادا کرے اور اگر اوسکی تہائی آزاد کرنے کی ساتھ اور کئی وصیتیں کرے اور اوسکے پاس مال ہو تو کی
جاویں دو تہائیاں اوسکی سعی کی اوس چیز میں کہ وصیت کے ساتھ اوسکی اور نہیں اوسکو وارثوں کے
لیے نہیں ٹھیراتا یعنے وہ مال خیرات کیا جاوے گا وارثوں کو نہیں ملیگا امام محمد نے کہا کہ یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ہمارے قول میں تو جب اوسکی تہائی آزاد ہو جاوے تو کل
آزاد ہو جاتا ہے اور ابتدا کی جاوے ساتھ اوسکی میت کی تہائی مال میں سے پہلے اور وصیتوں
کے سو اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والوں کو دیجاوے ساتھ حصوں کے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يعتق عبده عند

الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْعٰى فِي قِيْمَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَاِنْ كَانَ الدَّيْنُ اَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِيْ مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ لِلْغُرَمَاءِ وَفِيْ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اوسپر قرض ہو کہا کہ اپنی قیمت مین غلام سے سعی کرائی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ قرض اسکی قیمت کی برابر ہو یا زیادہ اور اسکی سوای اوسکا کچھ مال نہو اور اگر قرض اوسکی قیمت سے کم ہو تو قرض کے مقدار اوس سے سعی کرائی جاوے واسطے قرضخواہون کے اور دو تہائی مین کہ باقی ہون واسطے وارثون کے اور تہائی مین اوسکی وصیت جاری ہوگی یعنی تہائی خیرات کی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يُبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جاوے پھر باقی سے قرض ادا کیا جاوے پھر وصیت اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ اَوْ صَوْمًا اَوْ نَذْرًا اَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ مَا اَوْصٰى بِهٖ مِنْ حَجَّةِ فَرِيْضَةٍ اَوْ زَكٰوةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ فَيَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے کہ جو اوسپر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال مین سے جاری ہوگی مگر وارث چاہین تو زیادہ مین بھی جاری ہو جاوے گی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح وہ چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوسکے حج فرض سے یا زکوٰۃ

یا اون کے غیر سے تو بھی تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز کہیں تو جائز
ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ يُبْدَأُ بِالْعِتْقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنَ الثُّلُثِ قُسِمَ بَيْنَ اَهْلِ الْوَصِيَّةِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ عِتْقِ الْبَابِ فِي الْمَرَضِ وَالتَّدْبِيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد کو
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اگر تہائی میں سے
کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ نَذْرٍ اَوْ رَقَبَةٍ
فَمِنْ ثُلُثِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوس کے میت نذر سے یا غلام آزاد کرنے سے تو وہ تہائی
مال میں سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحُبْلٰى اِذَا اَوْصَتْ
وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ
بِقَوْلِهٖ وَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ يَقُوْلُ مَا وَهَبَتْ اَوْ تَصَدَّقَتْ بِهٖ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ
الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے
حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو وصیت اسکی
تہائی سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال سے وصیت
جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال میں سے جاری ہوگی اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ
اِبْنَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ بِالْفِ دِرْهَمٍ اَمَةً اِنْ بَلَغَ الَّذِيْ يُعْطٰى فَهُوَ الثُّلُثُ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ
قِيْمَتُهٗ دُوْنَ الثُّلُثِ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ اسْتُسْعِيَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَرِثْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يَرِثُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
وَقِيْمَتُهٗ دَيْنٌ عَلَيْهِ يُحَاسَبُ بِهَا مِنْ مِيْرَاثِهٖ فَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ فَضْلٌ ...

فضلا اِنْ کَانَ لَہٗ لِاَنَّہٗ وَارِثٌ وَرَقَبَتُہٗ وَصِیَّۃٌ لَہٗ وَلَا یَکُوْنُ لِوَارِثٍ وَصِیَّۃٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت میں اپنے بیٹے کو ہزار درہم سے خریدے کہا کہ اگر
اوسکی قیمت تہائی کو پہونچے تو وارث ہوگا اور اگر اسکا مول تہائی سے کم ہو تو بھی وارث ہوگا
اور اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں سعی کرایا جاوے تو وارث نہیں ہوگا **امام محمد**
علیہ الرحمت نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں تو وہ ان سب صورتوں
میں وارث ہوگا اور اسکی قیمت اسپر قرض ہے حساب کیا جاوے قرض ساتھ میراث اوسکی کے اور اگر اوسپر
کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اسکا کچھ آتا ہو تو وہ لے لیوے اسواسطے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اسکا اسکی
لیے وصیت ہو اور وارث کے لیے وصیت درست نہیں

بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

بردہ آزاد کرنے
کی فضیلت کا بیان **ف** شرط آزاد کرنے کی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور
مالک ہو اور غلام کا آزاد کرنا مستحب ہے اور کبھی گناہ ہوتا ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اگر آزاد کروں گا
تو دار الحرب میں چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا اور کبھی آزاد کرنا واجب ہوتا ہے مانند کفارہ کے اور
کبھی مباح اور عبادت وہ آزاد کرنا ہے کہ ہو خالصاً للہ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْکًا
لَہٗ فَقَالَ لَہٗ اَمَا اِنَّ مَالَکَ لِیْ وَلٰکِنِّیْ سَاَدَعُہٗ لَکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ مَنْ
اَعْتَقَ مَمْلُوْکًا اَوْ کَاتَبَہٗ فَمَالُہٗ لِمَوْلَاہُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** عمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن
مسعود نے اپنا ایک غلام آزاد کیا سو اسکو کہا کہ خبردار رہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن میں اوسکو تیرے لیے چھوڑ
دیتا ہوں **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اسکو مکاتب
کرے تو اسکا مال اوسکے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَۃً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْھَا عُضْوًا
مِّنْہُ مِنَ النَّارِ وَکَانَ الرَّجُلُ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّعْتِقَ الرَّجُلُ لِکَمَالِ اَعْضَائِہٖ وَالْمَرْاَۃُ یُعْتِقُ الْمَرْاَۃَ
لِکَمَالِ اَعْضَائِھَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی غلام آزاد کرے
تو آزاد کرے گا اور یعنے نجات دیگا بدلے ہر عضو غلام کے عضو آزاد کرنے والے کا آگ دوزخ سے
بیان کہ کہتا مرد مستحب ہے کہ آزاد کرے مرد کامل اعضا والے کو اور آزاد کرے عورت

کامل اعضا والی ہو کہ اوسکا کوئی عضو ناقص نہ ہو

باب عتق المدبر وام الولد

مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اوس غلام کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک مدبر دو قسم کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ اسکا مالک اوسکو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اوسکا مالک کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں لیکن آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اس سے اور اگر لونڈی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اس سے اور نکاح کر دینا اسکا بغیر رضا اسکی کے اور جب مالک مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاوے ہے مالک کی تہائی مال میں سے اور اگر نہ نکلے اسکی تہائی تو تہائی کے حساب سے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے بعد اگر وہ اسی بیماری میں مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں کہ اپنے مالک سے بچہ جنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں اور اسپر اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اوس کے برخلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في ولد المدبرة المولود في حال تدبيرها بمنزلتها قال **محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مدبر ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو بجائے اوسکے ہے یعنے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنیکے بعد وہ بھی آزاد ہو جاوے گا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ولد ام الولد من غير سيدها اذا ولدته وهي ام ولد بمنزلتها قال **محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مالک کے سوا اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اوسکے ہے یعنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں جبکہ جنے اوسکو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان ينادي على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيع امهات الاولاد انه حرام انما ملكت الا متعة بها

حَنِيفَةَ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذَلِكَ رِقٌّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّهَا مُتْعَةٌ لَهُ يَطَأُهَا مَادَامَ حَيًّا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ام ولدوں کی بیچنے کے باب میں پکارتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو آزاد ہو جاتی ہے اور اسکی بعد اوسپر غلامی نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں لیکن وہ جگہہ نفع اوٹھانیکی ہے مالک کے لیے جب تک زندہ ہو اوس سے صحبت کرے اوسکو درست ہے محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْأَمَةِ أَنَّهُ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِينُ لَهُ إِصْبَعٌ أَوْ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ فَإِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُونُ بِهِ أُمَّ وَلَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ مِنَ السِّقْطِ شَيْءٌ يُعْرَفُ أَنَّهُ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهِ أُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کچے بچے کے بیان میں کہ لونڈی کے پیٹ سے گرے جب تک کہ نہ ظاہر ہو اوسکے لیے اونگلی یا آنکھہ یا سند تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اوس سے ام ولد نہیں ہوتے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب تک کچے بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو جس سے پہچانا جاوے کہ وہ بچہ ہے تب تک اوسکی ماں اوسکے ساتھ ام ولد نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي أُمِّ وَلَدٍ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ عَلَى حَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق میں کہ زنا کرے کہا کہ کسی حال میں اوسکا بیچنا درست نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہؒ کا محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُمَّ وَلَدِهِ عَبْدًا فَتَلِدُ أَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوتُ قَالَ فَهِيَ حُرَّةٌ وَأَوْلَادُهَا أَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے ام ولد کو کسی غلام سے نکاح کر دیوے پھر وہ بچہ جنے پھر مالک مر جاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور اسکو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا باب

العبد یکون بین الرجلین فیعتق احدھما نصیبہ۔ اگر کوئی غلام دو مردون کے درمیان مشترک ہو اور دونون مین سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے ف اگر ایک غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوس مین اختلاف ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدھا آزاد ہو اور آدھا غلام ہے اور صاحبین کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا پھر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک یہ دیوے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو اوسکو شریک کا حصہ دینا نہین آتا لیکن شریک استسعا کرے یا آزاد کرے اور صاحبین کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ یہ دے اور حالت مفلس مین استسعا کرے شریک غلام سے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ پھیر دیوے اور غلام اوسپر آزاد ہو جاویگا اور اگر مفلس ہے تو جسقدر آزاد ہوا سو آزاد ہے اور جو کچھ آزاد نہین ہوا سو غلام ہے اور نہ تکلیف دیا جاوے شریک ساتھ آزاد کرنے حصے اپنے کے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا یزید بن عبد الرحمن عن الاسود انہ اعتق مملوکا بینہ وبین اخوۃ لہ صغار فذکر ذلک لعمر بن الخطاب رض فامرہ ان یقومہ ویرجئہ حتی تدرک القسمۃ فان شاؤا اعتقوا وان شاؤا ضمنوا قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ اذا کان المعتق موسرا واما فی قولنا فاذا اعتق احدھم فقد صار العبد حرا کلہ ولا سبیل للباقین الی العتقۃ بعد ذلک فان کان المعتق موسرا ضمن حصص اصحابہ وان کان معسرا استسعی العبد للاصحابہ فی حصصھم من قیمتہ ترجمہ یزید سے اسود سے روایت ہے کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ اوسکے اور اسکے چھوٹے بھائیون کے درمیان مشترک تھا سو کسی نے یہ حال حضرت عمر سے کہا سو عمر نے اوسکو حکم کیا اسکی قیمت ٹھہرانیکا اور اوسکے بند رکھنیکا یہانتک کہ وہ لڑکے بالغ ہون پھر چاہین تو آزاد کرین حصہ اپنا اور چاہین تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کا مول لیوین امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول مین تو جب ایک

شریک اپنا حصہ آزاد کردے تو سب غلام آزاد ہوجاتا ہے اور باقیون کو اوسکے آزاد کرنے کیطرف کوئی راہ نہین سو اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکون کے حصون کا ضامن ہوگا اور مفلس ہو تو سعی کرے غلام واسطے شریکون اوسکے انکے حصون مین قیمت اپنی سے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَبْدِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ الْاٰخَرُ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ وَکَانَ الْوَلَاءُ بَیْنَهُمَا اَوْ یُضَمِّنُهٗ وَیَکُوْنُ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَاِنْ کَانَ مُعْسِرًا اسْتَسْعَاهُ وَکَانَ الْوَلَاءُ بَیْنَهُمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَلَا سَبِیْلَ لَهٗ عَلٰی عِتْقِهٖ بَعْدَ عِتْقِ صَاحِبِهٖ وَقَدْ صَارَ حُرًّا حِیْنَ اَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ وَاِنْ کَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَّۃَ صَاحِبِهٖ فَاِنْ کَانَ مُعْسِرًا سَعَی الْعَبْدُ فِیْ حِصَّۃِ صَاحِبِهٖ لَیْسَ لَهٗ غَیْرُ ذٰلِکَ وَالْوَلَاءُ فِی الْوَجْهَیْنِ جَمِیْعًا لِلْمَوْلَی الْمُعْتِقِ الْاَوَّلِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق مین کہ دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو سو ایک اپنا حصہ آزاد کردیوے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد کرے اور حق ورثہ اوسکے کا دونون کے درمیان ہوگا یا اوسکو ضامن ٹھیرا دے اور اس سے اپنا حصہ بھر لیوے اور حق ولا کا ضامن کے لیے ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام سے استسعا کرے اور حق ولا کا دونون کے درمیان ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول مین سو اوسکو اوسکے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہین بعد آزاد کرنے شریک اوسکے کے اور تحقیق وہ آزاد ہوچکا جبکہ اوسکے ساتھی نے اوسکو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اوسکے شریک کے حصے مین اوسکے سوا اوسکے لیے اور کچھ نہین آتا اور حق آزادی کا دونون صورتون مین پہلے آزاد کرنے والے مالک کے لیے ہوگا **بَابُ مَنْ اَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدِهٖ** اگر کوئی اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ لَمْ یُعْتَقْ اِلَّا مَا اَعْتَقَ مِنْهُ وَیَسْعٰی فِیْمَا لَمْ یُعْتَقْ مِنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَاِذَا اَعْتَقَ مِنْهُ جُزْءًا قَلَّ اَوْ کَثُرَ عَتَقَ کُلُّهٗ وَلَمْ یَسْعَ لَهٗ فِیْ شَیْءٍ وَاللّٰهُ

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى اَعْلَمُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت میں اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا اوس سے مگر جو آزاد ہوا یعنے آدھا غلام آزاد ہوگا اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جاوے غلام او چیز مین کہ نہین آزاد ہوئی اوس سے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور لیکن ہمارے نزدیک تو جب غلام کی ایک جز و آزاد ہو جاوے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سعی کیجاوے اوسکے لیے کسی چیز مین **بَابُ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ** اگر کوئی غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ مکاتب کردیوے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا اوس غلام کے حق مین کہ دو شریکون کے درمیان ہو کہا نہین جائز ہے مکاتب ایک کی دونون مین سے مگر ساتھ اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ قَالَ لِشَرِيْكِهِ اَنْ يَرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُكَاتِبَهُ عَلَى نَصِيْبِهِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَتُهُ عَلَى نَصِيْبِهِ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق مین جو دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کردیوے کہا جائز ہے اوسکے شریک کو پھیر دینا مکاتبت اسکی کا جب جانے اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کرنی چاہے تو نہین جائز ہے اوسکو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتَبِ** مکاتب کی کتابت کا بیان **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ اوسکا مالک اوسکو لکھدیوے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الْمُكَاتَبِ

قَالَ یَعْتِقُ مِنْہُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی وَیُرَقُّ مِنْہُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے مکاتب کے حق مین کہا کہ جسقدر بدل کتابت ادا کرے اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر کے آزاد کرنے سے عاجز ہو اوسقدر غلام رہیگا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الْمُکَاتَبِ قَالَ اِذَا اَدّٰی قِیْمَۃَ رَقَبَتِہٖ فَھُوَ غَرِیْمٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے مکاتب کے حق مین کہا کہ جب اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنے کچھ قیمت تو وہ قرضدار ہے یعنے بعض بدل کتابت کے ادا کرنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور باقی قیمت اوسکے ذمہ قرض ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِی الْمُکَاتَبِ قَالَ ھُوَ مَمْلُوْکٌ مَا بَقِیَ عَلَیْہِ شَیْءٌ مِّنْ مُکَاتَبَتِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَیْدٍ رضہ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَاِلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْمُکَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِیٍّؓ وَعَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَقَوْلُ عَائِشَۃَؓ فِیْمَا بَلَغَنَا وَبِہٖ نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے حق مین کہا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ بدل کتابت سے اوسپر کوئی چیز باقی رہے گی یعنے جب روپیہ ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہین کہ جسقدر بدل کتابت مین روپیہ ادا کرے اوسقدر آزاد ہوجاوے امام محمد نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے علیؓ اور عبداللہؓ کے قول سے یعنے جسقدر بدل کتابت ادا کریگا اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر ادا نکرے اوسقدر غلام رہے گا اور یہی روایت پہونچی ہمکو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور یہی کو ہم لیتے مین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضہ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَشُرَیْحٍ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا مَاتَ الْمُکَاتَبُ وَتَرَکَ وَفَاءً اُخِذَ مِمَّا تَرَکَ مَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنْ مُکَاتَبَتِہٖ فَدُفِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ وَصَارَ مَا بَقِیَ بَعْدَہٗ لِوَرَثَۃِ الْمُکَاتَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور شریحؒ کہتے تھے کہ جب غلام مکاتب مرجاوے اور بدل کتابت کے ادا ہونیکے موافق مال چھوڑے تو اوس سے مال متروکہ سے باقی بدل کتابت لیا جاوے اور اوسکے مالک کو دیا جاوے اور جو باقی رہے وہ مکاتب

کے وارثون کو ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَاتِبُوْهُمْ

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ اَنَّ فِيْهِمْ اَدَاءً ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر

مین پس مکاتبت کرو اون سے اگر جانو تم اونمین بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کردینگے یعنے اس آیت

مین خیر سے مراد ادا کرنا اوسکا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

قَالَ اِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهٗ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ نُجُوْمَهَا

وَاحِدَةً قَالَ اِنْ اَدَّيَا فَهُمَا حُرَّانِ وَاِنْ عَجَزَا فَهُمَا رَدَّا فِي الرِّقِّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يُعْتَقَانِ

حَتّٰى يُؤَدِّيَا جَمِيْعَ الْاَلْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلامون کو ہزار درہم پر مکاتب کرے

ایک مکاتبت یعنی دونون کو ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونو

کے ایک قسط ٹھیراوے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونو بدل کتابت ادا کرین تو دونو آزاد ہوجاوینگے

اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہون تو پھر غلامی مین پھیرے جاوین ابراہیم نے کہا کہ نہین آزاد ہونگے

وہ یہانتک کہ سارا ہزار ادا کرین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ

کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ

كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ اِنْ كَانَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتُمَا

الْاَلْفَ فَاَنْتُمَا حُرَّانِ وَاِلَّا فَاَنْتُمَا مَمْلُوْكَانِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا فَاِنَّهٗ يَاْخُذُ الْحَيَّ

بِالْاَلْفِ كُلِّهَا فَاِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى الْاَلْفِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنَّهٗ لَا يَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَّةِ

بِنِصْفِ الْاَوَّلِ بِقِيْمَةِ الْبَاقِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ جَمِيْعِ الْحَدِيْثِ اِذَا

لَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا قُسِمَتِ الْمُكَاتَبَةُ عَلٰى قِيْمَتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ

حِصَّةُ قِيْمَةِ الْمَيِّتِ وَوَجَبَتْ عَلَى الْحَيِّ الْاٰخَرِ قِيْمَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق مین کہ اوس نے دو غلامون سے ہزار درہم پر

کتابت کی پھر دونون مین سے ایک مرگیا کہ اگر اوس نے اون سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونو ہزار درہم

ادا کرو تو تم دونو آزاد ہو اور نہین تو تم دونو غلام ہو پھر دونون مین سے ایک مرگیا تو وہ اپنا ساتھی

زندہ سے لیوے اور اگر دونو سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لیوے مگر نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی
کی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں تمام حدیث میں جبکہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مرجاوے
تو تقسیم کیجاوے دونون کی قیمت پر سو کتابت سے میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندہ
کو اپنی قیمت دینی آویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب المکاتب یوخذ منہ
الکفیل** اگر مکاتب سے ضامن لیا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال فی الکفالۃ فی المکاتبۃ لیست بشیء انما ھو
مالک کفل لک بہ وکذلک انہ لو عجز وقد اخذت من الکفالۃ بعض مکاتبتہ
رد المکاتب فی الرق ولم یکن لک ما اخذت لان ما اخذت منھم فھو مالک
لھم وفی رقبۃ عبدک **قال محمد** وبہ ناخذ اذا کفل الرجل للرجل بما
علی مکاتبتہ والکفالۃ باطل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ مکاتبت میں ضامن ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لیے اسکا ضامن ہوا
اور اسیطرح اگر عاجز ہو اور ضامنی سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی میں پھیرا جاوے
اور جو تو نے لیا وہ تجھکو جائز نہیں اسواسطے کہ جو تو نے اون سے لیا وہ اونکی ملک ہے اور تیرے
غلام کی گردن میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل
کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب میراث
القاتل** قاتل کی میراث کا بیان **ف** ارث سے مانع وہ قتل ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسمین
قصاص یا کفارہ یعنے قتل عمد اور شبہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بالتسبیب
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لا یرث قاتل من
قتل خطأ او عمدا ولکنہ یرثہ اولی الناس بہ بعدہ **قال محمد** وبہ ناخذ
لا یرث من قتل خطأ او عمدا من الدیۃ ولا من غیرھا شیئا وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں وارث ہوتا مارڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے
ولیکن وارث ہوتا ہے اسکا جو کہ اوسکے بعد سب لوگون سے میت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص
اپنے مورث کو مارڈالا وہ اوسکی میراث سے محروم رہتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ

نہین وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نزدیک ہے اور نہ اوسکی سوا ہے اور مال سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا** اگر کوئی مر جاوے
اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ
وَلَا يَرِثُونَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ يَتَوَارَثُونَ عَلَيْهَا وَإِنِ اخْتَلَفَ
أَدْيَانُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ وَالْيَهُودِيُّ الْمَجُوسِيَّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَلَا يَرِثُونَهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ مشرکین آپس مین زیادہ
حقدار ہین ایک دوسرے کے نہ ہم اونکے وارث ہوتے ہین اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہین امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا
اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین اگرچہ مختلف ہون دین انکے
نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانون کے وارث ہوتے ہین اور نہ
مسلمان انکے وارث ہوتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اجماع ہے سب مسلمانون کا اسپر
کہ کافر مسلمان کا وارث نہین اور اسیطرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہین ہوتا اور
بعضے صحابہ اور تابعین کہتے ہین کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابوحنیفہ
کے نزدیک جو حالت اسلام مین کمایا ہو وہ اوسکے وارثون مسلمانون کا ہے اور جو حالت کفر مین کمایا
ہو وہ بیت المال ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي النَّصْرَانِيِّ
يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ قَالَ مِيرَاثُهُ لِبَيْتِ الْمَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق مین کہ مر جاوے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو
کہا اوسکی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيرِ
يَمُوتُ وَأَحَدُ أَبَوَيْهِ كَافِرٌ وَالْآخَرُ مُسْلِمٌ أَنَّهُ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ أَيُّهُمَا كَانَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق
مین کہ مر جاوے اور اسکے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان کہا اوسکا وارث مسلمان ہوگا جو نسا

دونوں مین سے ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اَخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الولد یکون احد والدیہ مسلماً والآخر
مشرکاً قال ھو للمسلم منھما قال محمد وبہ ناخذ ھو علی دین المسلم منھما ایھما
کان فان کانا کافرین جمیعاً احدھما من اھل الکتاب فالولد علی دین الذی من
اھل الکتاب منھما تحل لہ مناکحتہ واکل ذبیحتہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اوس لڑکے کے حق مین کہ اوسکے ماں باپ مین سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا
وہ دونوں مین سے مسلمان کے لیے ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ وہ اون دونوں مین سے مسلمان
کے دین پر ہے جو بنا انمین سے ہو اور اگر دونو کافر ہون اور اون مین سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اوس
کے دین پر ہوگا جو دونوں مین سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اوسکا نکاح کرنا اوس سے اور کہانا حلال
کیے ہوئے جانور اوسکا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ رح
قال حدثنا الھیثم عن عامر الشعبی عن عبد اللہ بن مسعود رض انہ قال یا معشر
ھمدان انہ یموت الرجل منکم ولا یترک وارثاً فلیضع مالہ حیث احب قال
محمد وبہ ناخذ اذا لم یدع وارثاً فاوصی بمالہ کلہ جاز ذلک وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ
کوئی مرد تم مین سے مرتا ہے اور کوئی وارث نہین چھوڑتا تو چاہیے کہ رکھے مال اسکا جس جگہ چاہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑ سکے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے
کی وصیت کر جاوی تو جائز ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **باب** الرجل یموت
ویترک امرأتہ فیختلفان فی المتاع اگر کوئی مرد مر جاوے اور اپنی عورت چھوڑے اور دونوں
اسباب مین جھگڑین تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال اذا مات الرجل وترک امرأتہ فما کان [illegible] فی البیت من متاع النساء
فھو للنساء وما کان فی البیت من متاع الرجال فھو للرجال وما کان من متاع
یکون للرجال والنساء فھو لھما لانھا ھی الباقیۃ واذا ماتت المرأۃ فما کان
فی البیت من متاع الرجال فھو للرجل وما کان من متاع النساء فھو لھا وما کان [illegible]

لهما جميعا فهو للرجل لانه الباقي واذا طلقها فما كان من متاع الرجال والنساء
فهو للرجل لانه الباقي وهي الخارجة الا ان تقيم على شيء بينة فتاخذه، قال محمد
وبهذا كله ياخذ ابو حنيفة قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن ما كان من
متاع الرجال فهو للرجل وما كان من متاع النساء فهو للمرأة وما كان يكون لهما
جميعا فهو للرجل على كل حال ان مات او طلق او لم يطلق وقال ابن ابي ليلى
المتاع كله متاع الرجل ما كان يكون للرجال والنساء وغير ذلك الا لباسها وقال
غيره من الفقهاء ما كان يكون للرجال فهو للرجل وما يكون للنساء فهو للمرأة وما كان
يكون لهما جميعا فهو بينهما نصفان وقد قال ذلك زفر وقد يروى من ابراهيم
النخعي وقال بعض الفقهاء ايضا جميع ما في البيت من متاع الرجال والنساء وغير
ذلك بينهما نصفين وقال بعض الفقهاء ايضا البيت بيت المرأة فما كان من متاع
الرجال والنساء فهو للمرأة وقال بعض الفقهاء انما يعطى المرأة من متاع النساء
ما يجهز به مثلها وجميع ما بقي في البيت فهو كله للرجل ان مات او ماتت **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد مر جاوے اور عورت جیتی رہ جاوے تو گھر کا جو اسباب عورتوں کا
ہو جیسے اوس نے خریدا ہو یا عرف میں اوسکی استعمال میں آتا ہو سو عورتوں کا ہے اور جو اسباب مردوں
کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونو کا ہو سو وہ عورت کے لیے ہے اسواسطے کہ وہی باقی
ہے اور جب کوئی عورت مر جاوے تو جو اسباب گھر کا مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب
ہو سو عورت کا ہے اور جو دونوں کا ہو سو مرد کا ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر
یہ کہ کسی چیز پر گواہ قایم کرے تو اوسکو لیوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے
اور ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن جو مردوں کا اسباب ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو
سو عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو وہ ہر حال میں مرد کا ہوگا اگر مر جاوے یا طلاق دیوے یا نہ طلاق
دیوے اور ابن ابی لیلی نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت
کا لباس اور اسکے غیر نے فقہا میں سے کہا کہ جو مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا ہو سو
عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو اوسکو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جاوے اور یہی

کہا ہو زفر نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ گہر کا سب اسباب مردون اور عورتون وغیرہ کا اون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ گہر عورت کا ہے سو جو اسباب کہ گہر مین ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے سو سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جو اسباب ایسا ہو کہ اوسکی مانند سے عورت کو جہیز دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی تمام اسباب کہ گہر مین ہو سو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مر جاوے یا عورت **باب میراث الموالی** آزاد شدہ غلامون کی میراث کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ یَخْتَصِمَا اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ مَوْلًی لِصَفِیَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دم مَاتَ فَقَالَ الزُّبَیْرُ اُمِّیْ وَاَنَا اَرِثُهَا وَاَرِثُ مَوَالِیَهَا وَقَالَ عَلِیٌّ عَمَّتِیْ وَاَنَا اَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِیْرَاثَ لِلزُّبَیْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علی اور زبیر دونو حضرت عمرؓ کے پاس جہگڑتے گئے بیچ باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبد المطلب کے کہ مر گیا تہا زبیر نے کہا کہ وہ مان میری ہے مین اوسکا وارث ہون گا اور اوسکے غلامون آزاد کردہ کا بہی وارث ہون گا اور حضرت علی نے کہا کہ وہ پہوپہی میری ہے اور مین اوسکی دیت دیتا ہون سو حضرت عمر نے میراث زبیر کے لیے گردانی اور دیت حضرت علی پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْبَنِیْنَ الذُّکُوْرِ دُوْنَ الْاِنَاثِ فَاِذَا دَرَجُوْا اَوْ ذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَی الْعَصَبَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حق آزادی کا واسطے مذکر بیٹون کے ہے نہ عورتون کے **ف** سو جب وے مر جاوین یا چلے جاوین تو ولا عصبہ کیطرف پہر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ولا کہتے ہین حق آزادی کو یعنے جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچہ چہوڑ کر مر جاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنیوالا پہلے مر گیا ہو تو اوسکا بیٹا اوس غلام کے مال کا وارث ہوگا اور آزاد کرنے والے کی بیٹی اوسکی وارث نہین ہوگی اسواسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہین عورتین نہین ہوتین اگر بیٹے نہون تو ولا اصحاب فروض کیطرف پہر آوے گا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن قيس الهمداني قال اقبل رجل من اهل الذمة فاسلم على يدي ابن عم مسروق وتولاه فمات وترك مالا فانطلق مسروق فسال عبد الله بن مسعود عن ميراثه فامره باكله ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد اہل ذمہ سے آیا اور ساتھ ابن عم مسروق کے ہاتھ پر اسلام لایا اور اسکو اپنے ولی بنایا پھر وہ مرگیا اور مال چھوڑا سو مسروق چلا اور عبداللہ بن مسعود سے اوسکی میراث کا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو ساتھ کہانے اوسکے یعنے اوسکی میراث کا کہانا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا توالاك الرجل من اهل الذمة فعليك عقله ولك ميراثه وله ان يتحول بولائه ما لم يعقل عنه فاذا عقلت عنه فليس له ان يتحول بولائه **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کافر ذمی تجھکو اپنا والی ٹھیرادے تو تجھپر ہے دیت اوسکی اور تیرے لیے ہے میراث اوسکی اور جائز ہے اوسکو پہیرنا ولایت اپنی سے جب تک کہ اوس سے دیت نہ دیجاوے اور جب تو نے اوس سے دیت دی تو نہین جائز ہے اوسکو پہیرنا ولایت اپنی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ميراث المتلاعنين وابن الملاعنة

دو لعان کرنے والون کی میراث اور لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا قذف الرجل امراته فالتعن احدهما توارثا ما لم يلتعن الآخر **قال محمد** وبه ناخذ يتوارثان ما لم يتلاعنا جميعا ويفرق السلطان بينهما وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے اور دونون مین ایک لعان کرے تو وہ دونو آپس مین وارث ہونگے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ وہ دونون ایک دوسرے کے مالک ہونگے جب تک کہ دونون نہ لعان کرین اور حاکم انکے درمیان تفریق کرے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في ميراث ابن الملاعنة اذا كانت الام حية ولدها ورثته فعلى الميراث وان كانت الام ميتة جعل الميراث كله وان ماتت امه ثم مات بعدها كان المال موقوفا [illegible] من امه

كَانَّهُمْ وَارِثُوا اُمِّهٖ كَاَنَّهَا هِيَ الَّتِيْ مَاتَتْ اِنْ كَانَ اَخًا فَلَهُ الْمَالُ كُلُّهُ وَاِنْ كَانَتْ اُخْتًا
فَلَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ اَخًا وَاُخْتًا فَالثُّلُثَانِ لِلْاَخِ وَلِلْاُخْتِ الثُّلُثُ وَاِنْ كَانَتْ اُخْتَيْنِ
فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ قَوْلِهٖ اِذَا وَرَّثَتْهُ اُمُّهٗ وَلَدَهَا وَفِيْ قَوْلِهٖ اِذَا وَرَّثَتْهُ
الْاُمُّ خَاصَّةً وَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٖ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِذَا مَاتَتِ الْاُمُّ نُظِرَ اِلٰى
اَقْرَبِهِمْ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَجَعَلْنَا لَهُ الْمَالَ فَاِنْ كَانَتِ الْقَرَابَةُ وَاحِدَةً فَعَلَى الْقَرَابَةِ
وَاِنْ تَرَكَ اَخًا وَاُخْتًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ غَيْرِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ وَاِنْ تَرَكَ اَخَاهُ لِاُمِّهٖ وَ
اُخْتَهٗ لِاُمِّهٖ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهُمَا وَلَا عَصَبَةً فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کرحق میں
کہا کہ جب ماں اور اسکا بیٹا ہو تو دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہے ہو تو سب مال
کی وارث ہوگی اور اگر اوسکی ماں مرجاوے پھر اوسکے بعد وہ بھی مرجاوے تو گرداں تو ماں کی
قرابت والوں کو گویا کہ اوسکی ماں کے وارث ہیں گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اوسکو کل مال
ملے گا اور اگر بہن ہو تو اوسکو آدھا مال ملیگا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی
کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنیں ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گی امام محمدؒ نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جبکہ وارث ہو اوسکو ماں اوسکی اور لڑکا اوسکا اور جبکہ صرف اوسکی ماں
اوسکے وارث ہو اور اسکے سوای اور حکم کو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ماں مرجاوے بعد
اوسکے بعد ابن ملاعنہ مرجاوے تو دیکھا جاوے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ
قریب ہو اوسکو سب مال دیا جاویگا اور اگر صرف قرابت ایک ہو تو قرابت کے موافق اوسکو دیا جاوے
اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجای مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر ویا ایک
بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اوسکو ماں میں شریک
ہوں اور اونکے سوا اسنے نہ کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ
تو سب مال دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہوگا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي ابْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ يَمُوْتُ وَ
يَتْرُكُ اُمَّهٗ وَاَخَاهُ وَاُخْتَهٗ لِاُمِّهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَهُمَا الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ لِلْاُمِّ قَالَ

مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ لِلْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى ثَلٰثَةِ أَسْهُمٍ عَلٰى قَدْرِ مَوَارِيْثِهِمْ وَهٰذَا قِيَاسُ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِأَنَّهٗ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى الْإِخْوَةِ مِنَ الْأُمِّ مَعَ الْأُمِّ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ عَلٰى مَوَارِيْثِهِمْ فَبِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ نَأْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد اور عورت لعان کرنے والوں کے بیٹے کو حقیقی جو مر جاوے اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑے ابراہیم نے کہا کہ بھائی اور بہن کو وہ تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے سو ماں کا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے ولیکن دونوں کو ایک تہائی ملیگی اور ماں کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو باقی رہے سو انکو حصوں کے موافق اونپر رد کیا جاویگا اور یہی قیاس عبد اللہ بن مسعود کا ہے اسلئے کہ وہ اخیافی بھائیوں پر ماں کے ساتھ رد نکرتے تھے اور حضرت علی اونکے حصوں کے موافق اونپر رد کرتے تو ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ

الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهٗ إِذَا تَرَكَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ أُمَّهٗ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ أُمَّهٗ نَظَرَ إِلٰى مَنْ يَرِثُ أُمَّهٗ فَهُوَ يَرِثُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِذَا تَرَكَ أُمَّهٗ لَمْ يَتْرُكْ غَيْرَهَا مِمَّنْ يَرِثُ مِمَّنْ لَهٗ سَهْمٌ فَالْمَالُ لَهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ أُمٌّ حَيَّةٌ وَلَا ذُوْ سَهْمٍ فَالْمَالُ لِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ وَلَا يُنْظَرُ فِيْ هٰذَا إِلٰى مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهٗ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اوسکی جسکا کوئی عصبہ نہیں جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اوسکو ملیگا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہیں وہ اوسکے وارث ہون گے امام محمد نے کہا کہ لیکن ہماری قول میں تو جب ماں کو چھوڑے اور اسکے سوا اور کوئی وارث حصہ دار نہ چھوڑے تو سب مال ماں کو ملیگا اور اگر اوسکی ماں بھی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فروض میں سے ہو تو مال اسکو ملیگا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بقدر قرابت ملاعنہ کے اور اسمین ماں کے وارثوں کی طرف خیال نکیا جاویگا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ عَصَبَتُهٗ عَصَبَةُ أُمِّهٖ إِذَا تَرَكَ أُمَّهٗ كَانَ لَهَا الْمَالُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَكُوْنُ لَهَا الْمَالُ إِذَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهَا وَإِنَّمَا تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ عَصَبَتُهٗ عَصَبَةُ أُمِّهٖ فِي الْعَقْلِ هُمُ الَّذِيْنَ يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ فَأَمَّا الْمِيْرَاثُ فَيَرِثُهٗ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ عَلٰى قَدْرِ الْقَرَابَةِ مِنَ الْأُمِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو

اوسکی مان کا عصبہ ہے جب اپنی مان چھوڑکر مرے توسب مال اوسکو ملیگا امام محمدؒ نے کہا کہ سب مال مان
کو ملیگا جبکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور مان کے عصبے سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت
دی یعنے اوسکی مان کے عصبے اوسکی دیت دینگے اور اسپر میراث سو وارث ہوگا ابن ملاعنہ کا وہ شخص کہ
سب لوگون سے اوسکو قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ الْعُمْرٰی**
عمرے کا بیان **ف** عمری اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص اپنا مکان کسیکو دے اس طرح سے
کہ مین نے تجھکو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اوس سے لے نہین سکتا
رہا یہ کہ بعد اوسکے اسکے وارثون کو پہونچتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور مین نے تجھکو دیا جب تک کہ
تو زندہ رہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اوسمین سب علما کا اتفاق ہے
کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکے ملک مین آجاتا ہے
اور اسکے بعد اوسکے وارث مالک ہوتے ہین اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت
عمر تک جمہور کے نزدیک اوسکا حکم بھی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اسکے مرنے کے بعد اوسکے
وارثون کو نہین پہونچتا ہے بلکہ اصل مالک کیطرف رجوع کرجاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان
تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک لیکن اگر تو مرے تو میرے ملک اور میرے وارثون کے ملک مین
ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہ بھی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسد ہے نزدیک حنفیہ کے اور امام احمدؒ کے
نزدیک اسطرحکا عمری فاسد ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک عمری سب صورتون مین مالک کرنا
منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَلِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ
يَعْنِيْ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ جو شخص کہ کیا
گیا عمری تو وہ واسطے اوسکے ہے اوسکے جینے تک اور واسطے فرزندون اوسکے کے ہے بعد اوسکے
اور نہ ہوگا ثلث اول عمری کرنےوالی کی سے یعنے اوسکی تہائی سے شمار نہ ہوگا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُضِيَتِ الْعُمْرٰى فِي الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اَحْسِبُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُھْلِکُوْھَا
فَاِنَّہٗ مَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فِیْ حَیَاتِہٖ فَھُوَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ بَعْدَ مَوْتِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ
وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عمری کرنا مدینے مین عام ہوا سو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال پاس اپنے اور نہ خراب
کرو اون کو پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز زندگی اپنی مین تو وہ چیز اوسکی
ہوئی جسکو عمری دیا گیا بعد مرنے اوسکے کے یعنی مرنے کے بعد اوسی کے وارثون کو ملیگی امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَہٗ قَاعِدًا اِذْ
جَاءَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَسَاَلَہٗ عَنِ الْعُمْرٰی فَاَخْبَرَہٗ اَنَّھَا مِیْرَاثٌ لِلَّذِیْ ھِیَ فِیْ یَدِہٖ ترجمہ
حبیب سے روایت ہے کہ مین عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اونکے پاس ایک گنوار آیا اور اس نے
عمری کا حکم پوچھا سو خبر دی اوسکو عبداللہ نے کہ وہ میراث ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے یعنے جسکو عمری
ملا اوسی کے وارث اوسکو مالک ہونگے **بَابُ مِیْرَاثِ الْحَمِیْلِ وَالْوَلَدِ الَّذِیْ یَدَّعِیْہِ**
رَجُلَانِ اوٹھائی لڑکے کی میراث کا بیان اور اوس لڑکے کی میراث کا بیان جسکا دو آدمی دعوی
کرین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ
کَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَّا یُوَرَّثَ الْحَمِیْلُ اِلَّا اَنْ تُقِیْمَ بَیِّنَۃً وَبِہٖ نَاْخُذُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَالْحَمِیْلُ اِمْرَاَۃٌ اَقْبَلَتْ مَعَھَا صَبِیٌّ تَحْمِلُہٗ فَتَقُوْلُ ھُوَ ابْنِیْ فَلَا یَکُوْنُ ابْنَھَا یَعْقِلُہٗ
اِلَّا بِبَیِّنَۃٍ وَتُقْبَلُ عَلٰی وِلَادَتِھَا شَھَادَۃُ امْرَاَۃٍ حُرَّۃٍ مُسْلِمَۃٍ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ نہ وارث کیا جاوے اوٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم
کرے اسیکو ہم لیتے ہین امام محمد نے کہا کہ حمیل ایک عورت ہے کہ قیدی پکڑی آوے اور ساتھ
اوسکا ایک لڑکا ہو جسکو وہ اوٹھائے ہوئے ہو سو وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے سو وہ اسکا بیٹا نہ
ہوگا مگر ساتھ گواہ کے اور قبول کی جاوے اوسکی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ رَجُلَیْنِ یَدَّعِیَانِ الْوَلَدَ اَنَّہٗ ابْنُھُمَا یَرِثُھُمَا وَیَرِثَانِہٖ

لِلْبَاقِي يَرِثُهُمَا مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے دو مردون کی حق مین کہا جو ایک لڑکے کا دعوی کرین کہ وہ اون کا بیٹا ہے اور
وہ اون دونو کا وارث ہوگا اور وہ اوسکے وارث ہون گے اور وہ واسطے اوسکے ہے جو دونو مین سے
باقی رہے اور وہ اسکا وارث ہوگا ان مین سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ** کون زیادہ حقدار
ہے ساتھ بچے کے اور کون جبر کیا جاوے کھانے کپڑے مین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَدُ لِأُمِّهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِذَا اسْتَغْنَى
الْغُلَامُ عَنْ أُمِّهٖ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فَالْأَبُ أَحَقُّ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ
أَمَّا الذَّكَرُ فَهِيَ أَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يَأْكُلَ وَحْدَهٗ وَيَشْرَبَ وَحْدَهٗ وَيَلْبَسَ وَحْدَهٗ ثُمَّ
أَبُوْهُ أَحَقُّ بِهٖ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأُمُّهَا أَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثُمَّ أَبُوْهَا أَحَقُّ بِهَا وَلَا خِيَارَ
فِي ذٰلِكَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا فَإِنْ تَزَوَّجَتِ الْأُمُّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ
تَقُوْمُ مَقَامَهَا فَإِنْ كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ لَمْ يُحَرِّمِ الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا
فَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ أُمُّ الْأَبِ أَحَقُّ بِهَا
إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ لَمْ يُحَرِّمْ أَيْضًا الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا
غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ لڑکا ماں کا ہے یہانتک کہ بے پرواہ ہو اپنی ماں سے کھانے پینے مین سو اسکا باپ اوسکا
زیادہ حقدار ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور بچہ اگر نر ہو تو اوسکی بہت حقدار ہے ماں ساتھ اوسکے
یہانتک کہ اکیلا کھاوے اور اکیلا پیوے اور اکیلا پہنے پھر اوسکا باپ زیادہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور لڑکی سو اوسکی ماں زیادہ حقدار ہے یہانتک کہ
باپ اوسکا زیادہ حقدار ہے اور نہین ہے اختیار اسمین واسطے کسی کے اون دونو مین سے اور اگر ماں نکاح
کرلے تو اوسکو بچے کا حق نہین ہوتا اور نانی یعنی ماں کی ماں قائم مقام ہے ماں کے سو اگر نانی کا خاوند
ہو اور وہ نانا ہو تو نہ محروم ہوگی بچے سے واسطے سبب خاوند اپنے کے اور اگر ہو اوسکا خاوند سوا
نانا کے یعنی نانا حقیقی مر گیا پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اوسکو بچے کا حق نہین اور دادی
باپ کی ماں اوسکی زیادہ حقدار ہے اگر اسکا خاوند نہ ہو اور اگر اسکا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو

تو بھی بچے سے محروم نہ ہوگی واسطے سبب جنا وند اپنے کے اور اگر اسکا خاوند دادا کا غیر ہو تو اسکو بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَى النَّفَقَةِ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر ناتیدار کھانے کپڑے پر جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں

بَابُ هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ

اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کر دیوے یا خاوند اپنی عورت کو تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَلزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونو بجای قرابت کے ہیں جو کوئی انمین سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہیں جائز ہے اسکو رجوع کرنا بیچ اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيْهَا قسمون اور کفارون کا بیان

ف قسم تین قسم ہے ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہا وے امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے مینے یہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا فلانے کے مجھ پر ہزار درہم ہین یا نہیں اور واقع مین وہ کہنا اسکا جہوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ قسم کہانیوالا گنہگار ہوتا ہے توبہ کرے اور اسمین کفارہ نہیں اور دوسری لغو ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے امر ماضی یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ اسطرح ہے اور واقع مین ایسا نہ ہو جیسے کہے واللہ مینے اسطرح ..... اور حالانکہ نہ کیا تہا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ قسم کہانے والا ماخوذ نہ ہوگا تیسری منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانے آیندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ اوسمین کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کرے اور منعقدہ مین بعضے قسم ایسے ہین کہ اون کا پورا کرنا واجب ہے جیسے قسم کہاوے کہ مین ظہر کی نماز نہیں پڑہون گا یا زنا کرون گا تو اون کا پورا کرنا واجب ہے اور خلاف کرنا درست نہیں اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کہانا کہلا وے یا اونکو لباس دیوے اور اگر تینون مین سے ایک بہی ادا نہ ہوسکے تو تین روزے رکھے پے در پے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُقْسِمُ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَاَحْلِفُ وَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَعَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ نَذْرٌ وَعَلَيَّ نَذْرُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهُوْدِيٌّ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ الْاِسْلَامِ كُلُّ هٰذَا يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا اِذَا حَنِثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یا قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھ پر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَالْكِسْوَةُ وَهُوَ ثَوْبٌ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَالْاَيَّامُ الثَّلٰثَةُ مُتَتَابِعَاتٌ لَا يُجْزِئُهٗ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُنَّ لِاَنَّهَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قسم کے کفارے میں کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دیوے یا لباس دیوے اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ پاوے تو تین روزے رکھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے در پے ہیں انکو درمیان جدائی کرنی درست نہیں اسواسطے کہ ابن مسعود کی قرارت میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُطْعِمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ فَغَدِّ وَعَشِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا کھلانا چاہے تو صبح وشام دونوں وقت کھلا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَا يُجْزِئُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ التَّحْرِيْرِ

قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

قَالَ لَا یُجْزِیُ الْمُکَاتَبُ وَلَا اُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْکَفَّارَاتِ وَیُجْزِیُ الصَّبِیُّ وَالْکَافِرُ فِی الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْمُکَاتَبُ اِذَا لَمْ یُؤَدِّ شَیْئًا مِّنْ مُّکَاتَبَتِهٖ حَتّٰی یُعْتِقَهٗ مَوْلَاهُ عَنْ کَفَّارَتِهٖ اَجْزَاَهٗ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے آزاد کرنا مکاتب کا اور نہ ام ولد کا اور نہ مدبر کا کسی چیز میں کفاروں سے اور کافی ہے آزاد کرنا لڑکے کا اور کافر کا ظہار کے کفارے میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت میں سے کوئی چیز ادا نہکی ہو اور اسکا مالک اسکو کفارے میں آزاد کر دیوے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْیَمِیْنِ

قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰی **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہا انشاء اللہ جیسے متصل قسم کو اوس نے استثنا کیا یعنی اوسکی قسم منعقد نہیں ہوئی

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ یَمِیْنِهٖ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَیْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَیْمَانِ کُلِّهَا اِذَا کَانَ قَوْلُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَوْصُوْلًا بِکَلَامِهٖ قَبْلَ کَلَامِهٖ اَوْ بَعْدَ کَلَامِهٖ **ترجمہ** سعید بن جبیل سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پس کہے انشاء اللہ تو اسپر حنث نہیں یعنے اگر انشاء اللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اوسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا سب قسموں میں جبکہ انشاء اللہ اوسکی کلام یعنے قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ جَائِزٌ اِذَا کَانَ مُتَّصِلًا وَّاِلَّا فَلَا شَیْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ قَوْلِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ قسم ہو سو ہی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسکو انشاء اللہ کہنا کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اوسکے ساتھ بلند نہ کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَقَدِ اسْتَثْنٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی دونوں ہونٹ انشاء اللہ کے ساتھ ہلاوے تو اوس نے انشاء اللہ کہا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ اِسْتِثْنَاءُهٗ مَوْصُوْلًا بِيَمِيْنِهٖ قَدَّمَهٗ اَوْ اَخَّرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی ایک مرد کے حق مین کہ اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہین اور اوسپر طلاق نہین پڑتی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین جب کہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اوس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہوتا ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا اور اکثر علما کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام مین مشغول نہ ہو بعد قسم کے لعد اور کلام مین مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے

باب النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

گناہ کی نذر ماننے کا بیان **ف** نذر اوسکو کہتے ہین کہ واجب کرے اپنے نفس پر اوس چیز کو کہ نہیں واجب بعض علما نے لکھا ہے کہ اجماع ہے سب مسلمانون کا اوسپر کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منعقد نہین ہوتی نزدیک جمہور علما کے لیکن امام اعظم کے نزدیک لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا اور خدا کے سوا اور کسی کی نذر ماننی درست نہین نہ کسی نبی کی نہ ولی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی جیسے بحر الرائق مین لکھا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ

هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنے اگر نذر مانے کہ اگر میرا
یہ کام ہو تو مین مثلاً نماز نہ پڑہون گا یا مان باپ سے کلام نہ کرون گا تو اوسکا پورا کرنا درست نہین
اور لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا جو کہ پہلے مذکور ہوا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِیَّ
یَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ مَعْصِیَةٍ فَلْیَرْجِعْ وَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِكَ اَنْ یَحْلِفَ الرَّجُلُ
اَنْ لَا یُکَلِّمَ اَبَاهُ اَوْ اُمَّهٗ اَوْ اَنْ لَا یَحُجَّ وَلَا یَتَصَدَّقَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْیَفْعَلِ
الَّذِیْ حَلَفَ اَنْ لَا یَفْعَلَ وَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی جَعَلَ
الظِّهَارَ مُنْکَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَجَعَلَ فِیْهِ الْکَفَّارَةَ فَکَذٰلِكَ هٰهُنَا وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ
کے جو کوئی گناہ کی چیز پر قسم کہاوے تو چاہیے کہ پہر جاوے اور اوسپر کفارہ نہین امام محمد
نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہین کہ لازم آتا ہے اوسمین کفارہ
قسم کا اور اسی قبیل سے ہے کہ قسم کہاوے مرد اسکی کہ اپنی مان یا باپ سے کلام نہ کرون گا یا نہ
حج کرون گا اور نہ خیرات کرون گا اور مانند اسکے اقسام نیکی سے تو چاہیے کہ کرے جسکی نہ کرنے
کی قسم کہائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے کیا نہین دیکہتا تو کہ خدا تعالی نے ظہار کو بری بات
اور جہوٹ ٹہیرایا اور اسمین کفارہ کردانا پس اسیطرح گناہ کی قسم اور نذر مین بہی کفارہ دینا لازم
ہے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **بَابُ الْخِیَارِ فِی الْکَفَّارَةِ وَالَّذِیْ یَجْعَلُ**
مَالَهٗ فِی الْمَسَاکِیْنِ کفارہ مین اختیار کا بیان اور وہ شخص کہ اپنا مال مسکینون مین کردانے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ
مِنْ قَوْلِهٖ اَوْ فَصَاحِبُهٗ فِیْهِ بِالْخِیَارِ اَیُّ ذٰلِكَ شَاءَ فَعَلَ یَعْنِیْ فِی الْکَفَّارَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ مِنْ
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ فَاَیُّ هٰذِهٖ فَعَلَ اَجْزَاَتْ

كَفَّرَ بِهَا يَمِينَهُ اَجزَاهُ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ كَمَا خَيَّرَهُ
فِي غَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہہ قرآن مین
کفارے مین آو کا لفظ آیا ہے تو اوسکے صاحب کو اختیار ہے جو نسا کفارہ چاہے دیوے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسی قبیل سے ہے خدا کا قسم کے کفارے مین فرمانا کہ کہلانا دس محتاجون
کو بیچ کا کہانا جو دیتے ہو تم اپنے گہروالون کو یا اون کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی سوان کفارون مین
سے جو نسا کفارہ اپنی قسم سے دے اوسکو کافی ہوگا اور نہین کافی اوسکو روزہ رکہنا جب تک
کہ ان کفارون مین سے کسی کی طاقت رکہتا ہو اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا کہ جو نہ پاوے تو روزہ
تین دن کا ہے اور جیسے کہ اوسکو ان کفارون مین اختیار دیا اور ویسے روزے مین اختیار نہین
دیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ
ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِالْفَضْلِ فَاِذَا اَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا اَمْسَكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال
مسکینون مین خیرات کردیوے تو چاہیے کہ نظر کرے اوس چیز کو کہ اسمین اوسکا اور اوسکے بال بچون
کا گذارہ ہو پس چاہیے کہ اسقدر مال روک رکہے اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے پہر جب میسر ہو
تو بقدر مال روکا تہا اسقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ جو کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب
کرے یعنے نذر مانے کہ پیادہ پا خانے کعبے کو چلونگا اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْمَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ فَمَشٰى بَعْضًا
وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُوْدُ فَيَمْشِيْ مَا رَكِبَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ
بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِذَا رَكِبَ اَهْدٰى هَدْيًا اَوْ شَاةً تُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ
بِهَا وَلَا يَاْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَعْتَمِرُ عُمْرَةً اَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب کرے

بیٹنے نذر مانے پیر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہوکر تو پھر آوے سا ور جسقدر سوار ہوکر چلا ہو اوسیقدر
پیادہ چلے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ولیکن ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین کہ حسب آپ ہو سکے
تو قربانی بھیجے یا بکری کافی ہے اسکو ذبح کرکے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھاوے اور عمرہ ادا
کرے یا حج یعنے جسکی نیت ہو سو ادا کرے اوسکے سوای اوسپر اور کوئی چیز واجب نہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **باب من جعل علی نفسه نحر ابنه او نحر نفسه** اگر کوئی اپنے
بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر مانے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجعل عليه ان ينحر ابنه ان عليه مائة ناقة ينحرها
قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا ناخذ بقول ابن عباس ومسروق بن الاجدع
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ واجب
آتی ہے اوسپر سو اونٹنی کو ذبح کرے اوسکو امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم ابن عباس
اور مسروق کے قول کو لیتے ہین اور وہ یہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
سماك بن حرب عن محمد بن المنتشر قال ان رجلا اتى ابن عباس فقال اني جعلت ابني
نحيرا ومسروق بن الاجدع جالس في المسجد فقال له ابن عباس اذهب الى ذلك
الشيخ فاسأله ثم تعال فاخبرني بما يقول فاتاه فسأله فقال مسروق ان كانت
نفس مؤمنة تعجلت الى الجنة وان كانت كافرة تعجلتها الى النار اذبح كبشا فانه
يجزئك فاتى ابن عباس فحدثه بما قال مسروق قال وانا امرك بما امرك به
مسروق قال **محمد** فبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت
ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے
اور مسروق بن اجدع مسجد مین بیٹھے تھے سو ابن عباس نے اوسکو کہا کہ اس شیخ کے پاس جاؤ
اور اوس سے پوچھو پھر آؤ اور خبر دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ کہے سو وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور
اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اوسکو قتل کیا تو اوس نے
بہشت کیطرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اوسکو دوزخ مین جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح
کر کہ وہ تجھکو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اوس نے کہا تھا اونسے بیان کیا سو

ابن عباسؓ نے کہا کہ جو تجھکو مسروق نے حکم کیا سو وہ میں کرتا ہوں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں کہ واجب ہے اوسمیں ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ایک حدیث
میں آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنے اپنے تئیں قتل کرنا ہر حال
میں گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہیں **محمد** قال اخبرنا
ابوحنيفة قال حدثنا سماك بن حرب عن محمد بن المنتشر عن ابن عباس رضي في
الرجل يجعل عليه ان ينحر نفسه قال كبشا او شاة **قال محمد** وبه ناخذ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے آپ کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا دنبہ یا بکری
ذبح کرے **باب** من حلف وهو مظلوم اگر کوئی قسم کھاوے اور وہ مظلوم ہو تو وہ کس
طرح قسم کھاوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا
استحلف الرجل وهو مظلوم فاليمين على ما نوى وعلى ما ورّى واذا كان ظالما
فاليمين على نية من استحلفه **قال محمد** وبه ناخذ اليمين فيما بينه وبين
ربه على ذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب قسم کھاوے
کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اوس چیز پر ہے کہ نیت کی اوس نے اور توریہ کیا اوس نے اور جب قسم
کھانیوالا ظالم ہو تو قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان اسپر ہو کہ اگر خدا کی قسم کھاوے تو اسطور کھاوے
کہ اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے قسم کے سچ ہونے میں نیت معتبر اوس شخص
کی ہے کہ قسم دے سکے اور ارادہ رکھے اور اسمیں قسم کھانیوالے کی نیت کا اعتبار نہیں جیسے
مثلاً زید کا روپیہ عمرو پر آتا تھا اور عمرو منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہیں زید نے عمرو کو قسم دی اس نے
قسم کھائی کہ تیرا روپیہ میرے پاس موجود نہیں پس زید کی تو یہ مراد تھی کہ تو قسم کھا کہ تیرے ذمہ میرا
روپیہ نہیں عمرو نے اس قسم کھانے میں یہ مراد رکھی کہ بالفعل تیرا روپیہ میرے پاس نہیں کہ اسکو
توریہ اور تاویل کہتے ہیں اسمیں نیت زید کی معتبر ہے نہ عمرو کی لیکن اگر قسم کھانیوالا مظلوم ہو
تو بموقعہ قسم کھانیوالے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اليمين يمينان يمين تكفر ويمين فيها الاستغفار
فاليمين التي تكفر الرجل يحلف على الامر يقول والله لا افعلن واليمين التي فيها الاستغفار

فَالَّذِیْ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم دو قسم ہے ایک مین کفارہ آتا ہے اور ایک مین استغفار
سو جس قسم مین کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کہے قسم ہے کہ البتہ مین کرونگا اور جسمین استغفار ہے
وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اسکی البتہ مینے کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ
عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رض فِی اللَّغْوِ قَالَتْ ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ یَصِلُ بِہِ الرَّجُلُ کَلَامَہٗ لَا
یُرِیْدُ یَمِیْنًا لَا وَاللّٰہِ وَبَلٰی وَاللّٰہِ وَمَا لَا یَعْقِدُ عَلَیْہِ قَلْبُہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ
وَمِنَ اللَّغْوِ اَیْضًا الرَّجُلُ یَحْلِفُ عَلَی الشَّیْءِ یَرٰی اَنَّہٗ عَلٰی مَا حَلَفَ عَلَیْہِ فَیَکُوْنُ عَلٰی
غَیْرِ ذٰلِکَ فَھٰذَا اَیْضًا مِنَ اللَّغْوِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے
کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اوسکو اپنی
کلام کے ساتھ ملا دے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اسکی مینے یہ کام نہین کیا اور قسم ہے اس
کی مینے یہ کام کیا اور جسپر دل کو گرہ نہ دیوے یعنی دل مین قصد نہ ہو یعنے عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات
آپس مین کلام کرنیکے وقت یہ لفظ بولتے ہین اور اسکے کہنے مین ارادہ قسم کا نہین کرتے بلکہ
بقصد تاکید کلام کے اونکی زبان پر جاری ہوتا ہے پس اس سے قسم منعقد نہین ہوتی. امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی کہ مرد قسم کھاوے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق
ہے اور واقع مین ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک
قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو

بَابُ الْخِلَابَۃِ وَالشُّرُوْطِ فِی الْبَیْعِ

تجارت اور بیع مین شرط کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ
عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ انْطَلِقْ اِلٰی اَھْلِ اللّٰہِ
یَعْنِیْ اَھْلَ مَکَّۃَ فَانْھَھُمْ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَیْعِ مَا لَمْ یَقْبِضُوْا وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ یَضْمَنُوْا
وَعَنْ شَرْطَیْنِ فِیْ بَیْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَیْعٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَاَمَّا قَوْلُہٗ سَلَفٌ
وَبَیْعٌ فَالرَّجُلُ یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَبِیْعُکَ عَبْدِیْ ھٰذَا بِکَذَا وَکَذَا عَلٰی اَنْ تُقْرِضَنِیْ کَذَا وَ
کَذَا وَیَقُوْلُ تُقْرِضُنِیْ عَلٰی اَنْ اَبِیْعَکَ فَلَا یَنْبَغِیْ ھٰذَا وَقَوْلُہٗ شَرْطَیْنِ فِیْ بَیْعٍ فَالرَّجُلُ

يَبِيعُ الشَّيْءَ فِي الْحَالِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَإِلَى شَهْرٍ بِأَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلَى أَحَدِهِمَا
فَهَذَا لَا يَجُوزُ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنُوا فَالرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ
يَقْبِضَهُ بِرِبْحٍ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَهُ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتَّى
يَقْبِضَهُ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعَقَارُ مِنَ الدُّوْرِ وَالْأَرْضِ
قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا لِأَنَّهَا لَا يَتَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوزُ وَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ ترجمہ عتاب بن اسید سے
روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ مکے والون کے پاس جا سو منع کر اور ونکو چار
چیزسے ایک بیچنے اور بیچ کرنے سے کہ قبض کی ہو یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین
دوسرے نفع اوٹہانے او بیچنے سے کہ ضمان مین نہین آئے تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع
مین چوتھی قرض او بیع سے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین اور قرض اور
بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ مین اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہون اس
شرط پر کہ تو مجھکو اسقدر روپیہ قرض دیوے یا کہے کہ تو مجھکو قرض دے اس شرط پر کہ مین تیرے
ہاتھ اوسکو بیچون پس یہ درست نہین اور بیع مین دو شرطین کرنی یہ ہین کہ ایک شخص بیچے کوئی
چیز ہزار درہم کو ہاتھون ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اسپر واقع ہو پس یہ بھی جائز نہیں
یعنے اسواسطے کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتھ مول مجہول کے کہ خریدار دونون مین سے جو مول چاہے
دیوے اور جو چیز ضمان مین نہ آئی ہو اوس سے نفع اوٹہانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول
لیوے پھر اوسکو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹہاوے پس یہ بھی جائز نہین یعنے اسواسطے
کہ اگر وہ تلف ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنے کرایہ وغیرہ بھی اسیکو ملیگا اور اسیطرح
نہین جائز ہے اوسکو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اوسکو یہانتک کہ قبض کرے اوسکو اور یہ سب
قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم مین غیر منقول چیز مین یعنے گہرون اور زمینون مین کہا کہ
قبض سے پہلے اوسکو بیچنا درست ہے اسواسطے کہ وہ اپنی جگہہ سے پہر نہین سکتے امام محمد نے کہا
کہ ہمارے نزدیک درست نہین اور وہ اور سب چیزون کیطرح ہے یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا
بیچنا درست نہین خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست

بَيْعُ الشَّيْءِ فِي الْحَالِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَإِلَى شَهْرٍ بِأَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلَى هٰذَا فَهٰذَا لَا يَجُوزُ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوا فَالرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ يَرْبَحُ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعَقَارُ مِنَ الدُّورِ وَالْأَرْضِ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا لِأَنَّهَا لَا يَتَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوزُ وَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ ترجمہ عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ مکے والون کے پاس جا سو منع کر اونکو چار چیزسے ایک بیچنے او چیز کے سے کہ قبض کی ہو یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین دوسرے نفع اوٹھانے او چیز کے سے کہ ضمان مین نہین آئے تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع مین چوتھی قرض او بیع سے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین اور قرض اور بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ مین اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہون اس شرط پر کہ تو مجھکو اسقدر روپیہ قرض دیوے یا کہے کہ تو مجھکو قرض دے اس شرط پر کہ مین تیرے ہاتھ اوسکو بیچون پس یہ درست نہین اور بیع مین دو شرطین کرنی یہ ہین کہ ایک شخص بیچے کوئی چیز ہزار درہم کو ہاتھون ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اسپر واقع ہو پس یہ بھی جائز نہیں یعنے اسواسطے کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتھہ مول مجہول کے کہ خریدار دونون مین سے جو مول چاہے دیوے اور جو چیز ضمان مین نہ آئی ہو اوس سے نفع اوٹھانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول لیوے پھر اوسکو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹھاوے پس یہ بھی جائز نہین یعنے اسواسطے کہ اگر وہ معقود علیہ تلف ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنے کرایہ وغیرہ بھی اسیکو ملیگا اور اسیطرح نہین جائز ہے اوسکو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اوسکو یہانتک کہ قبض کرے اوسکو اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ایک مسئلہ مین غیر منقول چیز مین یعنے گھرون اور زمینون مین کہا کہ قبض سے پہلے اوسکو بیچنا درست ہے اسواسطے کہ وہ اپنی جگہہ سے پھر نہین سکتے امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک درست نہین اور وہ اور سب چیزون کیطرح ہے یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست ہے

يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درست پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا پہل اور مال بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پہل کی بہی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگے یا زمین میں کھیتی جمے اور مالک اوسکو بیچ ڈالے تو پہل اور کھیتی بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ خریدار پہل کی بہی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جبکہ ہو اوسکے لیے مال اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** تابیر اوسکو کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمیں پیوند کرتے ہیں تو بہت پہلتا ہے بحکم الٰہی سے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ پیوند کے بعد پہل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لے ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے نزدیک جب درخت کا پہل ظاہر ہو جاوے تو درخت کے بکنے سے پہل نہیں بکتا پیوند ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ اوسکا مالک ہر حال میں بیچنے والا ہے

بَابٌ مَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا اَوْ حَبَلًا

اگر کوئی شخص اسباب خریدے اور اسمیں کوئی عیب یا حمل پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَطَاُهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهٗ يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ اِنْ لَمْ يَطَاْهَا وَ حَدَثَ بِهَا عَيْبٌ عِنْدَهٗ ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا دَلَّسَهٗ لَهُ الْبَائِعُ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهٗ يَرْجِعُ بِحِصَّةِ الْعَيْبِ الْاَوَّلِ مِنَ الثَّمَنِ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْبَائِعُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِالْعَيْبِ الَّذِيْ حَدَثَ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ وَلَا يَاْخُذُ لِلْعَيْبِ اِنْ شَاءَ وَلَا لِلْوَطْيِ عُقْرًا فَاِنْ شَاءَ ذٰلِكَ اَخَذَهَا وَاَعْطَى الثَّمَنَ كُلَّهٗ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اوسمیں عیب پاوے تو وہ اسکو پھیر نہیں سکتا ولیکن رجوع کرے ساتھ نقصان عیب کے یعنے عیب کے موافق اوس سے قیمت پھیر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح

اگر خریدار نے اوس سے صحبت نہ کی اور اسکے نزدیک اوسمین کوئی عیب پیدا ہوا پیر اوس نے اوسمین
اور عیب پایا جسکو بیچنے والے اوسکو لیے چھپایا تہا تو وہ اسکو پہیر نہین سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے
کے موافق اوس سے قیمت پہیر لیوے مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اوسکو لیوے ساتہہ اس عیب کے کہ خریدار
کے پاس پیدا ہوا اور عیب کی دیت سے اور نہ صحبت کے بدلہ مہر سے اگر چاہے تو لونڈی کو لیوے اور اسکی
سب قیمت پہیر لیوے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ جَارِيَةً حُبْلَى ثُمَّ ادَّعَى الْوَلَدَ الْمُشْتَرِي وَ
الْبَائِعُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِي فَإِنِ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِي فَهُوَ وَلَدُهُ وَإِنْ
نَفَيَاهُ جَمِيعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِي وَإِنْ شَكَّا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّا نَقُولُ إِنْ جَاءَتْ بِهِ عِنْدَ الْمُشْتَرِي لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ
أَشْهُرٍ فَادَّعَيَاهُ جَمِيعًا مَعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيُنْقَضُ الْبَيْعُ فِيهِ وَفِي أُمِّهِ وَإِنْ
جَاءَتْ بِهِ لِأَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي وَلَا دَعْوَةَ
لِلْبَائِعِ فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَإِنْ شَكَّا فِيهِ أَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِي وَ
هَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی
بیچے پہر بائع اور مشتری دونوں بچے کا دعوی کرین تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اوسکا دعوے
کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونون اوس سے انکار کرین تو وہ مشتری
کا غلام ہوگا اور اگر دونون اوسمین شک کرین تو وہ دونون کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد
نے کہا ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چہ مہینے سے کم مین
بچہ جنے اور دونوں اوسکا دعوی کرین تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور بیع اوسکی اور اوسکی ماں کی پہر ٹوٹ
جاویگی اور اگر چہ مہینے سے زیادہ مین بچہ جنے اوس دن سے کہ خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے
اور اوس مین بائع کا کسی حال مین کچہ دعوی نہین اور اگر دونون اوس مین شک کرین یا دونون
انکار کرین تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابوحنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوكَةَ ثَلَاثَةٌ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ
فَادَّعَوْهُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْآخِرِ وَإِنْ نَكَرُوهُ جَمِيعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْآخِرِ إِنْ شَاؤُوا لَا يَدَّعِي

ورثوه وورثهم جميعا قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكنهم إن ادعوه جميعا معا نظر فإن كانت جاءت به منذ ملكه الآخر فإن كانت جاءت به لأكثر من ستة أشهر فهو ابن المشتري الآخر وإن كانت جاءت به لأقل من ستة أشهر منذ باعها الأول فهو ابن الأول وإن نفوه جميعا أو شكوا فيه فهو عبد للآخر ولا يلزم النسب بالشك حتى يأتي اليقين وهذا كله قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعویٰ کریں تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر وہ سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اسکے وارث ہوں گے اور وہ ان سب کا وارث ہوگا امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن اگر سب اوسکا دعویٰ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنے جسدن سے کہ پچھلا آدمی اوسکا مالک ہوا سو اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے ہو تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہے اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ جنے ہو جسدن سے کہ پہلے نے اوسکو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اوس سے انکار کریں یا سب شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہانتک کہ یقین حاصل ہو اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے

باب الفرقة بين الأمة وزوجها وولدها

لونڈی اور اسکے خاوند اور بیٹے کو درمیان جدائی کرنیکا بیان محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا عبد الله بن الحسن قال أقبل زيد بن حارثة برقيق من اليمن فاحتاج إلى نفقة ينفق عليهم فباع غلاما من الرقيق كان معه أمه فلما قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فتصفح الرقيق فيصفح بالأم قال ما لي أرى هذه والهة قال احتجنا إلى نفقة فبعنا ابنا لها فأمره أن يرجع فيرده قال محمد وبهذا نأخذ نكره أن يفرق بين الوالدة وولدها وبين الوالد وولده إذا كان صغيرا وكذلك الإخوان وكل ذي رحم محرم إذا كانا صغيرين أو كان أحدهما صغيرا ولا ينبغي أن يفرق بينهما في البيع فأما إذا كانوا كبارا كلهم فلا بأس بالفرقة بينهم وهذا كله قول أبي حنيفة ترجمہ عبداللہ بن حسن سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ یمن سے کچھ غلام لائے اور انکو خرچ کا محتاج ہوا کہ اونپر خرچ کرے سو غلاموں میں ایک غلام بیچا جسکی ماں اوسکے ساتھ

تھے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپنے غلاموں کا حال دریافت کیا اور ایک لونڈی جو کبھی
فرمایا کیا ہے مجھکو کہ مین اوسکو بیقرار دیکھتا ہون زید نے کہا کہ ہم خرچ کے محتاج ہوئے تھے سو ہمنے اوسکا
بیٹا بیچ ڈالا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر لینے کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
مکروہ رکھتے ہین ہم یہ کہ جدائی کی جاوے درمیان ماں یا باپ اور بچہ کے جبکہ چھوٹا ہو اور اسیطرح بھائیون
اور [illegible] کا جدا کرنا ہے مکروہ ہے جبکہ دونو چھوٹے ہون یا دونون مین سے ایک چھوٹا ہو نہین لائق
ہے تفریق کرنی درمیان انکے دونو کے بیع مین اور اگر یہ سب بڑے ہون تو انکو جدا کرکے بیچنے مین
کچھ ڈر نہین اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم عن ابن مسعود في المملوكة تباع ولها زوج قال بيعها طلاقها قال
محمد ولسنا ناخذ بهذا هي امرأته وان بيعت قال بلغنا ذلك عن عمر بن الخطاب
وعن علي بن ابي طالب رض وعن عبد الرحمن بن عوف رض وحذيفة بن اليمان رض
ولكن لا بأس ان يفرق بينهما في البيع وهي امرأته على حالها وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
ابن مسعود سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ بیچی جاوے اور اوسکا خاوند موجود ہو کہا کہ اوسکا بیچنا اوسکی
کی طلاق ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے بلکہ وہ اوسکی عورت ہے اگرچہ بیچی جاوے کہا پہونچی
ہمکو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور حذیفہ سے و لیکن انکو جدا کرکے بیچنا
درست ہے اور وہ اپنے حال پر اسکی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب السلم فيما يكال ويوزن

ثم کیل اور وزنی چیزون مین بیع سلم کرنیکا بیان ف بیع سلم اوسکو کہتے ہین کہ بالفعل
مول روپیہ یا اشرفی دیوے اور بیچ بیچنے والا شخص ٹھیرا لے کہ اتنی مدت مین اتنا غلہ ایک مہینے مین یا دو
مہینے مین مثلا ایک شخص کو سو روپیہ دے اور یہ ٹھیرا لے کہ دو مہینے مین یہ من گیہوں اس قسم کے تجھ
سے لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور یہ خرید ہے اور بیع سلم فقط ان چیزون مین جائز ہے جنکا
تول اور ناپ یا صفت مقرر ہو سکتی ہو اور سب علماء اسکی اور تفصیل انکی [illegible] محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اسلم ما يكال فيما يوزن وما يوزن
فيما يكال ولا تسلم ما يكال فيما يكال ولا ما يوزن فيما يوزن واذا اختلف النوعان
في ما لا يكال ولا يوزن فلا بأس به يدا بيد [illegible]

مِن نَوعٍ وَاحِدٍ مِمَّا لَا یُکَالُ وَلَا یُوزَنُ فَلَا بَاسَ بِاثنَینِ بِوَاحِدٍ یَداً بِیَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کیلی چیز
کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں یعنے مثلاً کیلی چیز بالفعل دیدیوے اور اسکے عوض میں وزنی
چیز کا لینا ایک مدت تک ٹھیرالیوے یا بالعکس اسکی تو یہ درست ہے اور نہ بیع سلم کیلی چیز کی
کیلی چیز میں اور نہ وزنی چیز کے وزنی میں اور جب دونوں جنسین جدی جدی ہوں غیر کیلی اور وزنی
چیز میں مانند کپڑے وغیرہ کی تو درست ہے بیچنا دو کو بدلے ایک کے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادہار بھی اگرچہ
بیع اور ثمن دونوں کپڑے کے قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں
تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اور ادہار بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَةَ عَن حَمَّادٍ
عَن اِبرَاهِیمَ فِی الرَّجُلِ یَکُونُ لَهُ عَلَی الرَّجُلِ الدَّینُ فَیَجعَلُهُ فِی السَّلَمِ قَالَ لَا خَیرَ فِیهِ
[illegible] قَالَ مُحَمَّدٌ [illegible] بَیعِ الدَّینِ بِالدَّینِ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ
ترجمہ ابراہیم سے [illegible] قرض کسی شخص پر آتا ہو اور اسکو بیع سلم میں
[illegible] امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس
[illegible] بیع قرض کے ساتھ قرض کے ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا ف اور صورت اسکی یہ ہے
[illegible] کہ جو دس روپے کہ سیر عمرو پر آتے ہیں وہ
[illegible] روپے اور انکے بدلے [illegible] اس قسم کی اتنی گیہوں لونگا سو یہ درست نہیں
[illegible] میووں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا
[illegible] حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِیمَ قَالَ یُکرَهُ السَّلَمُ اِلَی
[illegible] لِاَنَّهٗ اَجَلٌ مَجهُولٌ یَتَقَدَّمُ وَیَتَاَخَّرُ وَهُوَ
[illegible] ترجمہ [illegible] ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میووں کے کٹنے
[illegible] اسوقت دون کا امام محمد نے کہا کہ اسیکو
[illegible] درست نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی موخر
[illegible] قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِیمَ

فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ يَأْخُذُ قَفِيزًا قَفِيزًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ بیع کرے میووں میں خیرات ملنے تک کہ لے قفیز قفیز کہا اوس میں بہتری نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتَّى يُطْعَمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسْلِمَ فِي ثَمَرَةٍ لَيْسَتْ فِي أَيْدِي النَّاسِ إِلَّا فِي زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوغِهَا وَيَجْعَلُ أَجَلَ السَّلَمِ قَبْلَ انْقِطَاعِهَا فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ میوے میں بیع سلم کرے کہا نہیں درست یہانتک کہ کھایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی ایسے میوے کی کہ آدمی کے ہاتھ میں نہ ہو مگر اوسکے وقت میں بعد پہنچنے اوسکے اور گردانی مدت بیع سلم پہلے منقطع ہونے اور موقوف ہونے اوسکے کے عالم میں یعنے وقت عقد سے لیتے وقت تک وہ موجود ہو سو جب ایسا کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو میوہ آدمیوں کی ہاتھ میں موجود نہ ہو اوس میں بیع سلم کرنی درست نہیں مگر اوسکے زمانے میں بعد پکنے اوسکے یہانتک کہ کھایا جاوے

بَابُ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ حیوان میں سلم کرنیکا بیان یعنے قیمت پہلے دینی اور حیوان ایک مدت کے بعد لینا درست ہے یا نہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَأَسْلَمَ زَيْدٌ إِلَى عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ الشَّيْبَانِيِّ فِي قَلَائِصَ فَلَمَّا حَلَّتْ أَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَأَعْسَرَ عِتْرِيسُ وَبَلَغَهُ أَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَأَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَفَعَلَ زَيْدٌ فَقَالَ نَعَمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ارْدُدْ مَا أَخَذْتَ وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَا لَنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ السَّلَفُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لیے زید بن خویلد بکری کو دیا سو زید نے عتریس کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی سو جب وقت آیا اونٹوں کے لینے کا بعض اونٹ لیے اور بعض باقی رہے اور عتریس مفلس ہوگیا

اور پہونچی اوسکو یہ خبر کہ یہ مال عبد اللہ کا ہے سو وہ اسکے پاس آیا اور اس سے مہلت چاہی اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا
زید نے یہ کام کیا ہے اوس نے کہا ہاں سو کسی کو اوسکی طرف بھیجکر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبد اللہ نے اوس کو
کہا کہ جو تو نے لیا سو پھیر دے اور اپنا اصل مال اوس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں حیوان
سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب الکفیل والرهن فی السلم** بیع سلم میں ضامن اور گرو رکھنے کا بیان
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال لا باس بالرهن
والکفیل فی السلم **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی السلم فی الفلوس یاخذ
الکفیل قال لا باس به **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے بیع سلم کرنے میں فلوس میں پس ضامن لے کہا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب السلم یاخذ بعضه وبعض راس ماله** بیع سلم میں
کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو حمزة
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی السلم یحل فیاخذ بعضه ویاخذ بعض راس
ماله فیما بقی قال هذا المعروف الحسن الجمیل **قال محمد** وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے بیع سلم میں کہ اوسکا وقت آپہونچا پس کچھ مبیع
لیوے اور کچھ اصل مال پھیر لیوے کہا یہ عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب السلم فی الثیاب** کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اسلم فی الثیاب ثم کان معروفا
طوله وعرضه ورقعته فهو جائز وهو قول ابی حنیفة **قال محمد** وبه ناخذ اذا سمی الطول
والعرض والرقعة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان یتفرقا فهو جائز **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کپڑوں میں بیع سلم کرے اور اسکا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب اسکا طول اور عرض اور قسم اور

جنس اور مدت معین ہو اور مول نقد دیوے پہلے جدا ہونے کے مجلس عقد سے تو جائز ہے **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یسلم الثیاب فی الثیاب قال اذا
اختلفت انواعه فلا باس به **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه
الله ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کو جو کپڑے کی کپڑے سے بیع سلم کرے کہا جب اوسکی قسمیں مختلف ہوں
تو جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** السوم علی
سوم اخیه لینے بھائی مسلمان کے مول کے اوپر مول چکانا یعنے اگر بائع اور مشتری ایک مول پر راضی ہوگئے ہوں
اور دوسرا آدمی آوے اور زیادہ مول لگا کر اون کا معاملہ بگاڑے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم عن ابی سعید الخدری وابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال لا یستام الرجل علی سوم اخیه ولا یخطب علی خطبته ولا تناجشوا ولا تبایعوا بالقاء
الحجر ومن استاجر اجیرا فلیعلمه اجره ولا تزوج المراة علی عمتها ولا علی خالتها ولا
تسئل المراة طلاق اختها لتکفا ما فی صحفتها فان الله هو رازقها **قال محمد** وبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة واما قوله ولا تناجشوا فالرجل یبیع الشیء فیزید الرجل الاخر
فی الثمن وهو لا یرید ان یشتری لیسمع بذلك غیره فیشتری علی سومه فهذا هو
النجش فلا ینبغی واما قوله لا تبایعوا بالقاء الحجر فهذا کان بیعا فی الجاهلیة
یقول احدهم اذا القیت الحجر فقد وجب البیع فهذا مکروه فلا ینبغی والبیع فیه
فاسد **ترجمہ** ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مول
چکاوے آدمی اوپر مول بھائی مسلمان اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح اپنے کے اور
نہ نجش کرو یعنے اگر ایک شخص کچھ چیز بیچتا ہو اور دوسرا آکر اوس جنس کی تعریف کرے یا زیادہ مول لگاوے
اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور یہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ
بیع کرو آپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے یعنے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر تیری
کنکری پڑے وہ چیز بیچنے تیرے ہاتھ بیچی یہ درست نہیں اور جو کوئی مزدور رکھے تو اوسکی اجرت
اسکو بتلا دے کہ مثلاً یہ مزدوری دونگا اور نہ نکاح کیا جاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور اپنی
خالہ پر اور نہ چاہے طلاق سوکن یا بہن کی تاکہ اونکا حصہ سمیٹ کر اوسکے پیالہ میں ہے لینے اگر

اپنا حق بسبب کمی اسکے وصول کرے اسکا رازق خدا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور بخش کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے اور ستہ ڈالنے کی تفسیر بھی اوپر گذر چکی ہے اور یہ بیع فاسد ہے **بَابُ**
حَمْلِ التِّجَارَةِ اِلٰی اَرْضِ الْحَرْبِ دار الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجانا جائز ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي التَّاجِرِ يَخْتَلِفُ اِلٰی اَرْضِ الْحَرْبِ
اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَحْمِلْ اِلَيْهِمْ سِلَاحًا اَوْ كُرَاعًا اَوْ سِلَبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تجارت کرنیوالے کے حق مین کہا کہ دار
الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجاوے کہا کہ اسمین کچھ ڈر نہین جب تک نہ اٹھاوے طرف انکی ہتیار
یا گھوڑے یا اسباب جنگ کا **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْعَصِيْرِ وَالْخَمْرِ نچوڑ اور شراب مین تجارت کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَصِيْرِ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَبِيْعَهٗ
مِمَّنْ يَصْنَعُهٗ خَمْرًا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا انگور کے نچوڑ مین کہ جائز ہے بیچنا اوسکا اوس شخص سے کہ بنا دیوے اوس سے شراب اور اسیکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَهٗ رَفِيْقٌ لَّهٗ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَعَنْ اَكْلِ ثَمَنِهَا
قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ اَنْ يَاْكُلُوْهَا فَاسْتَحَلُّوْا بَيْعَهَا
وَاَكْلَ ثَمَنِهَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ حَرَّمَ بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ایک ساتھی
نے انسے خمر کا بیچنا اور اسکے مول کھانیکا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ خدا لعنت کرے یہود پر کہ
حرام کی گئین اونپر چربیان یہ کہ کھاوین انکو اور حلال جانا اونھون نے بیچنا اوسکا اور کھانا مول
اوسکے کا خدا نے حرام کیا شراب کو سو حرام ہے بیچنا اوسکا اور کھانا مول اوسکے کا **امام محمد** نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ يُكْنٰى اَبَا عَامِرٍ كَانَ يُهْدِيْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِّنْ خَمْرٍ فَاَهْدٰى اِلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ

خمر مستذکوہ کما کان یھدیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا عامر ان
اللہ قد حرم الخمر فلا حاجۃ لنا فی خمرک قال فخذھا یا رسول اللہ فبعھا واستعن بثمنھا
علی حاجتک فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عامر ان الذی حرم شربھا حرم
بیعھا واکل ثمنھا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت
ہے کہ ایک مرد ثقیف کا ہر سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشک شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا سو ہدیہ بھیجا
اوس نے مشک اپنا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال مین کہ شراب حرام ہوئی سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ اے ابا عامر مقرر خدا تعالے نے شراب حرام کی سو ہمکو تیری شراب کی حاجت نہین
اوس نے کہا کہ یا حضرت آپ لیوین اور اسکو بیچکر اوسکا مول اپنے کام مین لاوین سو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکو فرمایا کہ اے عامر کہ جس نے اوسکا پینا حرام کیا اوس نے اسکا بیچنا اور اوسکا مول کھانا بھی حرام
کیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب بیع الآجام
والتلال والقصب** جنگل اور بانس اور جھیل کے بیچنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو
حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم انہ کان یکرہ بیع صید الآجام وقصبھا
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے
تھے جنگل کے شکار اور اوسکی بانس کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد قال طلبت الی
عبد الحمید ان یکتب الی عمر بن عبد العزیز ان یسألہ عن صید الآجام وقصبھا
فکتب الیہ عمر انہ الحبس لا باس بہ ولسنا ناخذ بھذا الخبر بیع القصب اذا باع
خلمتہ فاما السمک فلا یجوز بیعہ الا ان یکون یوخذ بغیر صید یجوز البیع فیہ
ویکون صاحبہ بالخیار اذا رآہ ان شاء اخذہ وان شاء ترکہ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مین نے عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد العزیز کیطرف خط لکھے اور
اسی اجام کے شکار اور بانس کا حکم پوچھے سو عمر نے اسکیطرف لکھا کہ وہ ایک حبس ہے اور اسکا
کچھ ڈر نہین اور ہم اوسکو نہین لیتے ہین مگر صرف بانس کے بیچنے تو اوسکو ہم جائز رکھتے ہین اور مچھلی
کی بیع کو ہم جائز نہین کہتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑی جاوے تو قیاس مین بیع جائز ہے اور مول لینے والے

کو اختیار ہے جبکہ دیکھے اسکو اگر چاہے تو اسکو رکھے اور چاہے تو پھیر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب شراء الذهب والفضة تكون في السيف والجوهر سونا اور چاندی کہ سیف اور جوہر میں ہو اوسکے خریدنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان الخاتم فضة وفيه فص فاشتره بما شئت ان شئت قليلا وان شئت كثيرا ولسنا ناخذ بهذا ولا نجيز البيع حتى يعلم ان الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم فيكون فضل الثمن بالفص وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اسمیں نگینہ ہو تو اسکو جسطرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے مول سے خواہ بہت سے اور ہم اسکو نہیں لیتے نہیں جائز کہتے ہم بیع یہانتک کہ معلوم کیا جاوے کہ مول چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے پس زیادہ مول نگینہ کا بدلا ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الوليد بن سريع عن انس بن مالك قال بعث الى عمر باناء من فضة خسرواني قد احكمت صنعته فامر الرسول ان يبيعه فرجع الرسول فقال اني أُزاد على وزنه قال عمر رض لا ان الفضل ربوا وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن عمر پاس بھیجا گیا جسکی صنعت مضبوط کی گئی تھی سو حضرت عمر نے ایلچی کو اوسکے بیچنے کا حکم کیا سو ایلچی پھر آیا اور کہا کہ مجھکو اوسکے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے کہ زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب شراء الدراهم الثقال بالخفاف والزيوف ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنا اور بیاج کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا مرزوق عن ابي جبلة عن ابن عمر قال قلت له انا نقدم الارض ومعنا الورق الثقال الكاسدة وعندنا ورق خفاف نافقة افنبيع ورقنا بورقهم قال لا ولكن بع ورقك بالدنانير واشتر ورقهم بالدنانير والابعار ولا تفارقه حتى تستوفي منه فان صعد فوق البيت فاصعد معه وان وثب فثب معه وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابی جبلہ سے روایت ہے کہ مینے ابن عمر سے کہا کہ مقرر ہم ایک زمین آتے ہیں جسمیں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی

کہری ہے کہا ہم اپنی چاندی سے انکی چاندی خریدیں ابن عمر نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پہر دیناروں سے انکی چاندی خرید اور نہ جدا ہووے تجھ سے ساتھی تیرا ایکدم تک کہ پورا اسکے تو اس سے حق اپنا لینے قبض کرے اور اگر وہ گہر پر چڑہ جاوے تو تو بہی اوسکے ساتھ گہر پر چڑہ جا اور اگر کہڑا ہووے تو تو بہی اوسکے ساتھ کہڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کرکے بیچنا درست نہیں اگرچہ ایک طرف کہری ہو اور ایک طرف کہوٹی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قبض کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور گیہوں ساتھ گیہوں کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتھ جو کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور کہجور بدلے کہجور کے برابر برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **ف** یعنے چاندی اور سونے اور سوا ان چیزوں کے بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہوں کو گیہوں سے تو اسمیں شرط یہ ہے کہ اسیوقت ہاتہوں ہاتہ ہو اودہار نہ ہو اور تول میں دونو برابر ہوں اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب تو بہی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف دو جنسیں ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہوں سے بیچنا تو اسمیں یہی شرط ہے کہ ہاتہوں ہاتہ ہو اسمیں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے اودہار ہو تو یہ درست نہیں

باب القرض قرض لینے کا بیان +

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل اقرض رجلا ورقا
فجاءه بافضل منها قال الورق بالورق اكره الفضل فيها حتى ياتي بمثلها ولسنا ناخذ
بهذا لا باس به ما لم يكن شرطا اشترطه عليه فاذا كان شرطا اشترطه فلا خير
فيه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اوس نے ایک مرد کو چاندی
قرض دی سو وہ اسکے پاس اوس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی بدلے چاندی کے مکروہ
رکھتا ہون بیچ یا اوس کے بیچ اوسکے یہانتک کہ اوسکی مانند لاوے اور ہم اسکو نہیں لیتے اگر اسپر کوئی شرط
نہ کی ہو تو اسکا کچھ ڈر نہین اور اگر اوسپر کوئی شرط کر لی ہو تو اوسمین بہتری نہین محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقرض الرجل الدراهم على ان يوفيه
بالري قال اكرهه وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے
حق مین کہ کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اوسکو ری مین ادا کر دے کہا کہ مین مکروہ رکھتا ہون اسکو
اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم قال كل قرض جر منفعة فلا خير فيه وبه ناخذ وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اوسمین بہتری نہین اور
اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح

باب العقار والشفعة

غیر منقول چیز اور شفعہ کا بیان ف شفعہ کے معنے ملانیکے ہین اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا
ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک
اور ہمسایہ کے لیے نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال الشفعة من قبل الابواب في
لسنا ناخذ بهذا الشفعة للجيران المتلاصقين وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازون کیطرف سے ہے یعنے اگر دروازے ملے
ہوئے ہون تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہین اور ہم اسکو نہین لیتے شفعہ ہمسایون متصل کے لیے ہے یعنے
جسکا گھر ملا ہوا ہو اوسکے لیے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا شفعة الا في ارض او دار

وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ثابت ہو شفعہ مگر
زمین میں یا گھر میں اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا عبد الملك بن عمير عن المسور بن مخرمة عن رافع بن خديج قال
عرض علي سعد بيتا له فقال خذه فاني أعطيت به اكثر مما تعطيني به ولكنك
احق به لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجار احق بسقبه **قال**
محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ سعد نے اپنا
ایک گھر مجھپر پیش کیا اور کہا کہ تو اوسکو لے لے کہ مجھکو زیادہ مول ملتا ہے اوس سے کہ تو مجھکو دیتا ہے
ولیکن تو اسکا زیادہ حقدار ہے اسواسطے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ
ہمسایہ زیادہ حقدار ہے بسبب نزدیکی کے اپنے کے یعنے جب کوئی مکان بکے تو ہمسایہ کے ہوتے
اجنبی آدمی اوسکو مول نہیں لے سکتا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **باب** المضاربة بالثلث والمضاربة بمال اليتيم ومخالطته تہائی
حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اوسکی کمائی کو اپنے کمائی سے ملانا ف
مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور آپس میں نفع
تہائی یا آدھوں آدہ یا کم و بیش **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث او النصف وزيادة عشرة دراهم
قال لا خير في هذا أرأيت لو لم يربح غيرهما ما كان له وبه نأخذ وهو قول ابي
حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق میں کہا کہ سوداگری کے لیے مال دیتا ہے تہائی نفع
پر یا آدھوں پر اور زیادہ دس درہم کی شرط کر کے کہا کہ نہیں اچھے سے علاوہ دس درہم
[illegible] بہتری نہیں بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک درہم بھی نفع نہ ہو تو اوسکو کیا ملیگا اور
اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا [illegible]
عن حماد عن ابراهيم عن عائشة انها كانت [illegible]
[illegible] ولم تجعله [illegible] **قال** [illegible]
[illegible] ترجمہ ابراہیم سے [illegible]

والی ہوں تو البتہ ملاؤں میں کھانا اوسکا ساتھ کھانے لینے کے اور پانی اوسکا ساتھ پانے لینے کے اور نہ گردانوں میں اوسکو بچاوے گندگی کے امام محمد رح نے کہا ...... کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال میں وصی جو چاہے سو کرے اگر اوسکو امانت رکھنا چاہے تو امانت رکھے اور اگر اسے سوداگری کرنی ... چاہے تو سوداگری کرے اور اگر کسیکو مضاربت کے طور سے دینا چاہے تو دیوے اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ مَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ قَرْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا اس آیت کی تفسیر میں جو مالدار ہو چاہیے کہ بچا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھاوے موافق دستور کے کہا مراد اوسے قرض ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا یَاْکُلُ الْوَصِیُّ مَالَ الْیَتِیْمِ شَیْئًا قَرْضًا وَلَا غَیْرَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا وصیت دار یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کھاوے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ زَکٰوةٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مَالُ مُضَارَبَةٍ اَوْ وَدِیْعَةٍ اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اوسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِیْعَةِ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ قَالَ یَکُوْنُ جَمِیْعًا اُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ اِذَا لَمْ تُعْرَفَا بِاَعْیَانِهِمَا الْوَدِیْعَةُ وَالْمُضَارَبَةُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے مضاربت اور امانت کے حق میں جبکہ ہو پاس کسی مرد کے اور مر جاوے اور ہو اوسپر قرض یا امانت کہا کہ سب شریک قرضخواہوں کے برابر ہیں جبکہ ہو بعینہ امانت اور مضاربت کی ذات نہ

نہ پہچانی جاوے اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** المزارعة بالثلث و
الربع تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنیکا بیان **ف** مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دیوے کہ اوس زمین
مین بووے اور جو اوس مین پیدا ہو وہ آپس مین بانٹ لین گے آدہون آدہ یا کم و بیش اور مزارعت
امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک درست نہین اور صاحبین اور تینون امامون کے نزدیک درست ہے
محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد انه سأل طاؤسا وسالم بن عبد الله
عن المزارعة بالثلث او الربع فقال لا بأس به فذكرت ذلك لابراهيم فكرهه
فقال ان طاؤسا له ارض يزارعها فمن اجل ذلك قال ذلك قال محمد كان ابوحنيفة يأخذ
بقول ابراهيم ونحن نأخذ بقول سالم وطاؤس لا نرى بذلك بأسا ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ اوس نے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ اسکا
کچھ ڈر نہین سو مینے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اوس نے اوسکو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس
کی زمین ہے اور اسمین مزارعت کراتا ہے پس اسیواسطے اوس نے اوسکے جواز کا حکم کیا امام محمد رح
نے کہا کہ ابوحنیفہ رح ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہین ہم اس کا
کچھ ڈر نہین دیکھتے **محمد** قال اخبرنا عبد الرحمن الاوزاعي عن واصل بن ابي جميل
عن مجاهد قال اشترك اربعة نفر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
واحد منهم من عندي البذر وقال الاخر من عندي العمل وقال الاخر من عندي
الفدان وقال الاخر من عندي الارض قال فالغى رسول الله صلى الله عليه وسلم
صاحب الارض وجعل لصاحب الفدان اجرا مسمى وجعل لصاحب العمل درهما
لكل يوم والحق الزرع كله بصاحب البذر ترجمہ مجاہد نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت چار آدمی شریک ہوئے ایک نے کہا کہ تخم مین دونگا اور دوسرے نے کہا کہ محنت مین کرونگا
اور تیسرے نے کہا کہ بیل مین دونگا اور چوتھے نے کہا کہ زمین مین دونگا پس لغو کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنے اسکا حصہ باطل کیا اور گردانی واسطے بیل والے کے مزدوری
مقرر اور گردانا واسطے صاحب عمل کے ایک درہم ہر روز کا اور کھیتی صاحب تخم واسطے کے ہوگئی
باب ما يكره من المعاملة على من اخرج شيئا فكرهها استأجره الكرى

شخص ایک چیز کسی سے اجرت پر لے پھر وہ چیز اور کسیکو زیادہ اجرت پر تو اوسکا کیا حکم ہے **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ يُوَاجِرُهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا
اسْتَاجَرَهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ اِلَّا اَنْ يُحْدِثَ فِيْهَا شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ
هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی سے زمین اجرت پر لے
پھر اوس سے زیادہ اجرت کے ساتھ کسی کو دیدے کہا کہ اسمین بہتری نہین مگر یہ کہ اسمین کوئی چیز نئی پیدا کرے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِيْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِسْتَاجَرْتُهٗ قَالَ لَا تَسْتَاجِرْهُ بِشَيْءٍ مِنْهُ **ترجمہ** رافع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک باغ پر گذرے سو وہ باغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ باغ کسکا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا
حضرت صلعم میرا ہے مینے اوسکو اجرت پر لیا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے
کوئی چیز اجرت پر ندے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ
عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تع
حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا وَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ اُجُوْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ
شَيْئًا فَاِنَّمَا يَاْكُلُ نَارًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يُكْرَهُ اَنْ تُبَاعَ
الْاَرْضُ وَلَا نَكْرَهُ بَيْعَ الْبِنَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خدا تعالے نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھرون کا بیچنا اور اوسکے مول کا کھانا اور فرمایا
کہ جو کوئی مکے کے گھرون کی اجرت کھاوے تو سوا اسکے نہین کہ وہ آگ کہاتا ہے امام محمد رح نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ
نہین **بَابُ الْعَبْدِ يَاْذَنُ لَهٗ سَيِّدُهٗ فِي التِّجَارَةِ اَنَّهٗ ضَامِنٌ** اگر مالک اپنے غلام کو سوداگری
کے لیے اجازت دے تو غلام ضامن ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَاْذَنُ لَهٗ سَيِّدُهٗ فِي التِّجَارَةِ فَصَارَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ
اَنَّ عَلَيْهِ قِيْمَتَهٗ فَاِنْ فَضَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ قِيْمَتِهٖ مِنَ الدَّيْنِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَضْلٌ طَلَبَ

الغرماء العبد بما كان عليه من فضل وإن باعه السيد غرم الغرماء ثمنه فإن أعتق العبد يوماً من الدهر أخذه الغرماء بما كان فضل عليه من الدين بعد ثمنه قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة إذا أجاز الغرماء البيع فإن لم يجيزوه كان لهم أن ينقضوا حتى يباع العبد لهم في دينهم إلا أن يقضيهم البائع أو المشتري دينهم فيجوز البيع وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کسی غلام کو اُسکا مالک سوداگری کے لیے اجازت دے اور غلام پر قرض ہوجاوے اور اسکا مالک اسکو آزاد کردیوے تو لازم ہے غلام پر قیمت اپنی یعنے تا کہ قرض خواہ کو دیجاوے اور اگر زیادہ ہو اسپے کوئی چیز بعد قیمت اوسکی کے اوس قرض سے کہ اوسپر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز کہ باقی ہو قرض سے اور اگر مالک اوسکو بیچڈالے تو تاوان لگایا جاوے اوسپر مول اوسکا واسطے قرضخواہوں کے اور اگر کبھی غلام آزاد کیا جاوے تو پکڑیں اوسکو قرضخواہ ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے مول کے بعد اوسپر قرض باقی ہے امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ جائز رکھیں قرضخواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے اونکو توڑنا اسکا یہانتک کہ بیچا جاوے غلام اونکے قرض میں مگر یہ کہ ادا کردے بائع یا خریدار قرض اونکا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

باب ضمان الأجير المشترك مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة رحـ عن حماد عن إبراهيم أن شريحاً لم يضمن أجيراً قط قال محمد رحـ وهذا قول أبي حنيفة رحمة الله عليه لا يضمن الأجير المشترك إلا ما جنت يده ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے نہیں ضامن کیا مزدور کو کبھی امام محمد رحـ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر جو قصور کرے ہاتھ اسکا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن كثير أو كثير بن شك محمد عن أبي جعفر محمد بن علي أن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه كان لا يضمن القصار ولا الصائغ ولا الحائك قال محمد وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابی جعفر سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی نہ ضامن ٹھیراتے دہوبی کو اور نہ سنار کو اور نہ جولاہے کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا

باب الرهن

باب العارية والوديعة من الحيوان وغيره حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في العارية من الحيوان والمتاع
ما لم يخالف المستعير الى غير الذي قال فسرق المتاع او اضله او نفقت الدابة فليس
عليه ضمان قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا حیوان اور متاع کی عاریت میں جب تک کہ نہ مخالفت کرے مستعیر طرف غیر اوس چیز کے کہ کہا معیر نے
یعنی معیر کے قول کی مخالفت نہ کرے اور اسباب چوری جاوے یا اوسکو گم کرے یا چارپایہ تلف ہو جاوے
تو اوسپر بدلا نہیں امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه لم يكن يضمن العارية قال محمد
وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عاریت میں بدلا نہ لیتے
تھے امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن ابراهيم قال اذا كان الرهن يسوى اكثر مما فيه فهو
في الفضل مؤتمن فاذا كان الرهن اقل مما رهن فيه ذهب من حقه بقدر
الرهن وكان ما بقي على صاحب الرهن قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو اوس چیز سے کہ وہ اوسمیں رہن ہے
تو مرتہن زیادتی کا امین ہے اور اگر وہ چیز مرہون کم ہو اوس چیز سے کہ وہ اوسمیں رہن ہے تو دور ہوگا حق اوسکا
بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہوگا راہن پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن علي بن الاقمر عن شريح
قال اتى شريحا رجل وانا عنده فقال دفع الي هذا ثوبا لاصبغه فاحترق بيتي
فاحترق ثوبه في بيتي قال ادفع اليه ثوبه قال ادفع اليه ثوبه وقد احترق
بيتي قال ارأيت لو احترق بيته كنت تدع اجرك قال محمد قال ابو حنيفة
لا يضمن ما احترق في بيته لان هذا ليس من جناية يده ترجمہ علی بن اقمر سے
روایت ہے کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں اوسکے پاس بیٹھا تھا سو اوس نے کہا کہ اس شخص نے مجھکو
رنگنے کے لیے کپڑا دیا تھا سو میرا گھر جل گیا اور میرے گھر میں اسکا کپڑا بھی جل گیا اوس نے کہا کہ اسکا

کپڑا اوسکو پھیر دے اوس نے کہا کہ مین اسکا کپڑا اوسکو پھیر دون اور جانتا تھا کہ پھر اگر جل گیا شریح نے کہا کہ
بھلا بتلا تو کہ اگر اوسکا گھر جل جاتا تو کیا تو اپنی اجرت چھوڑ دیتا امام محمدؒ نے کہا کہ نہین ضامن ہوگا اس
چیز کا کہ اوسکے گھر مین جلی اسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتھ کا قصور نہین کہ اوسپر تاوان آوے **باب**
مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى حَقٍّ عَلٰى رَجُلٍ اگر کوئی کسی مرد پر سچا دعوی کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ
عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَكَانَ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی پاس گواہ نہ ہون
تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد نکرتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب مَنْ اَحْدَثَ فِيْ غَيْرِ فِنَائِهٖ فَهُوَ ضَامِنٌ** اگر کوئی اپنے صحن کے
غیر مین کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ فِيْ حَائِطِهِ الصَّخْرَةَ فَيَسْتُرُ بِهَا الْحُمُوْلَةَ اَوْ يُخْرِجُ الْكَنِيْفَ
اِلَى الطَّرِيْقِ قَالَ يَضْمَنُ كُلَّ شَيْءٍ اِذَا اَصَابَ هٰذَا الَّذِيْ ذُكِرَتْ لِاَنَّهٗ اَحْدَثَ شَيْئًا
فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ سَمَاءَهٗ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنی دیوار مین پتھر گاڑا اور
اسکے ساتھ جھولہ کو ڈھانکے یا پاخانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہونچی
اوسکو جسنے ذکر کیا ہو اسلئے کہ اوس نے اپنے غیر ملک مین ایک چیز پیدا کی اور نہین مالک ہے وہ ہوا
اوسکے کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہونچی اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
ہے قول امام ابوحنیفہ کا **باب الْاُضْحِيَةِ وَاِخْصَاءِ الْخَيْلِ** قربانی اور گھوڑے کے خصی کرنے کا بیان
ف جو جانور کہ کھایا جاتا ہو اوسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور بڑی عمر مین درست نہین
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاُضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى
اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والون پر سوای حاجیون کے کہ اون پر قربانی
واجب نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال الاضحی ثلثة ایام
یوم النحر ویومان بعده قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد
سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی تین دن تک کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس سے
پیچھے یعنے گیارہویں اور بارہویں امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الهیثم عن عبد الرحمن بن
سابط ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم ضحی بکبشین املحین ذبح احدهما
عن نفسه والاخر عمن قال لا اله الا الله محمد رسول الله ترجمہ عبد الرحمن بن
سابط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے
ذبح کیا اور دوسرا اوس شخص کیطرف سے کہ اوس نے کلمہ پڑھا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن کدام بن عبد الرحمن عن ابی کباش
انه سمع ابا هریرة رضی الله تعالی عنه یقول نعم الاضحیة الجذع السمین من الضان
قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ کہا کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال حدثنا ابو حنیفة قال حدثنا مسلم الاعور عن
[illegible] عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال البقرة تجزی عن سبعة [illegible]
قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
کہ گائے کافی ہے سات آدمی کیطرف سے کہ قربانی کریں اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهیم [illegible] الاضحیة [illegible] شیئا قال لا باس به قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ
اپنی قربانی اور دونکو کھال دے اور آپ اس سے کوئی چیز نہ کیا [illegible] اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمدؒ نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
[illegible]

عَجْفَاءَ بَعْدُ مُخَرَّجٍ قَالَ تُجْزِئُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا إِلَّا
تُجْزِئُ إِذَا عَوِرَتْ أَوْ عَجِفَتْ عَجْفًا لَا تُنْقِي أَوْ عَرِجَتْ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَمْشِيَ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قربانی کے ضمن کہ اوسکو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو
پھر عارض ہوا اوسکو کانا ہونا یا دبلا ہونا یا لنگڑا ہونا کہا کہ کافی ہے اوسکو اگر چاہے امام محمد نے کہا
کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دبلی ہو کہ اوسکی ہڈی مین مغز نہ ہے
یا لنگڑی ہو یہانتک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِجِلْدِ الْأُضْحِيَةِ مَتَاعًا وَلَا
يَبِيعُهُ بِدَرَاهِمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَمَّا أَنَا فَأَتَصَدَّقُ بِجِلْدِ الْأُضْحِيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس
مین کہ خرید ہو تو ساتھ کھال قربانی اپنے کے اسباب اور نہ بیچے تو اسکو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے
کہا کہ مین تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ يُضَحّٰى بِهٖ قَالَ يُجْزِئُ وَالثَّنِيُّ أَفْضَلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا
درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سُئِلَ
إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْخَصِيِّ وَالْفَحْلِ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ لِلْأُضْحِيَةِ فَقَالَ الْخَصِيُّ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُطْلَبُ
بِذٰلِكَ صَلَاحُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَعْظَمُهُمَا وَأَفْضَلُهُمَا خَيْرُهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر اوس نے
کہا خصی کا قربانی کرنا افضل ہے اس واسطے کہ مطلب اوس سے بہتری اوسکی ہے امام محمد نے کہا
کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْجَمَّاءِ الْجَمَّاءُ إِذَا كَانَ يُبَادِرُ بِهَا صَلَاحُهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا [illegible]

کا خصی کرنا درست ہے جبکہ اوس سے انکی بہتری مقصود ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہؒ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کان
یکره ان یذکر اسم انسان مع اسم الله علی ذبیحته ان یقول بسم الله تقبل من فلان
قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے وہ مکروہ
رکھتے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اللہ عزوجل کے قربانی پر یہ کہ کہے شروع ساتھ نام اللہ کے قبول کر
فلانے کی طرف سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ

باب الذبائح

ذبح کیے گئے جانوروں کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن یزید بن
عبد الرحمن عن رجل عن جابر رضی الله عنه قال فی قلب کل مسلم اسم التسمیة سمی
او لم یسم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة اذا ترک التسمیة ناسیا ترجمہ
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ کا نام ہے خواہ بسم اللہ ذبح کے وقت
کہے یا نہ کہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ
بھول کر بسم اللہ چھوڑے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن
رجل عن جابر رضی الله عنه قال ذکوة کل مسلم حلة یعنی بذلک ان الرجل یذبح
وینسی ان یسمی انه لا باس باکل ذبیحته قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی
حنیفة ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اسکا
ہے یعنے اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے تو حلال ہے کھانا ذبح کیے ہوئے
اسکے کا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم عن عامر الشعبی قال اصاب رجل
من بنی سلمة ارنبا فلم یجد ما یذکیها به فذکاها بمروة فسأل النبی صلی الله علیه
وسلم عن ذلک فامره باکلها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے ایک خرگوش پکڑا اور اوس نے ذبح کے لیے چھری نہ پائی
سو اوسکو تیز پتھر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی

قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اِذْبَحْ بِكُلِّ شَيْءٍ اَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ
وَالْعَظْمَ فَاِنَّهَا مُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے کہ علقمہ نے کہا کہ جانور ہے حلال کر ساتھ ہر چیز کے کہ رگیں کاٹے اور خون بہا دے سواے دانت
اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھریاں ہیں حبشیوں کی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ رَاعِيَةٍ لَهٗ كَانَتْ فِيْ غَنَمِهٖ
فَتَخَوَّفَتْ عَلٰى شَاةٍ الْمَوْتَ فَذَبَحَتْهَا بِمَرْوَةٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ کعب بن مالک
رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوسکی بکریوں
میں تھی سو اوس نے ایک بکری پر مرنیکا خوف کیا یعنی مرنے لگی اور اوسکو پتھر سے ذبح کیا سو حکم کیا اوسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ
عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ بَعِيْرًا مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ قَدْ
نَدَّ فَطَلَبُوْهُ فَلَمَّا اَعْيَاهُمْ اَنْ يَّاْخُذُوْهُ رَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَاَصَابَ مَقْتَلَهٗ فَقَتَلَهٗ
فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ
الْوَحْشِ فَاِذَا اَحْسَسْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ هٰذَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ كَمَا صَنَعْتُمْ بِهٰذَا ثُمَّ
كُلُوْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے
کہ زکوۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگا سو لوگوں نے اوسکو پکڑنا چاہا سو جب اوسکی پکڑنے نے
انکو تھکایا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اور اوسکو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی کھانیکا حکم پوچھا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے ان اونٹوں کے بھی وحشیانہ بھاگ جانے [illegible]
کر شواسے ہیں مانند بھاگ جانے والوں کے جنگلی جانوروں میں سے پھر جب تم [illegible]

نفرت ترکرو ساتھ اوسکے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اوسکے پھر کہا و اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بَعِيْرًا تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ
فَلَمْ يُقْدَرْ عَلٰى نَحْرِهٖ فَوُجِئَ بِسِكِّيْنٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ حَتّٰى مَاتَ فَاَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ
عُشْرًا بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت
ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوئین مین گرا سو نہ قدرت پائی گئی اوسکے نحر کرنے پر سو اوسکو کوکھ کی
طرف سے چھری چبھوئی گئی یہانتک کہ مر گیا سو ابن عمرؓ نے اوسکا دسوان حصہ دو درہمون سے لیا امام
محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبَعِيْرِ يَتَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ قَالَ اِذَا لَمْ يُقْدَرْ
عَلٰى نَحْرِهٖ نُحِرَ حَيْثُ مَا وُجِدَتْ فَهُوَ مَنْحَرُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اونٹ کے حق مین کہ کوئین مین گرے کہا کہ جب اوسکے نحر کی قدرت نہ ہو
تو جس جگہ کہ تو اوسکو چبھوے بس وہی ہے جگہ نحر کرنے اوسکی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہین **بَابُ ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ وَالْعَقِيْقَةِ** پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا
بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَكُوْنُ ذَكٰوةُ
نَفْسٍ ذَكٰوةَ نَفْسَيْنِ يَعْنِيْ اَنَّ الْجَنِيْنَ اِذَا خَرَجَ مِنْ اُمِّهٖ لَمْ يُؤْكَلْ حَتّٰى يُدْرَكَ ذَكٰوتُهٗ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَكَانَ
اَبُوْحَنِيْفَةَ يَقُوْلُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہوتی
کہ ایک جان کا ذبح کرنا دو جانون کا ذبح جب مان ذبح کی جاوے تو اوسکے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جاوے
یہانتک کہ اوسکا ذبح پایا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے ہین بچے کا ذبح کرنا اوسکی مان کا
ذبح کرنا ہے جبکہ تمام ہو [illegible] اگر کوئی شخص بکری حلال کرے اور اوسکے پیٹ سے
مرا بچہ نکلے تو اوسکا کھانا درست ہے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل
ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ الْعَقِيْقَةُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تھا

عقیقہ یعنی زمانے جاہلیت کے سو جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنی وجوب اس کا اصلی کہ اسکا جواز باقی
ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنفیۃ ان
العقیقۃ کانت فی الجاہلیۃ فلما جاء الاسلام رفضت قال محمد وبہ ناخذ و
ہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ
چھوڑا گیا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا باب
ما یکرہ من الشاۃ والدم وغیرہ ترجمہ بکری سے کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان محمد
قال اخبرنا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاہد قال
کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والغدۃ و
الحیا والذکر والانثیین والدم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب من
الشاۃ مقدمہا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مکروہ رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے سات
چیز ایک پتہ دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا پانچویں ذکر چھٹویں دونوں خصیے ساتویں خون اور
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے بکری سے اگلی طرف اوسکی باب ما احل فی البر و
البحر خشکی اور دریا کا کونسا جانور کھانا درست ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراہیم قال لا خیر فی شیء مما یکون فی الماء الا السمک قال محمد وبہ
ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں بہتری
نہیں مگر مچھلی میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کل ما جزر عنہ الماء وما قذف
بہ ولا تاکل ما طفا قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ کھا وہ مچھلی کہ کھل گیا اوس سے پانی یعنی خشک ہو گیا یا مر گیا اور وہ مچھلی کہ دریا نے
کنارے سے پھینک دی اور مت کھا وہ مچھلی کہ مر کر پانی کے اوپر آجاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم قال کل السمک کلہ الا الطافی ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ کھا سب مچھلی مگر جو مر کر پانی کے اوپر آجاوے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وددت ان عندی قفعۃ او قفعتین من جراد قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ ہو میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلیں ٹڈی کی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما یکرہ من اکل لحوم السباع والبان الحمر درندے چارپایوں کا گوشت کہانا اور گدہوں کا دودہ پینا حرام ہے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اھدی لھا ضب فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلہ فنھاھا عنہ فجاء سائل فارادت ان تطعمہ ایاہ فقال اتطعمینہ مالا تاکلین قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجی گئی واسطے عائشہؓ کے ایک سوسمار سو عائشہؓ نے اوسکے کہانیکا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اوسکے کہانے سے منع کیا پھر ایک سائل آیا اور عائشہ نے چاہا کہ وہ اوسکو کہلاویں حضرت نے فرمایا کیا تو اوسکو کہلاتی ہے وہ چیز کہ آپ نہیں کہاتے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

کراہیت اکل سوسمار

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا مکحول الشامی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر وان توطی الحبالی من الفیء وان یوکل لحم الحمر الاھلیۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے ہر کچلے والی کے سے درندے چارپایوں میں سے یعنی جو دانت سے پہاڑ کہاتے ہیں مانند شیر وغیرہ کے اور منع فرمایا کہانے ہر چنگل والے کے پرندوں میں سے یعنی جو [illegible] صحبت کرنے لونڈیوں حاملہ کی کہ پکڑی ہو غنیمت سے جو حاملہ ہوں جب تک کہ بچہ نہ جنیں اور منع فرمایا کہانے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤں سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کرہ لحم الفرس قال محمد ھذا قول ابی حنیفۃ فاما نحن فلا ناخذ بہ ولا نری بلحم الفرس باسا وقد

پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کہا امام محمد نے کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اتاہ
عبد اسود فقال انی فی ماشیۃ اہلی وانی نبیل من الطریق افاسقی من البانہا قال
نعم وانی ارمی الصید فاصمی وانمی قال کل ما اصمیت ودع ما انمیت **قال**
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ وانما یعنی بقولہ اصمیت ما لم یتوار عن بصرک
وما انمیت ما توارٰی عن بصرک فاذا توارٰی عن بصرک وانت فی طلبہ حتی تصیبہ
لیس بہ جرح غیر سہمک فلا باس باکلہ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ غلام سیاہ
ابن عباس کے پاس آیا سواوس نے کہا کہ مین اپنے مالکون کی مواشی مین رہتا ہون اور سفر مین راہ مین ہے
سو کیا مین مسافرون کو دودھ پلاؤن اونے کہا ہان اور کہا کہ مین شکار کیطرف تیر پھینکتا ہون اور
اوسکو نظر سے غائب نہین پاتا اور کبھی غائب پاتا ہون ابن عباس نے کہا کہ جو تیر نظر سے غائب نہ ہوا اسکو
کھا اور جو غائب ہوا اوسکو نہ کھا امام محمد رہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا اور مراد اوسکی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیر نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیر نظر
سے غائب ہو اور اگر تو اوسکی تلاش مین ہو یہانتک کہ تو اوسکو پہونچے اسحال مین کہ تیرے تیر کے سوا
اسمین کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اوسکے کہانیکا کچھ ڈر نہین **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال اذا رمیت الصید وسمیت فان قطعت بنصفین فکلہ کان مما یلی الراس
او اکثر مما یلی الراس علم فکل منہا سواہ وان قطعت منہ یدا او رجلا او قطعۃ منہا
فکل منہ غیر ما قطعت منہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور بسم اللہ کہے سو اگر تو اوسکو دو ٹکڑے
کر ڈالے تو اوسکو کہا اور اگر سر کیطرف زیادہ ہو جو حصہ کہ سر کیطرف ہوا اوسکو کہا اور جو اوسکے سوا ہی
ہو اوسکو نہ کہا اور اگر تو اسکا ہاتھ یا پاؤن یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کہا اوس سے سوا اوس چیز کے
کہ کاٹا تو نے اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا

باب صید الکلب

کتے کے شکار کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ انہ سال رسول اللہ صلی

الله عليه وآله وسلم عن الصيد إذا قتله الكلب قبل أن يدرك ذكاته فأمر النبي
صلى الله عليه وآله وسلم بأكله إذا كان عالما قال محمد وبه نأخذ وهو قول
أبي حنيفة ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار
مار ڈالے اسکے ذبح کرنے سے پہلے تو اوسکا کیا حکم ہے سو حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے
اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اوسکو کھانا درست ہے اگرچہ
ذبح نہ ہوا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم قال إذا أمسك على الكلب المعلم غير المعلم فلا تأكل قال محمد و
به نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر پکڑ رکھے شکار کو
تیرے سدھائے کتے پر کتا غیر معلم یعنی تیرے کتے سدھائے کے ساتھ کوئی اور کتا بے تعلیم شریک ہو جاوے تو اسکو
نہ کھا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال
ما أمسك عليك كلبك إن كان معلما فكل فإن أكل فلا تأكل منه فإنما أمسك على
نفسه وأما الصقر والبازي فكل وإن أكل فإن تعليمه إذا دعوته أن يجيبك ولا
يستطيع ضربه حتى يترك الأكل قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار کہ پکڑ رکھے واسطے تیرے کتا تیرا سدھایا
اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور اگر کتے نے اوس سے کھایا ہو تو نہ کھا اوسے اسواسطے کہ سوا اسکے
نہین کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لیے اور یا پر شکرہ اور باز سو کھا شکار انکا اگرچہ کھایا ہو اوس
اسواسطے کہ تعلیم اوسکی یہی ہے کہ جب تو اوسکو بلاوے تو پھر آوے اور نہین طاقت
ہے مارنے اوسکے کی یہانتک کہ کھانا چھوڑ دے یعنی باز وغیرہ کا کھانا چھوڑنا ممکن نہین امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يرسل كلبه وينسى أن
يسمي فأخذه فقتل قال أكره أكله إن كان يعود صيدا أو كسر أنيابها فهو مثل ذلك
قال محمد ولسنا نأخذ بهذا لا بأس بأكله إذا قتله المعلم ناسيا وهو

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے
اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے اور کتا شکار کو پکڑ لیوے اور مار ڈالے تو اوسکا کھانا مکروہ ہے اور اگر
یہودی یا نصرانی ہو تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اگر بسم
اللہ بھولکر چھوڑے تو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا اِنَّا نَاْتِیْ اَرْضَ الْمُشْرِکِیْنَ
اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا قُلْنَا
فَاِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ قَالَ کُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ سَهْمُکَ اَوْ فَرَسُکَ اَوْ کَلْبُکَ اِذَا کَانَ
عَالِمًا وَنَهَانَا عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ وَاَنْ
نَاْکُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ**
ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ ہم
مشرکین کی زمین میں جاتے ہیں کیا ہم انکے باسنوں میں کھاویں فرمایا کہ اگر تم اوس سے کوئی چارہ
نہ پاؤ تو دہو ڈالو اون کو پھر کھاؤ ان میں ہمنے کہا کہ ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں کہ وہاں شکار بہت
ہے فرمایا کھاوہ شکار کہ بند رکھے تیرے لیے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکھایا ہوا ہو اور منع
فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے ہر کچلی دانت والے درندے کے سے اور ہر چنگل گیر پرندے
کے سے اور کھاویں ہم گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤں کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **ف** نشانی تعلیم کتے وغیرہ ذی ناب کی یہ ہے کہ تین بار
شکار پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اہل کتاب کے باسنوں
کے سوای اور باسن پاس ہوویں تو اہل کتاب کے باسنوں کو دہو کر استعمال کرنا بھی درست نہیں
لیکن فقہا نے لکھا ہے کہ اہل کتاب کے باسنوں کو دہو کر استعمال کرنا بلا کراہت درست ہے خواہ
انکے سوای اور باسن موجود ہوں یا نہ ہوں اور مراد حدیث میں وہ باسن ہیں کہ اون میں سور
کا گوشت پکایا جاتا ہے اور مراد فقہا کی وہ باسن ہیں کہ اکثر اوقات نجاست میں مستعمل نہ ہوتے
ہوں

بَابُ الْاَشْرِبَةِ وَالْاٰنِیَةِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا وَمَا یُکْرَهُ فِی الشَّرَابِ

پینے کی چیزون اور نبیذون اور کھڑے ہوکر پینے کا بیان اور پینے کی چیزمین کیا مکروہ ہے **ف**
نبیذ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوے یعنی
شربت بنجاوے اور اسکو پینے ویسے مین تا اوس مین کچھ تیزی اور تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ
کو پہونچی اسواسطے کہ تین دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو تناول نفرماتے تہے اور یہ
نافع ہوتا ہے بدن کو زیادتی قوت اور حفظ صحت مین اور اگر نبیذ حد نشہ کو پہونچی تو حرام ہے اور نبیذ
انگور اور کھجور کے سوای اور چیزون سے بہی بنتی ہے شہد اور گیہون اور جو وغیرہ سے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ اَنَّهُ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَاَنَّهُ اَخَذَ فِيْهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا هٰذَا
الشَّرَابُ مَا كِدْتُ اَهْتَدِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا زِدْنَاكَ عَلٰى
عَجْوَةٍ وَزَبِيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن زیاد سے روایت
ہے کہ اوس نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا سو عبد اللہ نے اوسکو شربت پلایا تو جیسے کہ
اوس نے اوسکو پیا سو جب اوس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہیں قریب تہا مین کہ راہ پاؤن
طرف گہر اپنے کے یعنے مجہکو اس سے نشہ ہو گیا ہے عبد اللہ نے کہا کہ نہیں زیادہ کیا ہمنے تجہکو کہجور
اور خشک انگور پر امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ فَلَمْ يَكُنْ يَشْتَهِيْهِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اطْرَحِيْ فِيْهِ تَمْرًا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کے لیے خشک انگور بہگویا جاتا تہا اور کہجور نہ ڈالی جاتی تہی سو اوس نے لونڈی سے
کہا کہ اسمین کہجور بہی ڈالدے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ
لَا بَاْسَ بِشُرْبِ نَبِيْذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اِذَا خَلَطْتَهُمَا وَاِنَّمَا كَرِهَهُمَا لِشِدَّةِ الْعَيْشِ
فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ كَمَا كُرِهَ السَّمْنُ وَاللَّحْمُ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
فَلَا بَاْسَ بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ پینے نبیذ کھجور اور خشک انگور کے جبکہ دونوں کو ملا کر بھگو دے اسواسطے کہ سوای اسکے نہیں کہ مکروہ رکھا گیا ملا کر بھگونا اونکا واسطے تنگی معاش کے پہلے زمانے میں جیسے کہ مکروہ رکھا گیا گھی اور گوشت اور اسپر جب خدا تعالی نے مسلمانوں پر فراخی کی تو دونوں کو اکٹھا بھگونا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ النَّبِیْذِ الشَّدِیْدِ گاڑھی نبیذ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَتْقِی النَّبِیْذَ فَدَخَلْتُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَهُوَ یَطْعَمُ فَطَعِمْتُ مَعَهٗ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ مِّنْ نَّبِیْذٍ فَلَمَّا رَاٰی اِبْطَائِیْ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِنَبِیْذٍ لَهٗ تَنْبِذُهٗ سِیْرِیْنُ اُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نبیذ کھجور سے بچتا تھا سو میں ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کھانا کھاتا تھا سو میں نے اسکے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالا لایا گیا سو جب اونہوں نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ بیچ اکثر اوقات اوسکے پاس کھانا کھاتا پھر عبداللہ نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اوسکے لیے بھگوتی تھی سو پیا اور مجھکو پلایا امام محمد نے کہا یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ انْطَلَقَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ فَذَكَرَ مُجَرًّا اَخْضَرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِیْذُ لَهٗ یُنْبَذُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ترجمہ ضحاک سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ چلا سو اوسکو عبداللہ کی سبز ٹھلیا ذکر کیا کہ جس میں انکے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِیْعِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِیْنَ جُزُوْرًا لِطَعَامِهِمْ وَاِنَّ الْعُنُقَ مِنْهَا لِاٰلِ عُمَرَ وَاِنَّهٗ لَا یَقْطَعُ لُحُوْمَ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِیْ بُطُوْنِنَا اِلَّا النَّبِیْذُ الشَّدِیْدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مقرر مسلمانوں کے لیے اونٹ ہیں واسطے طعام انکو

ے اور ان مین پانی عمر کی آل کے ہین اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین قطع کرتا گوشت ان اونٹون کا انکے پیٹون مین مگر نبیذ جبکہ گاڑہا ہوا ور جوش مارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِاَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهُ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْيَاهُ ذَهَابُ عَقْلِهِ قَالَ اَحْبِسُوْهُ فَاِذَا صَحَا فَاجْلِدُوْهُ وَدَعَا بِفَضْلَةٍ فُضِلَتْ فِيْ اِدَاوَتِهِ فَذَاقَهَا فَاِذَا نَبِيْذٌ شَدِيْدٌ مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَشَرِبَ وَسَقَى جُلَسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اسحال مین کہ مست تہا سواونکے اوس نے عذر چاہا سوجبکہ تہکایا اوسکو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ اسکو قید رکھو سو جب تندرست ہو تو اوسکو کوڑے مارو اور جو شربت اوسکے برتن مین بچا ہوا تہا اسکو منگایا اور چکہا پس ناگاہ وہ نبیذ گاڑہا تہا منع کیا گیا سو پانی منگایا اور اسکو توڑا اور تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوست رکہتے گاڑہے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور اپنے پاس بیٹھنے والون کو پلایا بہر کہا کہ جب اسکا شیطان تم پر غالب ہونے لگا رہا ہو کہ جوش مارے تو اوسکو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب نَبِيْذِ الطَّبِيْخِ وَالْعَصِيْرِ نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طُبِخَ الْعَصِيْرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ قَبْلَ اَنْ يَغْلِيَ فَلَا بَاْسَ بِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جاوے سو اوسکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس سے کہ جوش مارے تو اسکا کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** مشہور قول مین امام محمد کے نزدیک شربت حرام ہے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَيُجْعَلُ لَهُ مِنْهُ نَبِيْذٌ فَيَتْرُكُهُ حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ شَرِبَهُ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جسکی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی اور ایک تہائی باقی
رہتی اور کیا جاتا تھا اوسکے لیے اوس سے نبیذ پس چھوڑ دیتا تھا اوسکو یہانتک کہ جب گاڑھا ہو جاتا
تو اوسکو پیتا اور اسکا کچھ ڈر نہ کیتا تھا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ قال حدثنا الولید بن سریع مولی عمرو بن حریث عن انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ انہ یشرب الطلاء علی النصف **قال محمد** ولسنا ناخذ بھذا
ولا ینبغی لہ ان یشرب من الطلاء الا ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ وھو قول ابی
حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہتے وہ پیتے طلا کو آدہ پینے
جو آگ پر آدھا خشک ہو جاتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اوسکو پینا طلا
کا مگر جسکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کا **باب** السکر والخمر سکر اور شراب کا بیان **ف** سکر اوسکو کہتے ہین کہ
شربت خرما تر کا گاڑھا ہو جاوے اور جو آگ لاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
عن الھیثم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ انہ اتاہ رجل بہ صفر فسالہ
عن السکر فنھاہ عنہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اوس کے پاس آیا کہ اوسکو زردی تھی سو اوس سے سکر
کا حکم پوچھا سو منع کیا اوسکو اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن
ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اولادکم ولدوا علی الفطرۃ فلا تداووھم
بالخمر ولا تغذوھم بھا ان اللہ لم یجعل الرجس شفاء انما اثمھم علی من سقاھم
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے
پس نہ دوا کرو انکی ساتھ شراب کے اور نہ غذا دو اون کو ساتھ اوسکے اسواسطے کہ خدا نے پاک تے
حرام ہین شفا نہیں رکھی سو اسکے نہیں گناہ اسکا مگر اونپر جو انکو پلاتے ہین امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جو چیز مست کرے

یا انگور کا شیرہ جو شیرین ہو وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے یا کھجور سے خواہ منقے سے یا شہد سے یا گیہوں یا جو یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑا اور بہت اسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکر گاڑہی ہو کر جہاگ لاوے اور اسکے سوائے اور چیزیں بدون نشے کے انکے نزدیک حرام نہیں لیکن فتوی امام محمد کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور سے ہو یا کھجور و غیرہ سے

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ فِي الْجَرِّ وَغَيْرِهِ

باسنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي أَنْ تُمْسِكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوسِعُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ بریدہ کہ روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تہا قبروں کی زیارت سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑو ان کو بہر بیشک تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے اور منع کیا تہا میں نے تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے سے سو اب رکہو جبتک تمہارا جی چاہے اور جمع کرکے رکہو تمکو صرف اسواسطے منع کیا تہا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع کیا تہا میں نے تمکو چھوارے کے بہگونے سے کدو میں اور سبز باسن میں اور سال والی روغنی باسن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اسواسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بِتَبُوكَ أَتَى عَلَى قَوْمٍ يَرْفَعُونَ فَقَالَ لَهُمْ مَا هَذَا فَقَالُوا أَصَابَنَا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ قَالَ لَا تَطْعَمُوهُ

قَالَ الدُّبَّاءُ وَالْحَنْتَمُ وَالْمُزَفَّتُ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا فِيْهَا فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِّنْ غَزَاتِهٖ
شَكَوْا اِلَيْهِ مَا لَقُوْا مِنَ التُّخَمَةِ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا فِيْهَا وَنَهَاهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوا الْمُسْكِرَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جنگ تبوک میں گئے تھے سو ایک قوم پر گذرے کہ وہ نخش کرتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
کہا کہ انکو کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ اونہوں نے شراب پی ہے فرمایا کہ اونکے باسن کیا ہیں لوگوں
نے کہا کہ کدو او سبز باسن اور رال والا باسن سو منع فرمایا اون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں
پینے سے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے پلٹ کر آتے ہوئے ان پر گذرے تو اونہوں نے آپ سے
شکایت کی اوس چیز کی کہ ملے تخمہ سے سو اجازت دی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں پینے
کی اور منع کیا ان کو نشے والی چیز کے پینے سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ
خَطَاءٌ مِّنَ النَّاسِ اِنَّمَا اَرَادُوْا السُّكْرَ حَرَامٌ مِّنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا بہت نشہ لاتا ہو اوسکا تھوڑا
بھی حرام ہے لوگوں کی خطا ہے سوائے اسکے نہیں مراد یہ ہے کہ نشہ حرام ہے ہر شراب سے
امام محمد نے کہا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّهٗ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ سعید بن جبیر سے
روایت ہے کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اس حال میں کہ وہ کھڑے تھے اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ** سونے اور چاندی کے
برتنوں میں پینے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ
لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى دِهْقَانٍ
بِالْمَدَائِنِ فَاَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا فَدَعَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَابٍ فَاَتَاهُ بِشَرَابٍ
فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ فَسَاءَنَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهٖ قَالَ فَقَالَ
هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ نَزَلْتُ بِهٖ مَرَّةً فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ فَاَتَانِيْ بِشَرَابٍ

فيه فاخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهانا ان ناكل في آنية الذهب
والفضة وان نشرب فيهما ولا نلبس الحرير والديباج فانهما للمشركين في الدنيا فهما
لنا في الآخرة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلے
سے روایت ہے کہ میں حذیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک سیندار پر اترا سو وہ ہمارے پاس کھانا لایا سو ہمنے
کھایا پھر حذیفہ نے پانی منگایا سو وہ چاندی کے برتن میں اسکے پاس پانی لایا سو حذیفہ نے برتن پکڑ اور
اسکے منہ پر مارا سو غضناک کیا ہمکو اس چیز نے کہ کی ساتھ اسکے پس کہا کیا تم جانتے ہو کہ مینے یہ کام
کسواسطے کیا ہمنے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ میں پچھلے سال میں بھی ایک بار اسپر اترا تھا سو ہمنے
اسکو خبر دی کہ منع فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاویں ہم بیچ برتنوں سونے اور چاندی
کے اور پیویں ہم اون میں اور نہ پہنیں ہم ریشم کو اور دیبا کو اسواسطے کہ وہ واسطے مشرکین کے
ہیں دنیا میں اور وہ ہمارے لیے ہیں آخرت میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا

باب اللباس من الحرير والشهرة والخز

ریشم اور شہرت اور خز کے پہننے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر بن الخطاب
رضي الله عنه بعث جيشا ففتح الله عليهم واصابوا غنائم كثيرة فلما قفلوا واقبلوا
عمر بن الخطاب انهم قد دنوا خرج بالناس يستقبلهم فلما بلغهم خرجوا عمر
رضي الله عنه بالناس البسهم لبس ما معهم من الحرير والديباج فلما رآهم عمر
غضب واعرض عنهم ثم قال القوا ثياب اهل النار فلما رأوا غضب عمر رضي الله
عنه القوها ثم اقبلوا يعتذرون فقالوا انا لبسناها لنريك في الله الذي افاد
علينا فقال فترى لذلك عمر رضي الله عنه ثم رخص في العلم الاصبع والاصبعين
والثلث والاربع قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا سو خدا نے انکو فتح دی اور بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں سو جب پھرے
اور عمر کو خبر پہونچی کہ وہ نزدیک آپہونچے ہیں تو لوگون کے ساتھ انکے پیشوائی کو نکلے سو جب پہونچے
انکو نکلا عمر کا ساتھ لوگون کے طرف انکے توجہ انکے ساتھ ریشم اور دیبا تھا سو انہون نے پہنا سو
جب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور ان سے منہ پھیرا پھر کہا کہ پھینکدو کپڑے دوزخیون کے سو جب

اونہوں نے عمر کا غصہ دیکھا تو انکو پہینکا پہر عذر چاہتے ہوئے آگے بڑہے اور عرض کی کہ ہمنے تو انکو اسواسطے پہنا تہا تاکہ دکہاویں ہم تجہکو غنیمت اللہ کی جو خدا نے تمکو ہاتہہ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا پہر اجازت دی ریشم کی نشان میں بقدر ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اتَّقُوا الشُّهْرَتَيْنِ فِي اللِّبَاسِ أَنْ يَتَّبِعَ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَلْبَسَ الصُّوفَ أَوْ يَجُرَّ الْخَزَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ بچو شہرتین سے لباس میں یعنے دو طرح کے کپڑے سے کہ باعث شہرت ہوں یہ کہ تواضع کرکے ایک پہنتا رہا یہانتک کہ پہننے اونکا کپڑا یا خز امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ و تابعین اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَعِيدٌ غَابَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ غَيْبَةً فَكَسَى بَنِيهِ وَبَنَاتِهِ قُمُصَ الْحَرِيرِ فَلَمَّا قَدِمَ أَمَرَ بِهِ فَنُزِعَ عَنِ الذُّكُورِ وَتُرِكَ عَنِ الْإِنَاثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ سلیمان سے روایت ہے کہ ایکنے سعید بن جبیر سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچہا اور میں اوسکے پاس بیٹہا تہا سو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچہ دن غائب تہا سو اوسکے بیٹیوں اور بیٹوں نے ریشمی کرتے پہنے سو جب حذیفہ آئے تو حکم کیا اوسکے اتارنے کا سو مردوں سے کہینچا گیا اور عورتوں پر چہوڑ دیا گیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْبَصْرِيُّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَحُسَيْنًا وَشُرَيْحًا كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَزَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن اور ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عمران اور حسین اور شریح خز پہنتے تہے کہا امام محمد

نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا سعید بن المرزبان عن عبد اللہ بن ابی اوفی انہ کان
یلبس الخز ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ وہ خز کو پہنتے تھے محمد قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا زید بن ابی انیسۃ عن رجل من اہل مصر عن النبی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم انہ اخذ الحریر والذہب بیدہ ثم قال ہذا محرم للذکور
من امتی قال محمد ولا نری بہ للاناث باسا وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا
یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لیے امام محمد نے کہا کہ عورتوں کے لیے ہم اسکا کچھ ڈر نہیں دیکھتے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
انہ قال لا باس بالحریر والذہب للنساء قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے کا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن عمرو بن دینار عن عائشۃ حلت اخواتہا بالذہب قال ابن عمر حلی بناتہ بالذہب قال محمد
وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
اپنی بہنوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیوں کو سونا پہنایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب لبس جلود الثعالب ودباغ الجلد [illegible]**
چارپایوں کے چمڑے پہننے اور کھال کے رنگنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد انہ رای علی ابراہیم قلنسوۃ ثعالب قال لا نری باسا بجلود النمر
قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابراہیم کو
لومڑی کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال کا کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن عمر رضی اللہ عنہ قال ذکوۃ کل اہاب دباغہ قال محمد وبہ ناخذ
وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی رنگنا ہے

ہے یعنے جب چمڑا رنگا جاوے تو پاک ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کُلُّ شَیْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ
مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے منع کرے پس وہی اوسکی دباغت ہو امام محمد نے کہا
کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِیْدِ وَ
غَیْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ** سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے کا بیان اور انگوٹھی کے نقش کا بیان
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ
اللّٰهُ وَلِیُّ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ وَکَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِیْمَ مِنْ حَدِیْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یُعْجِبُنَا اَنْ
نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِیْدِ وَلَا بِشَیْءٍ مِنَ الْحِلْیَةِ غَیْرِ الْفِضَّةِ لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَآءُ
فَلَا بَاْسَ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کی
انگوٹھی کا نقش یہ تھا اللہ ولی ابراہیم یعنے ابراہیم کا والی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے
کی تھی امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہیں پسند ہمکو پہننا انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور کسی چیز کا زیور
سے سواے چاندی کے واسطے مردوں کے لیکن عورتوں کو سونے کے پہننے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ وَکَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰی بَاْسًا اَنْ یُنْقَشَ
فِی الْخَاتَمِ ذِکْرُ اللّٰهِ مَا لَمْ یَکُنْ اٰیَةً تَامَّةً فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ فِیْ یَدِهٖ فِی
الْجَنَابَةِ وَالْکَفِّ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت
ہے کہ تھا نقش انگوٹھی مسروق کا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھا نقش انگوٹھی حماد کا لا الٰہ الا اللہ امام
محمد نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی میں کھودنا ذکر اللہ پاک کا جب تک کہ پوری آیت نہو تحقیق نہیں لائق
ہے کہ ہووے اوسکے ہاتھ میں جنابت کی حالت میں اور جب بے وضو ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **بَابُ الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْ یُّغْزٰی مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ** خدا کے راہ میں
لڑنیکا بیان اور یہ کہ جسکو دعوت اسلام نہ پہونچی ہو اوسکو دعوت کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنيفة عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان اذا بعث جيشا قال اغزوا باسم الله وفي سبيل الله فقاتلوا من كفر بالله لا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا حاصرتم حصنا او مدينة فادعوهم الى الاسلام فان اسلموا فاخبروهم انهم من المسلمين لهم ما لهم وعليهم ما عليهم وادعوهم الى التحول الى دار الاسلام فان ابوا فاخبروهم انهم ذمية وان ابوا ان يعطوا الجزية فانبذوا اليهم ثم قاتلوهم وان ارادوكم ان تنزلوهم على حكم الله فلا تنزلوهم فانكم لا تدرون ما احكم الله فيهم ولكن انزلوهم على حكمكم ثم احكموا فيهم وان ارادوا منكم ان تعطوهم ذمة الله فلا تعطوهم ولكن اعطوهم ذممكم وذمم آبائكم فانكم ان تخفروا ذممكم خير من ان تخفروا ذمة الله عز وجل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اون کو فرماتے کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور کسی کا ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب تم کسی قلعہ والوں یا شہر والوں کو گھیرو تو بلاؤ انکو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہو دیں پھر اگر وے مسلمان ہو دیں تو خبردار کر انکو کہ مقرر وے مسلمانوں ہی سے ہیں انکو ملیگا جو مسلمانوں کو ملتا ہے یعنے ثواب اور غنیمت اور انپر واجب ہوگا جو مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے پھر اون سے درخواست کرو کہ اپنا وطن چھوڑ کر دار الاسلام میں آ رہیں اور اگر وے لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو اون سے خبر کہدے کہ وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح ہونگے اور اگر وے مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اون سے جزیہ مانگ اگر وے جزیہ دینا قبول کریں تو خبر کر دو انکو کہ وے ذمی لوگ ہیں یعنے خدا اور رسول کی پناہ میں ہیں اور اگر جزیہ دینے سے انکار کریں تو اونکا عہد اونکی طرف پھینکدو پھر اون سے لڑو اور اگر وے تم سے چاہیں کہ تم انکو خدا کے حکم پر اتار دو یعنے اون سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر مت اتارو اسواسطے کہ تم نہیں جانتے کہ کیا ہے حکم اللہ کا بیچ مقدمے اونکے کے کہ یعنے شاید تمہارا حکم خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہیں

لیکن اوتارو تم انکو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پھر حکم کرو بیچ اونکے اور اگر وے تم سے چاہین کہ تم اونکے خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرو تو اون سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ دادون کا قول اقرار دو اس واسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ مین بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ اِذَا لَمْ یَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ کَانَتْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ وَ اِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی قوم سے لڑے تو اون کو اسلام کیطرف بلا جبکہ اون کو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو اگر انکو اسلام کی دعوت پہونچ چکی ہو تو پھر انکو خواہ دعوت کر یا نہ کر یعنے اون کو دعوت کرنا ضرور نہیں ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ الْغَنِیْمَةِ وَالنَّفْلِ

مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان **ف** غنیمت اوس مال کو کہتے ہین کہ حاصل ہو کفار سے ساتھ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اوسکو فئے کہتے ہین اور نفل کہتے ہین زیادہ حصہ دینے کو سوای حصہ عام لشکر کے دینے درست ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ حَمْصَةَ قَالَ بَعَثَنَا عُمَرُ فِیْ جَیْشٍ اِلٰی مِصْرَ فَاَصَبْنَا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَیْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِیَ بِذٰلِكَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَ لٰکِنَّا نُعْطِی الْفَارِسَ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَیْنِ لِفَرَسِهٖ **ترجمہ** منذر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو ایک لشکر میں مصر کیطرف بھیجا سو اون کو غنیمت ہاتھ لگی سو تقسیم کئے اوس میں واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سو راضی ہوا ساتھ اوسکے عمر رضی اللہ عنہ امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہمارے لئے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گھوڑے کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَحِبُّ النَّفْلَ لِیُجْرِیَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی عَدُوِّهِمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مستحب کہتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ
غنیمت کے تاکہ لوٹ کریں مسلمان بسبب اسکے کافرون پر یعنی تاکہ مسلمانون کو لڑائی کی ترغیب ہو
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ النَّفْلُ اَنْ یَّقُوْلَ مَنْ جَاءَ بِسَلَبٍ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ جَاءَ
بِرَاْسٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهٰذَا النَّفْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو کسیکو مار کر اوسکا اسباب اور
ہتیار لاوے تو وہ اوسی کے لیے ہے اور جو کسی کا سر لاوے تو اوسکے لیے ایسا ایسا مال ہے پس یہی
نفل ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا اَحْرَزَ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ
اَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِنْ اَصَابَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْسَمَ الْفَیْءُ وَاِنْ اَصَابَهٗ
بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ بِثَمَنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالثَّمَنُ الْقِیْمَةُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانون کا حربی لوگ لوٹ لیں
پھر وہ مسلمانون کو ہاتھ لگے تو وہ اوسکے مالک کو پھیر دیا جاوے اگر ہو پہنچا اوسکو پہلے تقسیم ہونے
مال غنیمت کے اور اگر بعد تقسیم ہونے غنیمت کے اوسکو ہو پہنچے تو وہ حقدار ہے اوسکا ساتھ قیمت اوسکی
کے یعنی قیمت دیکر اوسکو خرید لیوے امام محمدؒ نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہین اور اسیکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
اَنَّ كُلَّ شَیْءٍ اَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنْ وَجَدَهٗ صَاحِبُهٗ
قَبْلَ اَنْ یَّقْسِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِنْ وَجَدَهٗ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ بِالثَّمَنِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِالثَّمَنِ الْقِیْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ جو چیز کہ کافرون کے ہاتھ لگے پھر بعد اوسکے مسلمان اوسپر غالب ہو دین سو
اگر پاوے اوسکو مالک اسکا پہلے اس سے کہ تقسیم کریں اوسکو مسلمان تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے
اور اگر اوسکو تقسیم کے بعد پاوے تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے ساتھ قیمت اوسکی کے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا

باب فضائل الصحابة ومن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من كان يتذاكر الفقه ترجمہ اصحابؓ کی فضیلتوں کا بیان اور بعض اصحابؓ فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن الشعبي قال كان ستة من اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم يتذاكرون الفقه منهم علي بن ابي طالب رضي الله عنه وابي وابو موسى على حدة وعمر وزيد وابن مسعود ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اون میں سے حضرت علی اور ابی اور ابی موسی علیحدہ تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رح عن حماد عن ابراهيم ان عمر رضي الله عنه مس النبي صلى الله عليه وسلم وهو محموم فقال عمر رضي الله عنه ايأخذك هكذا وانت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال انها اذا اخذتني شقت على ان اشد هذه الامة بلاء نبيها ثم الخير فالخير وكذلك الانبياء قبلكم والامم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو تپ تھی سو عمر نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو ایسی تپ پکڑتی ہے اور حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ مجھ کو پکڑتی ہے تو مجھ پر نہایت کٹھن گذرتی ہے سخت تر بلا اس امت کے بلا اسکو نبی کی ہے پھر جو بہتر لوگ ہیں پھر بہتر اور اسیطرح انبیا پہلے تمہارے اور امتیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن علي بن الاقمر قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يطعم الناس بالمدينة وهو يطوف عليهم بيده عصا فمر برجل يأكل بشماله فقال يا عبد الله كل بيمينك قال يا عبد الله انها مشغولة قال فمضى ثم مر به وهو يأكل بشماله فقال له يا عبد الله كل بيمينك قال يا عبد الله انها مشغولة ثلث مرات قال وما شغلها قال اصيبت يوم مؤتة قال فجلس عمر عنده فجعل يبكي فجعل يقول له من يوضئك من يغسل رأسك وثيابك من يصنع كذا الكذا فدعا له بخادم وامر له براحلة وطعام وما يصلحه وما ينبغي له حتى رفع اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم اصواتهم يدعون الله لعمر رض مما راوا من رقته بالرجل

وَاهْتِمَامِهٖ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تھے عمرؓ کھانا دیتے لوگون کو مدینے مین
اور وہ پھر گھومتے تھے اسحال مین کہ آپ کے ہاتھ مین لاٹھی تھی سو عمرؓ ایک مرد پر گزرے کہ اپنے بائین ہاتھ
سے کھاتا تھا عمرؓ نے کہا کہ اے بندہ اللہ کے اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اوس نے کہا اے بندہ اللہ کے
وہ ہاتھ مشغول ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر دوسرے دن اوسپر گذرے اور وہ بائین ہاتھ سے
کھاتا تھا سو عمرؓ نے اوسسے کہا کہ اے عبداللہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے کہا کہ اے عبداللہ
وہ مشغول ہے اسیطرح تین بار یہ واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اوسکو کس چیز نے مشغول
کر رکھا اوس نے کہا کہ جنگ موتہ کے دن کاٹا گیا تھا سو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسکے پاس بیٹھکر
رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجھکو وضو کون کراتا ہے اور تیرا سر اور کپڑے کون دھوتا ہے کون ایسا
ایسا کرتا ہے سو اوسکے لیے ایک غلام منگایا اور اوسکے لیے سواری اور طعام کا حکم کیا اور جو اوسکو
سواری اور جو اوسکے لائق تھا یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازین
بلند کین اس حال مین کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تھے اوس سبب سے کہ دیکھی اونھون نے
نرمی اوسکے ساتھ اوس مرد کے اور کوشش اوسکی ساتھ مسلمانون کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا فِي
الْاَرْضِ اَحَدٌ كُنْتُ اَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهٖ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكَ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے
کہ حضرت علیؓ عمرؓ کے پاس آئے جبکہ انکو نیزہ مارا گیا سو کہا کہ تجھکو خدا رحمت کرے سو قسم ہے خدا کی نہین
زمین مین کوئی کہ ملون مین اللہ کو ساتھ عملنامے اوسکے کے محبوب تر نزدیک میرے تجھسے یعنے
تیرا عملنامہ مجھکو سب سے زیادہ محبوب تر ہے بَابُ الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ فِي الْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ
سچ اور جھوٹ اور غیبت اور بہتان کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ
اَسْلَمْتُ اِلَّا كَذْبَةً وَّاحِدَةً قِيْلَ فَمَا هِيَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَرْحَلُ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الطَّائِفِ يَرْحَلُ لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يَرْحَلُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَاَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ اٰتِ

لِرَاحِلَةٍ كَانَتْ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِطَائِفِيَّةِ الْمَنْكِبَةِ فَرَحَلَ بِهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ وَكَانَتْ مِنْ اَبْغَضِ الرَّوَاحِلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَلَ هٰذِهٖ فَقَالُوا الرَّجُلُ الطَّائِفِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُرُوْا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَلْيَرْحَلْ لَنَا قَالَ فَرُدَّتْ اِلَى الْحَنَفِيَّةِ ترجمہ معن بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا میں جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ لے ابا عبد الرحمن اونے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تہا سو طائف کا ایک دن یا گیا کہ حضرت صلعم کی جو سواری تیار کرے سو نے کہا کہ حضرت صلعم کی سواری کون طیار کرتا تہا سو اسکو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا سو وہ میرے پاس آیا اور مجہ سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سواری بہت پیاری تہی سو میں نے کہا کہ طائفیہ منکبہ (ایک سواری کا نام ہے) سو اوس کو اوس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس پر سوار ہوئے اور وہ سواری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک دشمن تر تہی سو آپ نے فرمایا کہ یہ سواری کس نے طیار کی لوگون نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والے مرد نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو سو چاہیے کہ ہماری سواری طیار کرے سو سواری پہر میری طرف پہیری گئی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ جب حضرت عائشہؓ سے روایت کرتا تہا تو کہتا تہا کہ حدیث بیان کی مجہ کو بہت سچی عورت بہت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوبہ نے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اوس میں ہو تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر تو اسکا ایسا عیب کہے جو اوس میں نہ ہو تو تو نے اوس پر بہتان باندہا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا

باب صلة الرحم وبر الوالدين یعنی بر اور زور

اور ناتیداری سے سلوک کرنیکا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن ناصح عن یحییٰ بن ابی کثیر الیمانی عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال ما من عمل اطیع الله فیه اعجل ثوابا من صلة الرحم وما من عمل عصی الله فیه اعجل عقوبة من البغی والیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہیں جسمین کہ خدا کی اطاعت کیجاوے کہ اوسکا بدلا دنیا مین جلد تر ملے برادری کے سلوک کرنے سے اور کوئی ایسا عمل نہیں کہ اوسمین خدا پاک کی نافرمانی کیجاوے جلد تر ہو اثر روی عذاب کے دنیا مین زنا اور جھوٹی قسم سے کہ وہ شہرونکو ویران کر دیتی ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن محمد بن سوقة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اتیتک لاجاهد معک وترکت والدی یبکیان قال فانطلق فاضحکهما کما ابکیتهما قال محمد وبه نأخذ ولا ینبغی الا باذن والدیه ما لم یضطر المسلمون الیه فاذا اضطروا الیه فلا باس وهو قول ابی حنیفة ترجمہ محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپکے ساتھ جہاد کرون اور مین نے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہین حضرت نے فرمایا جا اور جیسے تونے اونکو رولایا ویسے انکو ہنسا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور نہین جائز ہے جہاد کرنا مگر ساتھ اجازت ماں باپ کے جبتک کہ نہ بیقرار ہون مسلمان طرف اوسکے اور جب طرف اوسکے بیقرار ہون تو اسکو جہاد مین جانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب ما یحل لک من مال ولدک اپنی اولاد کے مال مین سے کیا چیز حلال ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن عائشة رضی الله عنها قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم قال محمد لا باس به اذا کان محتاجا ان یاکل من مال ابنه بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منه شیئا فهو دین علیه وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ افضل اوس چیز کا کہ کھاؤ تم کمائی تمہاری ہے اور تمہاری اولاد کمائی تمہاری ہی مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ اولاد کی مال کا کچھ ڈر نہین جبکہ باپ محتاج ہو یہ کہ کھاوے ساتھ بیٹے کی کمائی سے موافق دستور کے

اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کے مال میں سے کوئی چیز لیوے تو وہ اوسپر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ ابْنِهٖ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّحْتَاجَ اِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ اَوْ كِسْوَةٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز باپ کو کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوسکے کہانے اور پینے یا کپڑے سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

بَابُ مَنْ دَلَّ عَلَى الْخَيْرِ كَمَنْ فَعَلَهٗ جو کوئی نیکی پر دلالت کرے وہ مانند کرنیوالے نیکی کے ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ سَاَدُلُّكَ عَلٰى فَتًى مِّنْ فِتْيَانِ الْاَنْصَارِ اِنْطَلِقْ فَاِنَّكَ سَتَجِدُهٗ فِيْ مَقْبَرَةِ بَنِيْ فُلَانٍ يَرْمِيْ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ فَاِنَّ عِنْدَهٗ بَعِيْرًا يَسْتَحْمِلُكَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَتٰى مَقْبَرَةَ بَنِيْ فُلَانٍ فَوَجَدَهٗ فِيْهَا يَرْمِيْ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَكَ كَرَّهُنَّ اَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا فَانْطَلَقَ فَحَمَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرٍ فَحَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ **ترجمہ** علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کو آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں جسپر میں تجھ کو سوار کردوں ولیکن میں تجھ کو ایک جوان انصار کی طرف اوبتاتا ہوں جا کہ مقبرے تو اوسکو بنی فلان کے مقبرے میں پاویگا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر بار کرتا ہے پس تحقیق اوسکے پاس ایک اونٹ ہے کہ وہ تجھکو اوسپر سوار کریگا سو وہ مرد چلا یہانتک کہ بنی فلان کے مقبرے میں آیا سو اسکو اوسمیں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا تھا سو اس نے اس سے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو آیا تھا سو میں نے آپکے پاس کوئی چیز نہ پائی سو اوس نے اسکو اس حال سے خبر کی سو اس نے کہا قسم ہے اوس اللہ پاک کی کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے ذکر کیا

تنہا سو اس نے اوس سے یہ بات دو بار کہی پھر چلا اور اوسکو اونٹ پر سوار کیا پھر وہ اونٹ پر حضرت کے پاس آیا
اور حضرت سے وہ بات بیان کی سو حضرت صلعم سنے اوسکو فرمایا کہ جا پس تحقیق دلالت کرنیوالا نیکی پر مانند
کرنیوالے اسکے ہے **بَابُ** الْوَلِيمَةِ ولیمہ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَوْلَمَ عَلَيْهَا سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَقَالَ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَسَبَّعْتُ لِصَوَاحِبَاتِكِ قَالَ
مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ يُقِيْمُ عِنْدَهَا سَبْعًا وَعِنْدَ صَوَاحِبَاتِهَا سَبْعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح
کیا تو ولیمہ کیا اوپر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات
دن تیرے صاحبوں کے پاس رہوں امام محمد نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اوسکے پاس آپ سات دن ٹھیرین اور
اسکے صاحبوں کے پاس بھی سات دن ٹھیرین اور یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا **بَابُ**
الزُّهْدِ زہد کا بیان یعنے دنیا میں تھوڑی چیز پر کفایت کرنی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
الدُّنْيَا وَمَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ عَسِرَةً كَدِرَةً حَتّٰى قُبِضَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُبِضَ اَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ صَبًّا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ نہیں پیٹ بھر کھایا آل محمد نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہانتک کہ آپ نے دنیا
چھوڑی اور ہمیشہ رہی دنیا اوپر تنگ اور سیاہ یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا
سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی اونپر دنیا بکر یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مال
کی بہت کثرت ہوئی اور صحابہ سب مالدار ہو گئے **بَابُ** الدَّعْوَةِ دعوت کا بیان **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا الْعَوْجَاءِ الْعَشَّارَ
كَانَ صَدِيْقًا لِلْمَسْرُوْقِ فَكَانَ يَدْعُوْهُ فَيَاْكُلُ مِنْ طَعَامِهٖ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهٖ
وَلَا يَسْاَلُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يُعْرَفْ خَبِيْثًا بِعَيْنِهٖ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجاء عشر لینے والا مسروق

کا دوست تھا سو وہ اوسکی دعوت کیا کرتا تھا سو مسروق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور اس سے پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ حلال سے ہے یا حرام سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں جبتک کہ ہو بہو حرام کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَی الرَّجُلِ فَکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ یَعْرِفْ شَیْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کے پاس جاوے تو اوسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور اسکے حال نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ یُقَالُ اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ فَکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْ عَنْ شَیْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ یَعْرِفْ شَیْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَهٗ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً فَلَاکَهَا فِیْ فِیْهِ طَوِیْلًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَاْکُلَهَا فَاَلْقَاهَا مِنْ فِیْهِ وَاَمْسَکَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ لَحْمِکَ هٰذَا مِنْ اَیْنَ هُوَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاةٌ کَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَنَا شَیْءٌ نَشْتَرِیْهَا فَعَجَّلْنَا بِهَا فَذَبَحْنَاهَا فَصَنَعْنَاهَا لَکَ حَتّٰی یَجِیْءَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِیَهٗ ثَمَنَهَا فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُرْفَعَ الطَّعَامُ وَاَنْ یُطْعِمَهُ الْاُسَارٰی قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَوْ کَانَ اللَّحْمُ عَلٰی حَالِهِ الْاَوَّلِ مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُطْعِمَهُ الْاُسَارٰی وَلٰکِنَّهٗ رَاٰهُ قَدْ خَرَجَ مِنْ مِلْکِ الْاَوَّلِ وَکَرِهَ اَکْلَهٗ لِاَنَّهٗ عِنْدَنَا

لم يضمن قيمته لصاحبه الذي أخذت منه ومن ضمن شيئا فصار له من وجه
غصب فأحب إلينا أن يتصدق به ولا يأكله وكذلك بيعه والأسارى عندنا
أهل السجن المحتاجين وهذا كله قياس قول أبي حنيفة **ترجمہ** عاصم بن کلیب سے روایت
ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپکو بلایا سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو لیے سو جب آپکے آگے کھانا رکھا گیا تو آپنے کھایا
اور ہم نے بھی آپکے ساتھ کھایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اسکو دیر تک اپنے
منہ میں چبایا سو اسکو نہ کھا سکے سو اوسکو اپنے منہ سے پھینکدیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا
خبر دے مجھکو اپنا اس گوشت سے یہ کہان سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی
کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اوسکو خریدیں تو ہمنے اوسکے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری
ذبح کرکے آپکے لیے طیار کی ہے یہانتک کہ اوسکا مالک آجاوے سو ہم اوسکو اسکا مول دیدینگے سو
حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھانا اوٹھایا جاوے اور قیدیونکو کھلایا جاوے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ کھلانے اوسکے قیدیونکو ولیکن آپنے دیکھا کہ وہ پہلے کے مالک سے
نکل گیا اور اسکا کھانا مکروہ رکھا اسواسطے کہ ہمارے نزدیک یہ شخص ضامن ہوتا قیمت کا واسطے ساتھی
کے جسکی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہو گئی وہ چیز اوسکی لیے ایک وجہ سے
غصب سے بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکو خیرات کرڈالے اور اسکو کھاوے نہین اور اسیطرح
بیع اسکا اور قیدی ہمارے نزدیک قیدخانے میں بسنے والے ہین جو محتاج ہین اور یہ سب قیاس
امام ابوحنیفہ کا ہے **باب جوائز العمال** تحصیلدار ملکے ہدیون کا بیان **محمد**
قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه خرج إلى زهير بن عبد الله الأزدي
وكان عاملا على حلوان فطلب جائزته هو وغيره العبد إلى كان جارهما قال محمد
وبه نأخذ ما لم يعرف شيئا حراما بعينه وهو قول أبي حنيفة رح **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم زہیر بن عبد اللہ کیطرف نکلا اور وہ حلوان پر عامل تھا سو اوسکی جائزت طلب
کی ابراہیم اور ربعی نے سو دونون نے اوسکو جائز رکھا امام محمد نے کہا جب تک حرام کو

ہو سو نہ پہچانے تو اوسکا کھانا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا العلاء
بن زهير قال رأيت ابراهيم النخعي اتى واليا وهو على حلوان فطلب جائزته
فأجازه ترجمہ علا ابن زہیر سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ وہ گئے والی کے پاس آیا اور وہ
حلوان پر حاکم تھا سو انہوں نے اوسکی دعوت طلب کی پس لے لئے اوسکو جائزہ کہا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بجوائز العمال قال قلت فاذا كان
العاشر او مثله قال انما كان ما يعطيك لم يكن شيئا غصبه بعينه مسلما او معاهدا
فاقبل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے حاکموں کے ہدیوں کے لینے میں کہا کہ جب عشر
لینے والا یا مانند اسکے ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ ہو بہو اوسکو نہ چھینا ہو مسلمان ہو یا ذمی
تو قبول کر **باب الرفق والخرق** نرمی کرنے اور سختی کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه الى النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال لو نظر الناس الى خلق الرفق لم يروا مما خلق الله مخلوقا احسن منه
ولو نظروا الى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقا اقبح منه ترجمہ مجاہد سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدایش کی طرف نظر کرتے تو خدا تعالی کی
تمام مخلوق میں اوس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدایش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں
اوس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے **ف** یعنے نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی اوسے بدنما کر بگاڑتی
ہے **باب الرقية من العين والاكتواء** نظر سے منتر پڑھنا اور داغنا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنه انه اكتوى واحدة من [illegible]
[illegible] قال محمد وبه نأخذ كله ولا بأس بذلك وهو قول ابي حنيفة رحمه
اللہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کی داغنے دوا اور نظر سے منتر پڑھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
اسکا کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبيد
الله بن ابي زياد عن ابي نجيح عن عبيد الله بن عمر ان اسماء بنت عميس رضه اتت النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ولها ابنان من جعفر رضي الله عنه وابن من حبيبها فقالت
يا رسول الله ان العين تسرع الى ابنيك اخيك المالين افأرقيهما قال نعم فلو كان شيء

يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مِنْ كِتَابِ
اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسماء عمیس کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی اور اسکے لیے ایک بیٹا ابی بکرؓ سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے سو اون سے کہا کہ یا حضرت
مین آپکے دونون بھتیجون پر نظر سے ڈرتی ہون کہ انکو نظر لگ جاوے کیا مین اونپر منتر پڑھوان اور جھاڑ
پھونک کردون فرمایا ہان اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی یعنے فرضا تو اوس سے آنکھ سبقت
کرتی یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کیطرح آدمی وغیرہ مین اثر کرتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ پاک کے ذکر سے ہو یا قرآن سے ہو اور یہی قول ہو امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جس منتر مین شرک کا مضمون نہو اسکا پڑھنا درست ہے اور جسمین شرک کا
مضمون ہو وہ حرام اور کفر ہے **باب** نَفَقَةِ اللَّقِيطِ پڑی چیز کے خرچ کر کا بیان یعنے
اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پاوے جیسے کوئی لاوارث لڑکا ہو تو اوسکے خرچ کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيطِ تُرِيدُ بِهِ اللّٰهَ
فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيدُ أَنْ يَكُونَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ
مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ تَطَوُّعٌ وَلَا يَرْجِعُ عَلَى اللَّقِيطِ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد کو
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچے پر خرچ کرے جبکہ تو خدا کی رضامندی چاہتا
ہو تو اوسپر کوئی چیز واجب نہین اور جو چیز تو اوسپر خرچ کرے اس ارادہ سے کہ وہ اسپر قرض ہو تو وہ تیرا
اوسپر قرض ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ نیت خرچ کرے یا بلعوض قرض کے اور نہ رجوع
کرے لقیط پر ساتھ کسی چیز کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب** جُعْلِ الْآبِقِ
بھاگنے والے کی اجرت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي
عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّهُ جَعَلَ جُعْلَ الْآبِقِ إِذَا أُصِيبَ خَارِجًا
مِنَ الْمِصْرِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ مقرر کیا اونہون نے جعل بھاگنے والے کو جبکہ پاوے
اوسکو باہر شہر سے چالیس درہم **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَبَاحٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي جُعْلِ الْآبِقِ أَيْضًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي أَصَابَهُ فِيهِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَانَ فِي جُعْلِهِ أَرْبَعِينَ

وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اُرْضِخَ لَهٗ عَلٰى قَدْرِ السَّيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** اسکا ترجمہ وہی ہے
جو اوپر گذرا امام **محمد** نے کہا کہ جب اسکو ایسی جگہہ میں پاوے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اسمیں
چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اجرت ٹھیرا کے جاویگا اوسکی موافق مسافت کو اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **ف** یعنے اگر کسیکا غلام بھاگ جاوے اور کوئی آدمی اسکو پکڑ لا وے تین
دن کی مسافت سے تو اوسکی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اوسی حساب سے اجرت دیجاوے

باب مَنْ اَصَابَ لُقَطَةً يُعَرِّفُهَا جو پڑی ہوئی چیز پاوے وہ اسکو مشہور کرے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رضہ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يُعَرِّفُهَا حَوْلًا
فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا اَوْ بَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ
اِنْ شَاءَ ضَمَّنَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ مشہور کرے اسکو ایک برس
پھر اگر اسکا مالک آوے تو اوسکو دیوے ورنہ اسکو خیرات کر دیوے یا بیچ ڈالے اور اسکی قیمت خیرات کر دے
لیکن اسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوس سے بدلا لیوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دیوے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْلِهَا فَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا
بَاْسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا پڑی ہوئی
چیز کے حق میں کہ صدقہ کرے اوسکو بہتر ہے میرے نزدیک اوس کے کہانے سے پس اگر تو محتاج
ہو کہا وے تو کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ وَتَحْلِيَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ

بدن گودنے اور اپنے بال میں غیر کے بال ملانے اور منہہ
سے بال لینے اور حلالہ کرنے والے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
اَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِيْ تَصِلُ شَعْرَهَا اِلٰى شَعْرِ غَيْرِهَا فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ صُوْفًا
فَاَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَيَسْاَلُ رَجُلًا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِيُحَلِّلَهَا
لَهٗ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ يَفْعَلَاهُ وَالْوَاشِمَةُ الَّتِيْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ

فَهٰذَا لَا يَنْبَغِي اَنْ يُفْعَلَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو
دوسری عورت کے بالوں میں بال جوڑتی ہو اور وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے اور لعنت کیا گیا
حلالہ نکالنے والا اور جسکے لیے حلالہ نکالا گیا اور وہ عورت جو دوسری کا بدن گودے اور اسمیں نیل
بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدوا دے امام محمد نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسری عورت
کے بال میں بال جوڑتی ہو اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارے اور اگر اون کو ملا دے تو اسکا کچھ ڈر نہیں اور
محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دیوے پھر چاہتا ہے کہ اوسکو کسی دوسرے
مرد سے نکاح کر دے تاکہ وہ اوسکو اوسکے لیے حلال کر دے پس یہ لائق نہیں ہے اسواسطے سائل
کے اور نہ واسطے مسئول کے کہ یہ کام کریں اور واشمہ وہ عورت ہے کہ اپنی دونو ہتھیلیاں اور اپنا
منہ گودے اور اوسمیں نیل بھرے یہ بھی کرنا لائق نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ عَنْ اُمِّ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا بَاْسَ بِالْحَبْلِ
فِی الرَّاْسِ اِذَا کَانَ صُوْفًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ام ثور
سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اون جوڑے تو اسکا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بَابُ
حَفِّ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ یُقَالُ حَفَّتِ الْمَرْاَةُ وَجْهَهَا اَیْ نَتَفَتْ عَنْهُ الشَّعْرَ منہ سے
بال اکھیڑنے کا بیان کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے منہ کو حف کیا جبکہ اوس سے بال اکھیڑے مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا اَحُفُّ وَجْهِیْ فَقَالَتْ اَمِیْطِیْ عَنْكِ الْاَذٰی ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا میں اپنے منہ سے
بال اکھیڑوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دور کر اوس چیز ایذا کو یعنی منہ سے بال اکھیڑ ڈال
پس مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا اَحُفُّ وَجْهِیْ فَقَالَتْ اَمِیْطِیْ عَنْكِ الْاَذٰی
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اوس نے کہا دور کر

اس سے ایذا ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ کان یکرہ ان توسم الدابۃ فی وجھھا
ای تضرب الجبھۃ قال محمد وبہ ناخذ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ رکھتے
تھے وہ یہ کہ داغ دیا جاوے چارپایہ منہ میں یعنے اوسکے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم عن ابن عمر انہ کان
یقبض علی لحیتہ ثم یقص ما تحت القبضۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے اپنی داڑھی پر یعنے اسکو
مٹھی میں لیتے پھر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹھی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب الخضاب بالحناء والوسمۃ** مہندی اور
وسمہ سے خضاب کرنیکا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح قال حدثنا عثمان بن
عبد اللہ قال اتتنا ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعر من شعر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخضوبۃ بالحناء ترجمہ عثمان بن عبداللہ سے روایت ہے
کہ لائی ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مبارک کا رنگا ہوا مہندی سے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
قال سألت ابراھیم عن الخضاب بالوسمۃ قال بقلۃ طیبۃ ولم یر بذلک باسا قال محمد
وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا
حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ پاک درخت ہے اور اسکا کچھ ڈر نہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
قال حدثنا ابو حنیفۃ عن ابن بریدۃ عن ابی الاسود الدؤلی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احسن ما غیرتم بہ الشعر الحناء والکتم ترجمہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین اوس چیز کے کہ تغیر کرو
تم ساتھ اوسکے بال مہندی اور کتم ہے یعنے مہندی اور وسمے کو ملا کر اس سے خضاب کرے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا محمد بن قیس قال اتی برأس الحسین بن علی رض

فنظرت الی لحیته ورأسه قد نصلت من الوسمة ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہو کہ لایا گیا سر مبارک
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سو میں نے اوسکی داڑھی اور سر کیطرف نظر کی کہ رنگی ہوئی تھی وسمہ سے
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن یزید بن عبد الرحمن عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنه کانی انظر الی لحیة ابی قحافة کانها ضرام عرفج یعنی من شدة الحمرة
واللہ تعالی اعلم ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف
داڑھی ابی قحافہ کی گویا کہ وہ بھبھی سرخ ہے یعنی نہایت سرخی سے **باب شرب الدواء
والبان البقر والاکتواء** دوا اور گائے کا دودھ پینے کا بیان اور داغ دینا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنه انه قال ان اللہ تعالی لم یضع داء الا وضع له دواء الا السام والهرم
فعلیکم بالبان البقر فانها تخلط من کل الشجر ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہو کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق خدا تعالی نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر کہ اوسکے لیئے دوا رکھی
مگر موت اور بڑھاپا سو لازم پکڑو تم دودھ گائے کا کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے محمد قال
اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عطاء بن ابی رباح عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا طلع النجم رفعت العاهة عن اهل
کل بلد ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ستارہ چڑھتا
ہے تو ہر شہر سے آفت اوٹھائی جاتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن
حماد عن ابراهیم ان خباب بن الارت کوی عبد اللہ ابنه عن العرقة قال محمد وبه
ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمة اللہ علیه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ خباب نے اپنے
بیٹے عبد اللہ کو داغا عرق سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ
الرحمة کا **باب تقیید العلم** علم کے لکھنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
رحمه اللہ تعالی عن حماد عن ابراهیم انه کان یکره الکتب یعنی کتابتها قال حماد و
رأیت ابراهیم یکتبها بعد. قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه
اللہ تعالی ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ وہ مکروہ رکھتے تھے لکھنا کتابوں کا حماد نے کہا کہ میں

ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کتابین لکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الذِّمِّيِّ يُسَلِّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ يَرُدُّ السَّلَامَ اگر عہد والا کافر مسلمان کو
سلام کہے تو اوسکو سلام کا جواب دیوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَحِبَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّفَارِقَهُ
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** نَكْرَهُ اَنْ يَّبْدَءَ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِكَ
بِالسَّلَامِ وَلَا بَاْسَ بِالرَّدِّ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ذمی مرد
کی صحبت کی سو جب اس سے جدا ہونیکا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وعلیک
السلام امام محمد نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کافر کو سلام کے اور اسکو سلام کا جواب
دینے کا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **بَابُ** لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر کا
بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ
حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ
اَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ صَبِيْحَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَسْتٌ تَرَقْرَقُ **ترجمہ** زر
بن حبیش سے روایت ہو کہ ابی بن کعب نے کہا کہ شب قدر کی رات ستائیسوین رات ہو اور مقرر سورج
نکلتا ہے اوس دن کی صبح کو اس طرح سے کہ اوسکو کچھ روشنی نہین ہوتی جیسے کہ وہ طشت ہو گھومتا
بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ رِدَاءَهُ وَارْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْاَةَ وَالصَّبِيَّ جو
کوئی عمل کرے تو خدا اوسکو اوسی عمل کی چادر پہنا دیگا اور رحم کرو دو ضعیفون پر یعنے عورت اور لڑکے پر
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ ... عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَسِرُّوْا مَا شِئْتُمْ اَوْ اَعْلِنُوْا
... مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَيْئًا اِلَّا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رِدَاءَهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
ابراہیم نے کہا ... پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور یقین کرو کہ کوئی بندہ کہ کوئی چیز نہ کرے
مگر کہ خدا تعالے اوسکو اوسی کی چادر پہنا دیگا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ
حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ارْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْاَةَ
وَالصَّبِيَّ **ترجمہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرو دو ضعیفون پر عورت اور لڑکے پر **بَابُ**
مَنْ اَسَّسَ سُنَّةً حَسَنَةً عُمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ سرداری کا بیان **مُحَمَّدٌ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْجَرُ فِيْهِمُ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَدٌ يَّدْعُوْ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ يُؤْجَرُ فِيْ دُعَائِهٖ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُؤْجَرُ عَلٰى مَا عُمِلَ بِهٖ مِنَ الْعِلْمِ وَرَجُلٌ تَرَكَ اَجْرَ صَدَقَةٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزیں ہیں جن میں مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اوسکی دعا میں اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھاوے اور اوسکے ساتھ عمل کیا جاوے اور لوگوں کو سکھاوے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اسپر کہ عمل کرے ساتھ اسکے یا سکھاوے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الْاِمَارَةَ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ اَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ يَا اَبَاذَرٍّ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر مقرر سرداری امانت ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ لے اوسکو ساتھ حق اوسکے کے پھر ادا کرے جو اس میں اسپر آتا ہو اور یہ بات کہاں سے ہو سکتی ہے اے ابوذر یعنے اسکا حق ادا نہیں کر سکتا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا موکل ہے ساتھ کلام کے یعنے جو خرابی پیدا ہوتی ہے کلام سے پیدا ہوتی ہے اگر آدمی چپ رہے تو نجات پاوے واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ کہ کتاب فیض الستار فی شرح کتاب الآثار تصنیف امام محمد بن حسن شیبانی جو شاگرد رشید امام اعظم ابوحنیفہ ہیں احقر عباد اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے مطبع گلزار محمدی لاہور میں نہایت صحت اور عمدگی سے [illegible] میں زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوئی اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچاوے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے آمین